روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:11
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	06:46

آج کی حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے'' (فارس، روم وحبشہ کے بادشاہوں کے پاس بھیجے جانے والے خطوط پر مہر لگانے کے لیے) مہر بنوائی جو چاندی کی انگوٹھی تھی اس میں نقش تھا'' محمد رسول اللہ'' (مسلم) دوسری حدیث میں ہے کہ مہر میں تین سطریں تھیں ایک میں'' محمد'' دوسری میں ''رسول'' اور تیسری سطر میں اللہ۔ (بخاری) ترتیب اس طرح تھی (اللہ رسول محمد)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 253, Saturday- 12 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۵۳ ۞ ہفتہ، ۱۲رستمبر،۲۰۲۶، ۲۹ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴روپیے، صفحات:۸

ہندوستان عالمی حل کا مرکز بن رہا ہے: وزیراعظم نریندر مودی

برکس بزنس فورم میں وزیر اعظم نریندر مودی کا خطاب، ولادیمیر پوتین اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان، چینی صدر شی جن پنگ کی شرکت

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی نے نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں منعقدہ برکس بزنس فورم کے لیڈرز سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برکس آج عالمی معیشت، اختراع اور تجارت کا ایک اہم مرکز بن کر ابھرا ہے اور ہندوستان تیزی سے عالمی مسائل کے حل کا مرکز بن رہا ہے۔ وزیراعظم نے برکس بزنس فورم میں شریک تمام نمائندوں کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس سال برکس گروپ کے قیام کے 20 سال مکمل ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2006 میں جب اس گروپ کا آغاز ہوا تھا تو اس میں صرف چار ممالک شامل تھے، لیکن آج رکن اور شراکت دار ممالک کو ملا کر برکس کا خاندان 21 ممالک تک پھیل چکا ہے۔ مودی نے کہا کہ برکس ممالک دنیا کی تقریباً 50 فیصد آبادی، 40 فیصد عالمی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) اور 25 فیصد سے زیادہ عالمی تجارت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کے مطابق گزشتہ دو دہائیوں میں جہاں عالمی جی ڈی پی تقریباً ڈھائی گنا بڑھی ہے، وہیں برکس ممالک کی مشترکہ جی ڈی پی تقریباً ساڑھے چار گنا بڑھی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برکس کی اقتصادی طاقت دنیا کے دیگر حصوں کے مقابلے میں تقریباً دوگنی رفتار سے بڑھی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ برکس ممالک عالمی اختراع اور مسائل کے حل کے بڑے مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ زمینی سطح کی پہلوں سے لے کر جدید ترین ٹیکنالوجی تک، ان ممالک میں اختراع کے نئے امکانات پیدا ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس کا بڑھتا دائرہ، اس کی رفتار اور اس کے تئیں امید واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مودی نے ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والے موجودہ فورم کو اب تک کا سب سے بڑا برکس بزنس فورم قرار دیا۔ ہندوستان کی برکس صدارت کی ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ لچک پیدا کرنے کے تحت ہندوستان نے توانائی سے لے کر ٹیکنالوجی تک مختلف شعبوں میں سپلائی چین کو زیادہ متنوع اور قابل اعتماد بنانے پر کام کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ عالمی غیر یقینی صورت حال کے باوجود یہی مضبوطی ہندوستان کو ترقی اور استحکام کا بھروسا فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان سڑک، ریلوے، بندرگاہ اور ہوائی اڈوں کے بنیادی ڈھانچے کو تیزی سے وسعت دے رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جہاز سازی، سیمی کنڈکٹر، کوانٹم ٹیکنالوجی، اہم معدنیات اور بایوٹیکنالوجی جیسے اسٹریٹجک شعبوں میں نئی صلاحیتیں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ ڈیجیٹل معیشت کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ

ہندوستان کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) نے مالی شمولیت اور بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل لین دین کو نئی رفتار دی ہے۔ ان کے مطابق دنیا میں ہونے والی ریئل ٹائم ڈیجیٹل ادائیگیوں میں 50 فیصد ادائیگیاں آج یو پی آئی ٹیکنالوجی کے ذریعے ہورہی ہیں۔ مودی نے کہا کہ ایسے وقت میں جب دنیا کے کئی حصوں میں تجارتی رکاوٹیں بڑھ رہی ہیں، ہندوستان اقتصادی پل بنانے کا کام کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2014 سے اب تک ہندوستان نے تقریباً 40 ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا نقطۂ نظر تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے اور کاروبار کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے پر مرکوز ہے۔ اسی مقصد کے تحت ہندوستان کی برکس صدارت کے دوران زراعت، صحت، ہنرمندی کی ترقی اور اسمارٹ گرڈ جیسے شعبوں میں نئے تعاون کے نیٹ ورک قائم کیے گئے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ اسٹارٹ اپس اور مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ایز) کو بازار اور مالی وسائل سے جوڑنے کے لیے برکس انکیوبیٹر نیٹ ورک، برکس ایم ایس ایم ای پورٹل اور برکس اسٹارٹ اپ انوویشن فنڈ جیسی پہلیں شروع کی گئی ہیں۔ انہوں نے بزنس فورم میں موجود صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ ان پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہوئے برکس ممالک کے درمیان سرمایہ کاری اور باصلاحیت افراد کے تبادلے کو مزید مضبوط بنائیں۔

روسی صدر پوتن بھارت پہنچ گئے

وزیراعظم مودی سے ملاقات اور نئے طیارہ سازی منصوبوں پر توجہ

نئی دہلی: روس کے صدر ولادیمیر پوتن 18 ویں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے بھارت پہنچ گئے ہیں۔ اپنے دورے کے دوران وہ وزیراعظم نریندر مودی کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات بھی کریں گے، جن میں دونوں ممالک کے درمیان دفاع، توانائی، تجارت اور شہری ہوابازی سمیت متعدد شعبوں میں تعاون پر بات چیت متوقع ہے۔ پوتن کا یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت اور روس شہری ہوابازی کے شعبے میں تعاون کو نئی سطح تک لے جانے پر غور کررہے ہیں۔

دونوں ممالک کے درمیان روسی مسافر طیاروں کو بھارت میں تیار کرنے کے امکانات پر بات چیت جاری ہے۔ مجوزہ منصوبوں میں الیوشن IL-114 اور سخوئی سپر جیٹ 100 (SJ-100) شامل ہیں، جنہیں بھارت میں علاقائی فضائی رابطوں کو مضبوط بنانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ممکنہ معاہدوں کے تحت بھارتی آپریٹرز کو 105 تک علاقائی ٹربو پروپ طیاروں کی فراہمی بھی زیر غور ہے۔ روس نے حال ہی میں دہلی میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران SJ-100، MC-21 اور IL-114-300 طیاروں کی نمائش بھی کی تھی۔ مجوزہ تعاون کو روایتی دفاعی شراکت داری سے آگے بڑھتے ہوئے بھارت روس صنعتی اور ایرواسپیس تعلقات میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ بھارت 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کرے گا۔ بھارت کی 2026 کی برکس صدارت کا موضوع لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری پر مبنی ہے۔ برکس کے 11 رکن ممالک مجموعی طور پر دنیا کی تقریباً 49.5 فیصد آبادی اور 40 فیصد عالمی جی ڈی پی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مودی اور پوتن نے حال ہی میں بشکیک میں بھی ملاقات کی تھی، جہاں سیاسی، اقتصادی، دفاعی، توانائی، خلائی اور عوامی روابط سمیت دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا اور بحیرہ اسود کے تنازعات سمیت اہم عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا تھا۔ نئی دہلی میں ہونے والی ملاقات میں بھارت روس کی دیرینہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے ساتھ نئے اقتصادی اور صنعتی شعبوں میں تعاون بڑھانے پر خصوصی توجہ رہنے کی توقع ہے۔

سہارنپور: مسجد انہدام معاملہ میں مسجد کمیٹی کو عدالت نے دی راحت

یوگی حکومت کو ۳ہفتوں میں داخل کرنا ہوگا حلف نامہ

سہارنپور ضلع کلکٹریٹ واقع مسجد کو منہدم کیے جانے کے معاملے پر الٰہ آباد ہائی کورٹ نے سماعت کرتے ہوئے آج کچھ اہم احکامات جاری کیے۔ ہائی کورٹ نے اتر پردیش کی یوگی حکومت سے جوابی حلف نامہ طلب کیا ہے، جس کے لیے 3 ہفتوں کا وقت دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے سہارنپور کے سٹی مجسٹریٹ کی جانب سے مسجد پر 6 کروڑ 41 لاکھ روپے ہرجانہ عائد کیے جانے کے معاملہ پر روک لگا دی ہے۔ یعنی فی الحال مسجد کمیٹی کو پنالٹی جمع نہیں کرنا ہوگا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق الٰہ آباد ہائی کورٹ نے فریق مخالف نمبر 2 کو نوٹس جاری کیا ہے اور آئندہ سماعت کے لیے 12 اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ عدالت میں یہ درخواست مسجد کمیٹی کے متولی محمد تنویر احمد کی جانب سے داخل کی گئی ہے، جس پر جسٹس روہت رنجن اگروال کی سنگل بنچ نے آج سماعت کی۔ ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 227 کے تحت محمد تنویر احمد کی جانب سے داخل کی گئی اس درخواست میں سہارنپور کے سٹی مجسٹریٹ کی جانب سے 16 جولائی 2026 کو جاری حکم اور سہارنپور کے ضلع جج کی جانب سے 2 ستمبر 2026 کو جاری حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اس رِٹ پٹیشن میں ضلع مجسٹریٹ سہارنپور کے ذریعہ اتر پردیش حکومت اور کلکٹریٹ احاطہ کی مسجد کے مولوی عبد الحمید کو فریق مخالف بنایا گیا ہے۔ داخل کردہ درخواست میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ سٹی مجسٹریٹ اور ضلع جج کی جانب سے جاری کیے گئے احکامات ان کے دائرۂ اختیار اور قانونی اختیارات سے باہر ہیں۔ سہارنپور کے سٹی مجسٹریٹ نے 16 جولائی 2026 کو جاری اپنے حکم کے تحت احاطہ خالی کرنے اور 6 کروڑ 41 لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ سٹی مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف اپیل داخل کی گئی تھی، جسے ضلع جج نے 2 ستمبر 2026 کو خارج کر دیا۔ ضلع جج کے حکم کے بعد حکام نے 5 ستمبر کی صبح کلکٹریٹ احاطے میں 315 مربع میٹر رقبے پر بنی مسجد کو وہاں سے ہٹا دیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ سہارنپور کلکٹریٹ احاطہ میں بنی مسجد کو منہدم کیے جانے کے بعد اس کا ملبہ ضلع ہیڈکوارٹر سے تقریباً 10 کلومیٹر دور مختلف مقامات پر پھینک دیا گیا تھا۔ اس کے بعد انبالہ روڈ پر بڑی نہر سے قبل قبرستان کے باہر پڑے ملبہ کو دیکھنے کے لیے کچھ مسلم افراد وہاں پہنچے۔

دہلی ایس آئی آر پر بڑا سوال: ۱۱رلاکھ ووٹر فہرست میں کیوں شامل نہیں کیے گئے؟

کانگریس رہنما چھتر سنگھ نے عمل پر اعتراض کرتے ہوئے شفافیت اور اہل ووٹروں کو دوبارہ شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے

دہلی میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر کے بعد سب سے بڑا سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ آخر تقریباً 11 لاکھ ووٹروں کو انتخابی فہرست میں شامل کرنے کے عمل سے باہر کیوں رکھا گیا؟ اس سوال کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس سے پہلے ہی بڑی تعداد میں ووٹروں کے ناموں کی جانچ اور میپنگ کا عمل شروع کیا گیا تھا، جس کے دوران کئی ناموں پر سوال اٹھائے گئے تھے۔ پہلی ڈرافٹ ووٹر لسٹ سامنے آنے کے بعد صورت حال مزید دلچسپ ہوگئی۔ دعویٰ ہے کہ تقریباً 47 لاکھ ووٹروں کے نام پہلے ڈرافٹ میں شامل نہیں کیے گئے، کیونکہ ان کے کاغذات یا تفصیلات میں کسی نہ کسی طرح کی کمی پائی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ان لاکھوں لوگوں کا ووٹ کا حق کس بنیاد پر متاثر ہوا اور کیا انہیں اپنی تفصیلات درست کرانے اور دوبارہ فہرست میں شامل ہونے کا مناسب موقع دیا جائے گا؟ کانگریس کے سینئر رہنما چھتر سنگھ اس پورے عمل پر سنگین سوالات اٹھاتے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ انتخابی فہرست میں تبدیلی کا یہ عمل بھارتیہ جنتا پارٹی اور الیکشن کمیشن کے درمیان ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ تاہم یہ الزام سیاسی نوعیت کا ہے اور اس کی آزادانہ تصدیق ضروری ہے۔ چھتر سنگھ کا دعویٰ ہے کہ بعض

اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کے نام بڑی تعداد میں کم کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق جہاں سے بی جے پی کامیاب ہوئی یعنی نریلا اسمبلی حلقہ میں تقریباً 15 فیصد، تیمارپور میں تقریباً پونے نو فیصد اور آدرش نگر میں تقریباً ساڑھے چوبیس فیصد ووٹر کم ہوئے ہیں۔ براڑی اسمبلی حلقے میں، جہاں عام آدمی پارٹی کا امیدوار کامیاب ہوا تھا، ان کے مطابق یہ کمی بہت معمولی سی رہ جاتی ہے یعنی صفر اعشاریہ 48 فیصد۔ ان کا الزام ہے کہ یہ سب سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کا حصہ ہوسکتا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ بی جے پی جہاں سے کامیاب ہوئی وہاں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے تو انہوں نے بتایا کہ اپنی جیت کو یقینی کرنے کے لئے انہوں نے ایسا کیا ہے۔ اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو سوال اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ چھتر سنگھ کے مطابق گزشتہ اسمبلی انتخابات میں دہلی میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 56 لاکھ 26 ہزار 736 ووٹر تھے، جبکہ خصوصی گہری نظر ثانی کے دائرے میں آنے والے ووٹروں کی تعداد تقریباً ایک کروڑ 45 لاکھ 10 ہزار 299 تھی۔ ان میں سے بھی تقریباً 47 لاکھ نام پہلی ڈرافٹ لسٹ میں شامل نہیں تھے۔ چھتر سنگھ کا سوال ہے کہ اگر ووٹروں کی تعداد وقت کے ساتھ بڑھتی ہے تو پھر اتنی بڑی تعداد میں نام کم کیسے ہو گئے؟

مختصر مگر اہم خبریں

بنگلہ دیش سے چوری ہوئے لچھے دار دم والے دو بندر 'اننت امبانی کے 'زوونتارا' میں پائے گئے

ممبئی (ایجنسیز) ریلائنس انڈسٹریز کے اننت امبانی کے زوونتارا پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ اس نے بنگلہ دیش کے ایک سفاری پارک سے دو چھلے دار دم والے بندروں کو اسمگل کیا اور اپنے پاس رکھا ہے۔ ان بندروں کو 48 لاکھ روپے میں حاصل کرنے کا الزام ہے۔ لچھے دار دم والے یہ خصوصی بندر اسمگل کرنے پر امتناع ہے اور ان کی نسل ختم ہورہی ہے۔ یہ ہندوستان میں نہیں پائے جاتے۔ ونتارا میں ان بندروں کی تصاویر سوشل میڈیا پر پیش کرنے سے اس معاملہ کا انکشاف ہوا۔ الزام ہے کہ اننت امبانی کے زوونتارا نے ان بندروں کو تقریباً 48 لاکھ روپے میں حاصل کیا۔ سوشل میڈیا پر ان بندروں کی تصاویر سامنے آنے کے بعد اس بات کا انکشاف ہوا۔

اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں پر ظلم

اتمار بن گویر کی پالیسیوں کا پردہ فاش

غزہ: جیلوں میں تشدد، تذلیل، ناقص طبی سہولتوں اور غیر انسانی حالات میں اضافہ کے سنگین انکشافات ہوئے ہیں۔ فلسطینی قیدیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے اسرائیلی جیلوں میں تشدد، تذلیل، ناقص طبی سہولتوں اور غیر انسانی حالات میں اضافہ سے متعلق سنگین انکشافات کیے ہیں۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر اور جیلوں کے نظام کے نگراں اتمار بن گویر کو بعض ویڈیوز میں جیلوں میں قیدیوں پر کی جانے والی سختیوں کو اپنی پالیسی کی کامیابی قرار دیتے دکھایا گیا ہے۔ فلسطینی فوٹو جرنلسٹ اور سابق قیدی معاذ عمارنہ نے بتایا ہے کہ جیلوں میں قیدیوں کو تشدد اور تذلیل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کا بڑا حصہ کیمروں سے چھپا رہتا ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق معاذ عمارنہ کو غزہ جنگ کے بعد 2 مرتبہ انتظامی حراست میں لیا گیا اور بغیر کسی فرد جرم کے مجموعی طور پر 17 ماہ قید میں رکھا گیا۔ معاذ عمارنہ کا کہنا ہے کہ قید کے دوران میرا وزن 35 کلوگرام تک کم ہوگیا۔ فلسطینی قیدیوں کی تنظیم اڈامیر کے مطابق اسرائیلی جیلوں میں تقریباً 3 ہزار 200 قیدی موجود ہیں جبکہ 7 اکتوبر 2023ء سے قبل یہ تعداد تقریباً 1 ہزار 300 تھی۔ اڈامیر کی وکیل سحر فرانسس کے مطابق 7 اکتوبر کے بعد حالات مزید خراب ہوئے، اہل خانہ کی ملاقاتیں اور ریڈ کراس کی رسائی معطل ہوئی، ابتدائی 4 سے 5 ماہ تک وکلاء کو رسائی نہیں دی گئی، خوراک، کپڑے اور کتابیں ضبط کی گئیں جبکہ جیلوں میں روزانہ چھاپوں اور تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا۔ معاذ عمارنہ نے بتایا ہے کہ مجھے 6 ماہ تک چشمے سے محروم رکھا گیا، طبی علاج میں شدید غفلت برتی گئی اور ٹانگ کے انفیکشن کے باعث میں جزوی طور پر مفلوج ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ میری مصنوعی آنکھ کا پیوند متاثر ہونے کے باوجود مجھے ہاسپٹل منتقل نہیں کیا گیا، جیل میں موجود گارڈز فلسطینی قیدیوں کو جانور کہتے اور قتل کی دھمکیاں دیتے تھے۔ اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ نے 2024ء میں معاذ عمارنہ کی پہلی حراست کو غیر قانونی اور امتیازی قرار دیا تھا۔ سحر فرانسس کے مطابق بن گویر کے اپنے بیانات جن میں وہ جیلوں کے حالات کی براہِ راست ذمے داری قبول کرتے ہیں، مستقبل میں بین الاقوامی فوجداری عدالت میں ممکنہ کارروائی کے لیے اہم ہو سکتے ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق بن گویر، اسرائیلی قومی سلامتی کی وزارت اور اسرائیلی فوج سے فلسطینی قیدیوں کی جانب سے کیے گئے انکشافات پر جب مؤقف مانگا تو کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق رہائی کے بعد معاذ عمارنہ کو دوبارہ گرفتاری کی دھمکیاں دی گئیں۔ معاذ عمارنہ کا کہنا ہے کہ میں اب بھی خوف اور شدید ذہنی دباؤ میں زندگی گزار رہا ہوں۔

ایس آئی آر: وی وی ایس لکشمن، مہیش بابو، راجا مولی اور

سائنا نہوال جیسی کئی بڑی ہستیوں کو الیکشن کمیشن نے بھیجا نوٹس!

نوٹس پانے والوں میں وینکٹیش دگوبتی اور ان کی بیٹیاں، سامنتھا رتھ پربھو، وجے دیوراکونڈا، آنند دیوراکونڈا، متھالی راج، پلیلا گوپی چند، مرلی کرشن پرساد دیوی اور اپاسنا کونڈیلا وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ تلنگانہ کی راجدھانی حیدرآباد کی کئی معروف شخصیات کو الیکشن کمیشن کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر عمل کے تحت نوٹس بھیجا گیا ہے۔ اس فہرست میں مشہور و معروف اداکار مہیش بابو، فلم ڈائریکٹر ایس ایس راجا مولی، سابق کرکٹر وی وی ایس لکشمن اور بیڈمنٹن کھلاڑی سائنا نہوال جیسے بڑے نام شامل ہیں۔ اس خبر نے مذکورہ فلمی ہستیوں اور کھلاڑیوں کے چاہنے والوں کو حیران کر دیا ہے۔ یہ پورا معاملہ ووٹر لسٹ کی جانچ سے متعلق ہے اور اس میں فلمی دنیا، کھیلوں کی دنیا اور کاروبار سے وابستہ کئی اہم شخصیات کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس میں ذرائع کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ اس فہرست میں مہیش بابو کے ساتھ ان کی اہلیہ نمرتا، ایس ایس راجا مولی، وینکٹیش دگوبتی اور ان کی بیٹیاں، سامنتھا رتھ پربھو، وجے دیوراکونڈا، آنند دیوراکونڈا، وی وی ایس لکشمن، متھالی راج، پلیلا گوپی چند، سائنا نہوال، مرلی کرشن پرساد دیوی اور اپاسنا کونڈیلا کے نام شامل ہیں۔ یعنی یہ فہرست

صرف فلمی ستاروں تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں کھیل اور کاروباری دنیا سے وابستہ کئی لوگ موجود ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آخر یہ نوٹس کیوں بھیجا گیا ہے۔ سامنے آئی جانکاری کے مطابق یہ پوری کارروائی ووٹر لسٹ کو درست کرنے اور اسے اپڈیٹ کرنے کے لیے چلائی جا رہی ہے۔ کچھ معاملوں میں لوگوں کے نام یا ان کے والدین کے نام میں خامی پائی گئی ہے، کچھ لوگوں کا ریکارڈ پرانے ایس آئی آر ڈاٹا سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، جبکہ کچھ معاملات میں نوٹس بھیجنے کی کوئی خاص وجہ بھی نہیں بتائی گئی ہے۔ انتخابی حکام نے واضح کیا ہے کہ جن لوگوں کو یہ نوٹس ملا ہے، وہ خود جا کر تصدیق کرا سکتے ہیں اور ضروری دستاویزات جمع کر سکتے ہیں۔ اگر کسی نام میں غلطی ہے تو اسے درست بھی کرایا جا سکتا ہے۔ جو لوگ خود موجود نہیں ہو پائیں گے، وہ کسی دوسرے شخص کو اپنی جانب سے سماعت میں بھیجنے کے لیے مجاز بنا سکتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ صرف نوٹس ملنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی شخص کو ووٹ دینے کے لیے نااہل قرار دے دیا گیا ہے یا اس کا ووٹر رجسٹریشن منسوخ ہو گیا ہے۔ ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری ہونے کے بعد یہ پوری کارروائی جانچ اور اصلاح کے عام عمل کا ہی حصہ ہے۔

بحرین میں امریکی فوجی اڈہ پر ایران نے حملہ کرکے تباہ کر دیا

تہران (ایجنسی) امریکہ اور ایران کے درمیان گزشتہ تقریباً 6 ماہ سے جاری جنگ روز بروز مزید خوفناک ہوتی جارہی ہے۔ 'دی ہل' کی ایک رپورٹ کے مطابق ایرانی حملوں کی وجہ سے بحرین واقع امریکی بحریہ کے اہم فوجی اڈے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس حملہ کے بعد امریکی بحریہ اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس فوجی اڈے کے ساتھ آگے کیا کیا جائے۔ دی ایپوک ٹائمز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں سینئر امریکی افسر کاؤ نے بحرین واقع 'امریکی بحری بیس' پر حملہ کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے حملے کی شدت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ ایران نے بحرین میں تباہی مچا دی۔ یہ حملہ 'نیول سپورٹ ایکٹیویٹی بحرین' (این اے ایس بی) اڈے پر ہوا، جو امریکی بحریہ کی سنٹرل کمانڈ اور یو ایس ففتھ فلیٹ کا مرکزی ہیڈکوارٹر ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب سے امریکہ اور اسرائیل نے فروری کے آخر میں ایران پر فضائی حملے کیے ہیں، تب سے یہ اڈہ مسلسل ایران کے نشانے پر رہا ہے۔ یہ اڈہ مغربی ایشیا میں امریکی بحریہ کی کارروائیوں کے لیے ایک اہم لاجسٹکس مرکز کے طور پر کام کرتا ہے۔ اب اس فوجی اڈہ پر بھاری تباہی کے بعد یہ سوال اٹھنے لگا ہے کہ امریکی فوجی اس اڈے پر کب تک واپس لوٹ سکیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ ماہ کے آخر، یعنی 31 اگست کو ایک ٹاؤن ہال کے دوران چیف آف نیول آپریشنز ایڈمرل ڈیرل کاڈل نے واضح کر دیا تھا کہ فوجی فی الحال وہاں واپس نہیں لوٹنے والے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنا ذاتی سامان نکالنے کے لیے بھی ابھی وہاں نہیں جاسکتے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم جلد بازی میں وہاں واپس نہیں جا رہے ہیں، میں اس بارے میں پوری طرح واضح اور ایماندار رہنا چاہتا ہوں۔ بحریہ اب یہ جانچ کر رہی ہے کہ اس فوجی اڈے کی مرمت کی جانی چاہیے یا نہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان یہ تنازعہ صرف بحرین تک محدود نہیں ہے، بلکہ پورے خطے میں امریکی فوجی اڈے اس کی زد میں آچکے ہیں۔ سی بی ایس نیوز کی رپورٹ کے مطابق ایران کی جانب سے اردن کے مواقف سالٹی ایئربیس پر کیے گئے بیلسٹک میزائل حملے میں امریکہ کے کئی طیاروں کو نقصان پہنچا ہے۔ ایک اے-10 تھنڈربولٹ طیارے کا ایک پنکھ غائب ہوگیا، جبکہ تقریباً 8 ایف-15 جنگی طیاروں کو معمولی نقصان پہنچا، جنہیں بعد میں مرمت کرکے دوبارہ سروس میں شامل کرلیا گیا۔

بنگلورو جیل میں پرجول ریونّا کے بیرک سے فون برآمد، ملزم وارڈر سمیت 9 افراد گرفتار

بنگلورو کی پرپنا اگراہارا جیل میں ممنوعہ موبائل فون اور سم کارڈ پہنچانے کے نیٹورک کا پردہ فاش، دو وارڈروں سمیت 9 گرفتار۔ پرجول ریونا اور پرتاپ رائے کے بیارک سے فون برآمد ہوئے

بنگلورو: بنگلورو پولیس نے پرپنا اگراہارا مرکزی جیل کے اندر ممنوعہ موبائل فون اور سم کارڈ کی غیر قانونی سپلائی اور استعمال سے متعلق تین معاملات کا پردہ فاش کرتے ہوئے دو جیل وارڈروں سمیت 9 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کی تحقیقات میں ایک نیٹ ورک کا انکشاف ہوا ہے، جس کے ذریعے ایک وارڈر نے موبائل فون جیل کے اندر پہنچایا، جبکہ ایک زیر سماعت قیدی کے ذریعے سم کارڈ اندر لایا گیا۔ پولیس کے مطابق 11 اگست کو جیل میں اچانک تلاشی کے دوران زیر سماعت قیدی پرتاپ رائے اور سزا یافتہ سابق جے ڈی (ایس) رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کے بیارک سے موبائل فون، سم کارڈ، چارجر اور ایک نوٹ بک برآمد ہوئی تھی۔ تحقیقات میں الزام سامنے آیا کہ موبائل فون ایک وارڈر کے ذریعے جیل کے اندر پہنچایا گیا، جبکہ سم کارڈ ایک زیر سماعت قیدی کے ذریعے اندر لایا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ رائے اور پرجول ریونا نے اس موبائل فون اور سم کارڈ کا استعمال کیا۔ پولیس نے بتایا کہ تحقیقات کے مختلف مراحل میں موبائل فون اور سم کارڈ خریدنے اور انہیں جیل تک پہنچانے میں مدد کرنے والے پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ تکنیکی شواہد اور ملزمان سے پوچھ گچھ کی بنیاد پر تفتیش کاروں نے ممنوعہ آلات کو جیل کے اندر پہنچانے کے راستے کا سراغ لگایا۔ پرتاپ رائے اور پرجول ریونا کو 8 ستمبر کو عدالت میں پیش کیا گیا تھا، جہاں دونوں کو پوچھ گچھ کے لیے تین دن کی پولیس حراست میں بھیجا گیا۔ 10 ستمبر کو عدالت کے حکم کے بعد دونوں کو دوبارہ جیل بھیج دیا گیا۔ پہلے معاملے کی تحقیقات اس وقت شروع ہوئی تھیں جب 13 جنوری کو جیل انتظامیہ نے چار موبائل فون، دو سم کارڈ اور ایک چارجر برآمد کیا۔ پولیس نے دونوں ایئرٹیل سم کارڈ سے منسلک موبائل نمبروں کا سراغ لگایا اور سی ای آئی آر پورٹل کے ذریعے تکنیکی معلومات حاصل کرکے ان آلات کی

شناخت کی، جن میں یہ سم کارڈ استعمال کیے گئے تھے۔ تحقیقات کے دوران پولیس جیل کے وارڈر سری نواس نائک تک پہنچی، جسے 28 اگست کو حراست میں لیا گیا۔ پولیس کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران نائک نے اعتراف کیا کہ اس نے دو موبائل فون فرضی نام 'راہل' سے خریدے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ نائک نے یہ بھی بتایا کہ اس نے اسی طریقے سے تقریباً 12 موبائل فون خریدے، انہیں اپنے پاس رکھا اور غیر قانونی طور پر جیل کے اندر پہنچایا۔ پولیس اب اس نیٹ ورک سے جڑے دیگر افراد اور جیل کے اندر ممنوعہ موبائل فون کی سپلائی میں ان کے کردار کی بھی تحقیقات کر رہی ہے۔ عصمت دری کے مقدمے میں بنگلورو کی پرپنا اگراہارا مرکزی جیل میں بند سابق جے ڈی (ایس) رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کی بیرک سے سینٹرل کرائم برانچ (CCB) کی چھاپہ ماری کے دوران ایک اینڈرائیڈ موبائل فون، پین ڈرائیو اور چارجر برآمد ہوا ہے۔ اس سنگین معاملے میں جیل کی سیکیورٹی میں لاپرواہی برتنے اور ملزم کی مدد کرنے کے الزام میں ایک وارڈر سمیت 9 افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور متعلقہ جیل افسر کو معطل کر دیا گیا ہے۔ پولیس اور میڈیا رپورٹس کے مطابق، ضبط کیے گئے فون کی ابتدائی جانچ میں تقریباً 80 سے 90 فحش ویڈیوز اور خواتین کے قابلِ اعتراض اخباری تراشے پائے گئے ہیں

موبائل سم کارڈ اور مختلف بینک اکاؤنٹ کا استعمال کرکے

آن لائن سائبر دھوکہ دہی کرنے والی گینگ کا پردہ فاش

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں سائبر جرائم پر قدغن لگانے کے لیے کرائم برانچ نے اس کے خلاف سخت کارروائی شروع کررکھی ہے اسی مناسبت سے کرائم برانچ نے ایک ایسے گینگ کو بے نقاب کیا ہے جو موبائل سم کارڈ اور مختلف بینک اکاؤنٹس سے دھوکہ دہی کیا کرتی تھی۔ ممبئی کرائم برانچ یونٹ-5 کو خفیہ معلومات ملی کہ، 03 مرد ملزمین نے خود نیز ان کے دیگر ساتھیوں سمیت خود کے اور دوسروں کے نام پر مختلف بینکوں میں بینک اکاؤنٹ کھول کر مذکورہ بینک اکاؤنٹس سے لنک کرنے کے لیے خود کے اور دوسروں کے نام پر مختلف سم کارڈ خریدے مذکورہ بینک اکاؤنٹ کھولنے کے بعد مذکورہ کھاتوں کی پاس بک، اے ٹی ایم کارڈ، چیک بک، سم کارڈ نیز متعلقہ بینک اکاؤنٹس سے منسلک دیگر ذرائع کا براہ راست قبضہ اور کنٹرول خود کے پاس رکھ کر مذکورہ اکاؤنٹس کا استعمال سائبر دھوکہ دہی کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اس کے مطابق مذکورہ معلومات کی تفتیش کرکے مذکورہ 03 ملزمین کو حراست میں لے کر ان سے ابتدائی پوچھ تاچھ کی گئی تو، انہوں نے آن لائن سائبر دھوکہ دہی کرنے کا انکشاف کیا۔ اس لحاظ سے مذکورہ 03 ملزمان کے خلاف ملاڈ پولیس اسٹیشن میں دفعہ 318(4) 61, 3, 45, (5) بی این ایس دفعہ 66(D) انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ 2000 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور مزید جانچ کرائم برانچ، یونٹ 5 کررہی ہے۔ مذکورہ مقدمے میں مذکورہ تینوں ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان کے پاس سے پنچنامہ کے تحت 1) مختلف بینکوں کی 88 پاس بک، مختلف بینکوں کی 143 چیک بک، مختلف بینکوں کے 100 اے ٹی ایم کارڈ اور بینک کے دیگر کاغذات، 2) مختلف کمپنیوں کے 24 موبائل فون، 3) مختلف کمپنی کے 167 سم کارڈز، 4) 2 لیپ ٹاپ 5) دیگر سامان برآمد کیا گیا ہے۔ اب تک کی جانچ میں مذکورہ ملزمان نے صرف 10 بینک اکاؤنٹس پر روپے-/24,00,00,000 (چوبیس کروڑ روپے) کی سائبر دھوکہ دہی کرنے کا انکشاف کیا ہے۔ نیز مذکورہ اکاؤنٹس کے خلاف 1930 پورٹل پر 32 شکایات درج ہونے کی اطلاع ہے۔ نیز تکنیکی جانچ سے ملزمان نے 2898 سم کارڈ کا استعمال سائبر دھوکہ دہی کے لیے کرنے کا انکشاف ہوا ہے مذکورہ ملزمان کو معدالت نے تاریخ ۱۹ ستمبر تک پولیس کسٹڈی ریمانڈ منظور کیا ہے۔ مذکورہ کامیاب کارروائی پولیس کمشنر ممبئی، دیوین بھارتی، جناب پولیس جوائنٹ کمشنر (کرائم) ممبئی، انیل کنبھارے، ایڈیشنل پولیس کمشنر (کرائم) کرشن کانت اپادھیائے، پولیس ڈپٹی کمشنر راج تلک روشن، سداننڈ رانے کی رہنمائی میں یونٹ 5 کے پوتدار، رویندر تیلتومبڑے انجام دی گئی۔ ممبئی کرائم برانچ کے ڈی سی پی راج تلک روشن نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ جن ملزمین کو گرفتار کیا گیا ہے وہ دیگر کے اکاؤنٹس میں رسائی حاصل کر کے دھوکہ دہی کی رقومات اس میں منتقل کیا کرتے تھے ممبئی کرائم اس معاملہ میں مزید تفتیش کررہی ہے اب تک ۲۴ کروڑ روپے کی دھوکہ کا انکشاف ہوا ہے ان کے بینک اکاؤنٹس بھی منجمد کردیئے گئے ہیں جس میں دھوکہ دہی کی رقومات جمع کی گئی تھی۔ موبائل سم کارڈ اور مختلف فرضی بینک اکاؤنٹس کا استعمال کر کے بڑے پیمانے پر آن لائن سائبر دھوکہ دہی کرنے والے بین الریاستی گینگ کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ پولیس اور سائبر کرائم سیل نے کارروائی کرتے ہوئے ایسے منظم گروہوں کو گرفتار کیا ہے جو معصوم شہریوں کے ڈیٹا، فرضی دستاویزات پر حاصل کی گئی سموں اور کرائے کے بینک اکاؤنٹس کے ذریعے کروڑوں روپے کا فراڈ کررہے تھے۔

لال باغ کے راجہ کے پرساد اور ترفضلے سے میونسپل اسپتالوں کیلئے بجلی کا حصول

بی ایم سی کا جدید پرساد ٹوانرجی اقدام، ۱۱ دنوں کے دوران تقریباً ۸۰ میٹرک ٹن ترگیلے فضلے کو پروسیس کرنے کا منصوبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گنیش اتسو تہوار کے دوران پیدا ہونے والے فضلے کے پائیدار اور سائنسی انتظام کو یقینی بنانے کے لیے، ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے لال باغ کے راجہ سارو جنک گنیش اتسو منڈل کے اشتراک سے ایک جدید پرساد ٹو انرجی اقدام شروع کیا ہے اس اقدام کے تحت، منڈل کے پرساد کی تقسیم کے مرکز اور کمیونٹی کچن سے پیدا ہونے والے گیلے فضلے کو بائیو میتھینیشن کے عمل کے ذریعے سائنسی طریقے سے پروسیس کیا جائے گا۔ تخمینہ ہے کہ تہوار کے دوران منڈل کی جانب سے پرساد کی تقسیم اور کھانے کی فراہمی کے مراکز سے روزانہ تقریباً 8 سے 10 میٹرک ٹن خوراک اور نامیاتی فضلہ پیدا ہوگا۔ ماخذ پر ہی مناسب علیحدگی کے بعد، اس فضلے کو مخصوص گاڑیوں کے ذریعے بی ایم سی کے بائیو میتھینیشن پلانٹس تک پہنچایا جائے گا جو نائر ہسپتال، کستوربا ہسپتال، جی ٹی بی (جی ٹی بی) اسپتال اور سائن اسپتال میں واقع ہیں۔ ہر پلانٹ کی پروسیسنگ کی صلاحیت تقریباً 2 میٹرک ٹن یومیہ ہے۔ اس منصوبے میں 11 دن کی مدت کے دوران تقریباً 80 میٹرک ٹن گیلے ترفضلے کو پروسیس کرکے تقریباً 744,7 یونٹ قابل تجدید بجلی پیدا کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ بجلی کی اصل پیداوار کا انحصار الگ کیے گئے فضلے کی مقدار اور معیار کے ساتھ ساتھ پلانٹس کی آپریشنل (فعال) حیثیت پر ہوگا۔ پیدا ہونے والی بجلی ہسپتال کے وارڈز، راہداریوں اور دیگر مشترکہ مقامات پر روشنی کے انتظام کے ساتھ ساتھ دیگر مناسب آپریشنل ضروریات کے لیے استعمال کی جائے گی۔ یہ اقدام ڈپٹی کمشنر (زون-2) اور ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) کی ہدایات اور ایف/ساؤتھ وارڈ کے اسسٹنٹ کمشنر کی پہل کے تحت نافذ کیا جا رہا ہے۔ بی ایم سی کی جانب سے مقرر کردہ کمپنی ایرو کیئر ایوی ایشن پرائیویٹ لمیٹڈ ان پلانٹس کے آپریشن اور دیکھ بھال کی ذمہ داری سنبھال رہی ہے۔ یہ اقدام اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ بڑے عوامی تہواروں کے دوران پیدا ہونے والے گیلے فضلے سے مناسب علیحدگی اور سائنسی پروسیسنگ کے ذریعے مفید توانائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اس سے روایتی ویسٹ ڈسپوزل (فضلہ ٹھکانے لگانے کے) نظام پر بوجھ کم ہوگا اور سرکلر اکانومی کے تصور کو فروغ ملے گا۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن نے ممبئی کے مشہور گنیش اتسو منڈل لال باغ چا راجہ کے تعاون سے ایک انوکھا اور ماحول دوست قدم اٹھایا ہے، جس کے تحت گنیش اتسو کے دوران جمع ہونے والے پرساد اور گیلے فضلے سے بجلی پیدا کرکے میونسپل اسپتالوں کو روشن کیا جائے گا۔ اس مہم کو پرساد سے توانائی کا نام دیا گیا ہے

حکومت سے منظور شدہ مالیگاؤں کے پہلے

ٹیکسٹائل پروسسنگ اینڈ پرنٹنگ کلسٹر کے قیام میں اہم پیش رفت

مالیگاؤں: (نامہ نگار) حکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ مالیگاؤں کے پہلے ٹیکسٹائل گارمنٹ پروسسینگ، ڈائینگ اور پرنٹنگ کلسٹر کے قیام میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے بلآخر مہاراشٹر انڈسٹریل ڈیلوپمنٹ کارپوریشن (ایم۔ آئی۔ڈی۔سی) نے ۲۔لاکھ اسکوائرفٹ سے زائد زمین الاٹ کردی ہے۔ اس ضمن میں مزید تفصیلات فراہم کرتے ہوئے مالیگاؤں انڈسٹریز اینڈ مانیوفیکچررس ایسوسی ایشن (میما) کے صدر عبدالعلیم فیضی نے بتایا کہ حکومت مہاراشٹر نے مالیگاؤں کے پہلے ٹیکسٹائل گارمنٹ پروسسینگ، ڈائینگ اور پرنٹنگ کلسٹر کے قیام کی منظوری دی تھی۔ جسکے لئے پانچ ایکڑ سے زائد زمین مالیگاؤں ٹیکسٹائل پارک واقع سائنہ ایم۔آئی۔ڈی۔سی میں مختص بھی کردی گئی تھی۔ لیکن مختلف ٹیکنیکل وجوہات کی وجہ سے پروسسینگ، ڈائینگ اور پرنٹنگ کلسٹر کے قیام کے لئے درکار زمین کے الاٹمنٹ میں تاخیر ہورہی تھی۔ اسی بیچ پی۔ویلراسو (آئی۔اے۔ایس) جو ناسک میں کلکٹر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے چکے تھے کی پوسٹنگ بحیثیت ایم۔آئی۔ڈی۔سی چیف ہوتی ہے۔ موصوف مالیگاؤں کے حالات اور شہر کی ٹیکسٹائل صنعت کے مسائل سے بخوبی واقف ہیں۔ لہٰذا انہوں نے متعلقہ آفیسران کو پرنٹنگ کلسٹر کے لئے مختص زمین کے الاٹمنٹ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کرنے اور آگے کی کارروائی کا فوری حکم دیا۔ یہی وجہ رہی کہ آج مالیگاؤں پرنٹنگ کلسٹر کی زمین مہیا کردی گئی۔ عیاں رہے مالیگاؤں میں

پرنٹنگ کلسٹر کا قیام مالیگاؤں انڈسٹریز اینڈ مانیوفیکچررس ایسوسی ایشن (میما) کی دسمبر ۲۰۰۶ء سے جاری کوششوں کا ثمرہ ہے جسکی بدولت سائنہ ایم۔آئی۔ڈی۔سی میں ٹیکسٹائل پارک کا قیام اور سیکڑوں کی تعداد میں جدید پاورلومس کی تنصیب عمل میں آئی۔ اس دوران ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کا جذبہ بھی قابل تحسین رہا کہ وہ پہلے ٹیکسٹائل پارک اور اب پرنٹنگ کلسٹر کے قیام کے لئے جانے والی ہر کوشش میں مضبوطی کے ساتھ کھڑے رہے۔ مزید برآں الاٹمنٹ آرڈر جاری ہونے کے بعد انتہائی قلیل مدت میں زمین کے لئے درکار ایک خطیر رقم کو نہ صرف جٹایا بلکہ دی گئی مدت سے پہلے ادائیگی کو آسان بنایا۔ پرنٹنگ کلسٹر کی زمین کی فراہمی کے بعد دوسرا سب سے بڑا مسئلہ ایسی مشینوں کی پہچان اور انتخاب تھا جو نہ صرف مالیگاؤں میں بننے والے کپڑوں کے لئے مناسب ہو بلکہ کم سے کم آلودگی کے ساتھ اپنا کام انجام دے سکے۔ اس کام کے لئے ٹیکسٹائل کمشنر آفس اور حکومت مہاراشٹر کے انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ کے متعلقہ افسران کی مدد لی گئی تاکہ آلودگی کے جس سنگین مسئلہ کی وجہ سے پالی بالوترہ اور دوسری جگہوں کے پروسس ہاؤس بند ہورہے ہیں اس کی پیشگی تیاری کی جاسکے۔ آنے والے کچھ ہی دنوں میں مالیگاؤں ٹیکسٹائل گارمنٹ پروسسینگ، ڈائینگ اور پرنٹنگ کلسٹر کے سنگ بنیاد کی تیاری ہے۔

مسلمانوں کے مسائل کا ذمہ دار کوئی اور نہیں، اپنے ہی لوگ ہیں: پیارے خان

مالیگاؤں کے اردو گھر میں عوامی دربار، مسائل کے انبار اور دوٹوک خطاب تعلیمی اداروں، سیاسی نمائندگی اور مسلم معاشرے کی سوچ پر کھل کر اظہارِ خیال

مالیگاؤں: (خیال اثر) مہاراشٹر اسٹیٹ مائنارٹی کمیشن کے چیئرمین پیارے خان کی مالیگاؤں آمد کے موقع پر گزشتہ شب ۷ بجے اردو گھر میں ایک عظیم الشان عوامی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) اور شفیق اینٹی کرپشن کی سرپرستی میں منعقدہ اس پروگرام میں شہر کے مختلف علاقوں سے بڑی تعداد میں شہریوں، سماجی کارکنان اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ ”عوامی دربار“ کے عنوان سے منعقدہ اس پروگرام میں پیارے خان نے اپنے دوٹوک، بے باک اور جارحانہ خطاب کے ذریعے مسلم معاشرے کے موجودہ حالات، شہری مسائل، تعلیمی پسماندگی، سیاسی نمائندگی اور معاشرتی سوچ جیسے اہم موضوعات پر کھل کر اظہارِ خیال کیا۔ پیارے خان نے اپنے خطاب میں انتہائی واضح الفاظ میں کہا کہ آج مسلمانوں کو جن حالات کا سامنا ہے، اس کی ذمہ داری صرف دوسروں پر عائد نہیں کی جاسکتی، بلکہ اس کے لیے ہمیں اپنے گریبان میں بھی جھانکنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اپنے مسائل کی اصل وجوہات کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے کی سنجیدہ کوشش نہیں کریں گے، حالات میں خاطر خواہ تبدیلی ممکن نہیں۔ شہری مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے مالیگاؤں کے تعلیمی نظام پر بھی سخت سوالات اٹھائے۔ ان کا کہنا تھا کہ شہر کے بعض تعلیمی ادارے وسیع تر معاشرتی ذمہ داری کے بجائے صرف اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے مفادات تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان اداروں سے اعلیٰ انتظامی اور پیشہ ورانہ شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے نوجوانوں کی تعداد توقع کے مطابق سامنے نہیں آرہی۔ انہوں نے اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مالیگاؤں کے نوجوانوں کو ایسی معیاری تعلیم اور رہنمائی فراہم کی جائے جس کے نتیجے میں وہ آئی پی ایس، آئی اے ایس اور دیگر اعلیٰ پیشہ ورانہ و انتظامی شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کرسکیں۔ اپنے خطاب کے دوران پیارے خان نے کانگریس کی موجودہ خاتون رکنِ پارلیمنٹ شوبھا تائی بجھاؤ پر بھی سخت تنقید کی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر انہیں لاکھوں شہریوں نے ووٹ دے کر منتخب کیا ہے تو پھر شہر کے بنیادی مسائل حل کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیوں نظر نہیں آتے؟ ان کا کہنا تھا کہ اگر عوامی مسائل پر مؤثر طریقے سے کام ہوتا تو شہریوں کو اپنے مسائل لے کر یہاں آنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ پیارے خان نے اپنی گفتگو میں مسلم معاشرے کے درد اور عوامی مسائل سے اپنی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ وہ خود ہزاروں کروڑ روپے کے مالک ہیں، لیکن اس کے باوجود انہیں مسلم سماج کے مسائل اور تکالیف کا احساس ہے، اسی احساس کے تحت وہ سینکڑوں کلومیٹر کا سفر طے کرکے مالیگاؤں پہنچے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی سوچ، زبان اور ثقافتی رویوں پر بھی گفتگو کی اور سوال کیا کہ اگر ہم مہاراشٹر میں رہتے ہیں تو مراٹھی زبان سیکھنے اور بولنے میں ہمیں جھجک کیوں محسوس ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ کسی ریاست کی زبان سیکھنا یا بولنا اپنی شناخت کھونا نہیں ہے۔ مراٹھی زبان سیکھنے سے کوئی مسلمان مسلمان ہونا نہیں چھوڑ دیتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے دینی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے مقامی زبان، معاشرت اور نظام کو بھی سمجھیں تاکہ وہ معاشرے میں زیادہ مؤثر کردار ادا کرسکیں۔ اسی دوران انہوں نے ”اسلام خطرے میں ہے“ کے نعرے کو سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرنے والوں کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔

گوونڈی میں اساتذہ کو ’آئیڈیل ٹیچر ایوارڈ 2026‘ تفویض

نیٹ میں نمایاں کامیابی پر طلبہ میں ٹیبلٹس اور تحائف تقسیم

ممبئی طلبہ کے مستقبل کو سنوارنے والے اساتذہ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں منعقدہ آئیڈیل ٹیچر ایوارڈ 2026 نامی خصوصی تقریب کل، 10 ستمبر 2026 کو گوونڈی میں انتہائی جوش و خروش کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ’یومِ اساتذہ‘ کے موقع پر منعقدہ اس تقریب میں ان ہیڈ ماسٹرز اور اساتذہ کو سراہا گیا جنہوں نے گوونڈی کے علاقے میں شعبہ تعلیم کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے علاوہ، نیٹ کے امتحان میں شاندار نتائج حاصل کرنے والے قابلِ ستائش طلبہ میں ٹیبلٹس اور تحائف (گفٹ ہیمپرز) بھی تقسیم کیے گئے۔ یہ تقریب شام 4:00 بجے رفیع نگر، 90 فٹ روڈ، گوونڈی، ممبئی میں واقع ابوعاصم اعظمی میڈیکل سینٹر (زیرِ انتظام نیازٹرسٹ) میں منعقد ہوئی۔ اس کا اہتمام رکن اسمبلی (ایم ایل اے) ابوعاصم اعظمی اور ابوعاصم اعظمی فاؤنڈیشن کے صدر ریان شیخ اعظمی نے کیا تھا۔ اساتذہ طلبہ کی زندگی میں انہیں صحیح راستے پر گامزن کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف نصابی علم فراہم کرتے ہیں بلکہ ان میں خود اعتمادی، اقدار، نظم و ضبط اور سماجی شعور بھی اجاگر کرتے ہیں، اور اس طرح انہیں قابل شہری بناتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ اساتذہ کی تکریم ایک سماجی ذمہ داری ہے، یہ ایوارڈ تقریب منعقد کی گئی۔ تقریب کے دوران، شعبہ تعلیم میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اساتذہ اور ہیڈ ماسٹرز کو آئیڈیل ٹیچر ایوارڈ 2026 سے نوازا گیا۔ مزید برآں، نیٹ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے نمایاں طلبہ کی خصوصی حوصلہ افزائی کی گئی اور انہیں ٹیبلٹس اور تحائف پیش کیے گئے۔ اس اقدام کا مقصد طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کی ترغیب دینا اور ان کی تعلیمی عمدگی کے لیے مناسب تعاون فراہم کرنا تھا۔ یہ تقریب شعبہ تعلیم میں سماجی تبدیلی کے علمبرداروں مہاتما جیوتی راؤ پھولے، کرانتی جیوتی ساوتری بائی پھولے اور فاطمہ شیخ کے ساتھ ساتھ عظیم ماہرِ تعلیم اور ہندوستان کے سابق صدر ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے تعلیمی نظریات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ اس طرح کے اقدامات نہ صرف گوونڈی کے علاقے میں اساتذہ کی خدمات کی حوصلہ افزائی کے لیے ضروری ہیں بلکہ طلبہ کی تعلیمی پیش رفت کو بڑھانے کے لیے بھی اہم ہیں۔ اس تقریب نے یہ پیغام دیا کہ اساتذہ معاشرے کے حقیقی معمار ہیں، اور ان کے کام کو سراہنا دراصل تعلیم، علم اور سماجی تبدیلی کی اقدار کا احترام کرنے کے مترادف ہے۔

خواتین ترقی کریں گی تو ہندوستان ترقی کرے گا: مکیش امبانی

ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی نے کہا کہ خواتین ہندوستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا، جب ہندوستانی خواتین ترقی کرے گی تو ہندوستان ترقی کرے گا۔ اور جب ہندوستانی خواتین رکنے سے انکار کریں گے تو بھارت بھی ان سٹوپیبل (unstoppable) ہوجائے گا۔ انہوں نے کارپوریٹ دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ کام کرنے والی خواتین اور ماؤں کی بہتر مدد کے لیے مضبوط نظام کی تشکیل کے لیے اجتماعی کارروائی شروع کریں۔ انہوں نے یہ بیان اروندھتی بھٹاچاریہ کی سوانح عمری کے ہندی ورژن ’اپراجیتا‘ کے اجراء کے موقع پر دیا۔ انہوں نے مشکل حالات میں بھی اروندھتی کی قیادت اور آگے بڑھنے کے عزم کی تعریف کی۔ امبانی نے کہا کہ اروندھتی نے 2013 میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی پہلی خاتون چیئرپرسن بن کر تاریخ رقم کی اور ان کے بعد آنے والی خواتین کے لیے بھی راہ ہموار کی۔ مکیش امبانی نے خاندانی اقدار کے بارے میں اروندھتی کی کتاب سے اسباق کا حوالہ دیا، ناکامی کی ذمہ داری لینا، مسلسل سیکھنا، اور لوگوں کو مشغول کرکے قیادت کرنا۔ انہوں نے کہا کہ ناکامی کے بعد دوسروں پر الزام لگانے کے بجائے یہ دیکھنا چاہیے کہ غلطی کہاں ہوئی اور کیا بدلا جاسکتا ہے۔ ان کے مطابق، اچھی قیادت کا مطلب صرف پیروکار پیدا کرنا نہیں، بلکہ نئے لیڈروں کو تیار کرنا ہے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ انہوں نے اپنی ماں کوکیلا بین، بیوی نیتا امبانی اور بیٹی ایشا امبانی میں خواتین کی طاقت دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتا اور ایشا دونوں کام کرنے والی مائیں ہیں اور ان کی قیادت خواتین کی نئی نسل کے لیے ایک تحریک ہے۔ امبانی نے کہا کہ ہندوستان میں نوجوان خواتین کا اعتماد انہیں ملک کے مستقبل کے بارے میں انتہائی پر امید بناتا ہے۔ امبانی نے کہا کہ اروندھتی جیسی خواتین کی کامیابیاں متاثر کن ہیں، لیکن کارپوریٹ دنیا کو خواتین کے لیے ابھی بہت طویل سفر طے کرنا ہے۔ انہوں نے کاروباری رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ کام کرنے والی خواتین اور ماؤں کے لیے بہتر تعاون پیدا کریں۔ انہوں نے اروندھتی اور دیگر تجربہ کار خواتین پر زور دیا کہ وہ اس اقدام کی قیادت کریں اور کہا کہ ریلائنس فاؤنڈیشن اس کی مکمل حمایت کرے گی۔ آخر میں، مکیشا امبانی نے کہا، ”مشکلات آئیں گی، لیکن ہم نہیں رکیں گے۔ ناکامیاں آئیں گی، لیکن ہم نہیں جھکیں گے۔ ہم اٹھیں گے، ہم سیکھیں گے، اور ہم غالب آئیں گے۔

بھارت کا نوجوان مایوسی اور بدگمانی سے آگے بڑھ کر مستقبل کے کاروباری ادارے تعمیر کررہا ہے: وزیر خزانہ سیتارمن

ممبئی: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے جمعہ کو ہندوستان کے ڈیموگرافک ڈیویڈنڈ پر شکوک وشبہات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے نوجوان مایوسی اور بدگمانی سے آگے بڑھ کر مستقبل کے کاروباری ادارے تعمیر کررہا ہے۔ یہاں گلوبل فنٹیک فیسٹیول 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، ایف ایم سیتارامن نے کہا کہ ہندوستان کی نوجوان نسل پہلے ہی کل کا ضابطہ لکھ رہی ہے، پائیدار کاروباری اداروں کی تعمیر کررہی ہے اور یہ ثابت کررہی ہے کہ ہندوستان کا سب سے بڑا آبادیاتی فائدہ ایک فعال، نہ رکنے والی حقیقت ہے۔ انہوں نے یہ بھی زور دے کر کہا کہ ملک کی نوجوان آبادی پہلے ہی جدت، کاروبار اور اقتصادی ترقی کو آگے بڑھا رہی ہے اور اسے پیداواری صلاحیت کے روایتی اقدامات سے توثیق کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ تقریب میں ہزاروں شرکاء کی توانائی اور عزائم ہندوستان کے آبادیاتی فائدہ کی طاقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہم اسے یو پی آئی کے ساتھ دنیا کے سب سے طاقتور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی تعمیر سے لے کر سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر بلند ہونے اور خلائی تحقیق میں سرحدوں کو توڑنے تک اربوں ٹرانزیکشنز پر عملدرآمد کرتے ہوئے یادگاری پیشرفت میں دیکھ رہے ہیں۔ اس نے گلوبل فنٹیک فیسٹیول میں شرکت کے پیمانے اور تنوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً 8,000 تنظیموں کی نمائندگی کی گئی تھی۔ ان کے مطابق، فنٹیک فرموں کا حصہ 20 فیصد، مالیاتی اداروں کا 25 فیصد، ٹیکنالوجی سے متعلقہ اداروں کا 43 فیصد اور سپورٹ سروسز کا 12 فیصد تھا۔

بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر 44.90 بلین ڈالر بڑھ کر 785.71 بلین ڈالر تک پہنچ گئے

ممبئی: ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی طرف سے جمعہ کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 4 ستمبر کو ختم ہونے والے ہفتے میں ہندوستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر 90.44 بلین ڈالر بڑھ کر 785.71 بلین ڈالر تک پہنچ گئے۔ تیزی سے اضافہ پچھلے ہفتے میں 11.47 بلین ڈالر کے اضافے کے بعد ہوا، جس سے 28 اگست تک ذخائر 740.80 بلین ڈالر ہوگئے۔ غیر ملکی کرنسی اثاثہ جات، جو ہندوستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کا سب سے بڑا حصہ ہے، اضافہ ہوا، جو ہفتے کے دوران 47.498 بلین ڈالر بڑھ کر 648.17 بلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ ایف سی اے ہولڈنگز مارچ کے آخر کے مقابلے میں 95.886 بلین ڈالر زیادہ تھیں اور ایک سال پہلے کی اسی مدت کے مقابلے میں 63.692 بلین ڈالر زیادہ تھیں۔ تاہم ہفتے کے دوران سونے کے ذخائر 2.594 بلین ڈالر کم ہوکر 113.816 بلین ڈالر رہ گئے۔ ہفتہ وار کمی کے باوجود، سونے کے ذخائر ایک سال پہلے کے مقابلے میں 23.517 بلین ڈالر زیادہ رہے، حالانکہ وہ مارچ کے آخر میں اپنی سطح سے 1.580 بلین ڈالر نیچے تھے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے ساتھ ہندوستان کے خصوصی ڈرائنگ رائٹس ہفتے کے دوران 4 ملین ڈالر کی معمولی کمی سے 18.806 بلین ڈالر رہ گئے۔ ایس ڈی آر ہولڈنگز مارچ کے آخر کے مقابلے میں $184 ملین زیادہ اور ایک سال پہلے کی سطح سے $64 ملین زیادہ تھیں۔ آئی ایم ایف کے پاس ملک کی ریزرو پوزیشن ہفتے کے دوران 2 ملین ڈالر بڑھ کر 4.916 بلین ڈالر ہوگئی۔

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد قاسمیہ گورے گاؤں ممبئی میں دینی تعلیمی بیداری اجلاس

بنیادی عقائد، نماز، روزہ، طہارت، ضروری مسائل سے واقفیت ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے: مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی

ممبئی: (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام مسجد قاسمیہ گوکل دھام گورے گاؤں میں دینی تعلیمی بیداری اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں ائمۂ مساجد، علماء کرام، مکاتب کے ذمہ داران، معلمین، والدین اور مختلف طبقات سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ اجلاس کا بنیادی مقصد معاشرے میں دینی تعلیم کی اہمیت وضرورت کو اجاگر کرنا، نئی نسل کو قرآن وسنت اور بنیادی اسلامی تعلیمات سے جوڑنا اور مکاتب دینیہ کے نظام کو مزید مضبوط ومؤثر بنانا تھا۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے دینی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کے موضوع پر تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں ہماری سب سے بڑی ذمہ داری اپنی نسلِ نو کے ایمان، عقیدہ، اخلاق اور اسلامی شناخت کی حفاظت ہے۔ دنیاوی تعلیم انسان کو معاشی زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے، لیکن دینی تعلیم اسے زندگی گزارنے کا صحیح مقصد، حلال وحرام کی تمیز، اچھے اور برے کی پہچان اور اللہ تعالیٰ ورسول اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق کا شعور عطا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی تعلیم صرف مدارس یا مکاتب تک محدود نہیں، بلکہ یہ ہر مسلمان بچے اور بچی کی بنیادی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کی صحیح تلاوت، بنیادی عقائد، نماز، روزہ، طہارت، ضروری مسائل، سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلامی اخلاق سے واقفیت ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ والدین اگر اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کریں تو وہ نہ صرف ایک کامیاب انسان بلکہ ایک اچھا مسلمان اور ذمہ دار شہری بھی بن سکتے ہیں۔ مولانا ندیم صدیقی نے موجودہ حالات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آج ہماری نئی نسل مختلف قسم کے فکری، تہذیبی اور اخلاقی چیلنجز کا سامنا کررہی ہے۔ موبائل فون، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے بچوں کے سامنے طرح طرح کے نظریات اور افکار آرہے ہیں۔ ایسے ماحول میں اگر بچوں کو قرآن، حدیث، سیرت رسول ﷺ اور بنیادی اسلامی تعلیمات سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ نہ کیا گیا تو ان کی دینی شناخت متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے والدین، ائمۂ مساجد، علماء، معلمین اور معاشرے کے ذمہ دار افراد کو اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے نئی نسل کی دینی تربیت کے لیے سنجیدہ اور عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے کہا کہ ہر محلے میں باقاعدہ مکتب کا قیام اور اس میں بچوں کی پابندی کے ساتھ دینی تعلیم کا انتظام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مکتب دراصل بچوں کی دینی تربیت کی پہلی درسگاہ ہے، جہاں سے انہیں قرآن کریم، نماز، بنیادی عقائد ومسائل اور اسلامی آداب کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ اگر مکاتب کا نظام مضبوط ہوگا تو مساجد آباد ہوں گی، بچوں کا تعلق دین سے مضبوط ہوگا اور معاشرے میں دینی واخلاقی اقدار فروغ پائیں گی۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ صرف بچوں ہی نہیں بلکہ خواتین اور بالغ افراد کے لیے بھی دینی تعلیم کا باقاعدہ ان

افغان طلباء کو ملک بدر کرنے کے پاکستان کے فیصلے پر وسیع پیمانے پر ردعمل

حامد کرزئی کا پاکستان پر افغان طلبہ پر پابندی واپس لینے پر زور، تعلیم کو سیاست سے دور رکھنے کا مطالبہ

کابل: پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے افغان میڈیکل طلباء کو ملک بدر کرنے کے حالیہ فیصلے پر جاری ردِعمل کے درمیان، پاکستان کی سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر علامہ راجہ ناصر عباس نے افغان طلباء کی ملک بدری کو ایک سیاسی اور غیر منصفانہ فیصلہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے دیگر ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کے بارے میں منفی پیغام جاتا ہے۔ افغانستان اور پاکستان کے عوام کے درمیان دیرینہ تعلقات کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس فیصلے کو واپس لیا جائے اور افغان طلباء کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ علامہ راجہ ناصر عباس نے کہا یہ نوٹیفکیشن جو جاری کیا گیا ہے، مکمل طور پر سیاسی محرکات پر مبنی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی ذاتی دشمنی کا عنصر شامل ہے۔ ہمارا ایک پڑوسی مسلم ملک ہے جس کے ساتھ ہمارے تعلقات صدیوں پرانے ہیں۔ پاکستان کے قیام سے پہلے بھی ہمارے درمیان روابط اور تعلقات موجود تھے۔ افغانستان پر حملے کے بعد، یہ کہا گیا کہ افغان باشندے تقریباً 40 سالوں سے ہمارے درمیان رہ رہے ہیں۔ اب ان کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے، یقین مانیں، وہ پاکستان کے لیے ایک بڑی بدقسمتی ہے۔ درحقیقت، اس سے پاکستان کو نقصان پہنچ رہا ہے کیونکہ یہ معاملہ کسی ملک کی سافٹ پاور کا حصہ ہوتا ہے۔ دریں اثنا تحریک تحفظ آئینِ پاکستان کے سیکرٹری جنرل اسد قیصر نے بھی اس فیصلے کی شدید مذمت کی اور اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ افغان طلباء کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے اور کہا کہ وہ سینیٹ میں یہ معاملہ اٹھائیں گے۔ اسد قیصر نے کہا میں ایک بار پھر پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کمیشن کے اس نوٹیفکیشن کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے پشاور ہائی کورٹ میں مقدمہ بھی دائر کیا ہے۔ ان شاء اللہ، ہم تمام طلباء کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی حمایت میں ہر ممکن سطح پر آواز اٹھائیں گے۔ ردِعمل کے اس سلسلے کے دوران، پشتون تحفظ موومنٹ کی مرکزی کمیٹی کے رکن زاکم خان نے زور دیا کہ تعلیم کو سیاست کا شکار نہیں بننا چاہیے۔ زاکم خان وزیر نے ایکس پر لکھا کہ پالیسیاں یکساں، منصفانہ اور تعلیم پر مرکوز ہونی چاہئیں، نہ کہ سیاسی مفادات پر۔ افغان طلباء کے اپنے خواب، امنگیں اور اہداف ہیں، اور باقی سب کی طرح انہیں بھی تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ تعلیم کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ قومی وطن پارٹی کے سربراہ اور پاکستان کے سابق وزیر داخلہ نے یہ بھی کہا کہ افغان حکومت کے ساتھ اسلام آباد کے اختلافات کی وجہ سے افغان طلبہ کو تعلیم اور مستقبل سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے، اور ان کے معاملات پر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر غور کیا جانا چاہیے۔ قومی وطن پارٹی کے سربراہ اور پاکستان کے سابق وزیر داخلہ، آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے ایکس پر لکھا کہ افغانستان کی عبوری حکومت کے ساتھ ہمارے جائز اختلافات ہوں، اس کی قیمت بے گناہ طلبہ کو اپنی تعلیم اور مستقبل سے محروم ہو کر نہیں چکانی چاہیے۔ پشتون قومی جرگہ نے افغان طلبہ کو یونیورسٹیوں اور ہاسٹلز چھوڑنے پر مجبور کرنے کے عمل کو انسانی حقوق، انسانی وقار اور اخلاقی اصولوں سے ریاستی بے اعتنائی کی ایک اور مثال قرار دیا۔ جرگے نے مطالبہ کیا کہ ان طلبہ کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دی جائے جو برسوں سے پاکستان میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ افغانستان کے سابق صدر حامد کرزئی نے میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں افغان طلبہ کے داخلے روکنے کے پاکستان کے فیصلے کو انتہائی تشویشناک قرار دیا ہے اور اسلام آباد پر زور دیا ہے کہ وہ اس پالیسی کو فوری طور پر واپس لے اور افغان طلبہ کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دے۔ کرزئی نے کہا کہ تعلیمی اور سائنسی تعاون کو کبھی بھی پڑوسی ممالک کے درمیان سیاسی تنازعات کی نذر نہیں ہونا چاہیے۔ بدھ کو جاری ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ افغان نوجوانوں کی تعلیم ایک انسانی اور ترقیاتی معاملہ ہے جسے علاقائی کشیدگی سے الگ رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں اور تعلیمی تبادلوں کو سیاسی اختلافات سے محفوظ رکھا جانا چاہیے، اور خبردار کیا کہ تعلیم تک رسائی محدود کرنے سے افغانوں کی پوری نسل کا مستقبل متاثر ہوتا ہے۔ یہ بیان پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے یونیورسٹیوں اور ملحقہ کالجوں کو موجودہ تعلیمی سال کے لیے افغان طلبہ کا داخلہ نہ لینے کی ہدایت اور ان انتظامی کارروائیوں کو مکمل کرنے کے حکم کے بعد سامنے آیا ہے جن کے تحت پہلے سے زیرِ تعلیم افغان طلبہ کو پاکستان چھوڑنا پڑے گا۔

نیپال: سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد 1385 ہوگئی

کھٹمنڈو: نیپال میں راسوا کے سیلاب اور دیگر متاثرہ علاقوں میں ہلاکتوں کی تعداد 1385 تک پہنچ گئی ہے جبکہ 5130 افراد تا حال لاپتہ ہیں۔ نیپال کی قومی قدرتی آفات کے خطرات میں کمی اور انتظامی اتھارٹی کی جانب سے جاری تازہ تلاش بچاؤ اور امدادی رپورٹ میں یہ اعداد و شمار سامنے آئے ہیں۔ جمعہ کو صبح 11 بجے جاری رپورٹ کے مطابق چتوان میں سب سے زیادہ 364 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مشرقی نوالپراسی میں 228 مغربی نوالپراسی میں 222 نووا کوٹ میں 199 اور راسوا میں 185 اموات ہوئی ہیں۔ گورکھا میں 77 دھادنگ میں 70 اور تنہون میں 38 افراد ہلاک ہوئے جبکہ کھٹمنڈو میں علاج کے دوران بھی دو افراد کی موت ہوئی۔ امدادی کارروائیوں کے دوران اب تک 13676 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں تلاش اور بچاؤ کے ساتھ ساتھ امدادی سرگرمیاں بھی مسلسل جاری ہیں۔ بے گھر افراد کے لیے 37 عارضی مراکز قائم کیے گئے ہیں جہاں متاثرین کو پناہ دی جا رہی ہے۔ نووا کوٹ میں سب سے زیادہ 2615 افراد ان مراکز میں موجود ہیں جبکہ راسوا میں 775 اور دھادنگ میں 295 افراد مقیم ہیں۔ نیپال حکومت نے امدادی کارروائیوں کے لیے 21022 سکیورٹی اہلکار تعینات کیے ہیں جن میں نیپالی فوج کے 8844 اہلکار نیپال پولیس کے 7975 اہلکار اور مسلح پولیس فورس کے 4203 اہلکار شامل ہیں۔ حکام کے مطابق متاثرہ اضلاع تک سڑک اور فضائی راستوں سے خوراک اور دیگر ضروری امدادی سامان پہنچایا جا رہا ہے۔ نووا کوٹ کے دیوی گھاٹ میں ایک عارضی پل بھی نصب کر کے آمد و رفت کے لیے کھول دیا گیا ہے تاکہ متاثرہ علاقوں سے رابطہ بہتر بنایا جا سکے۔ بڑھتی ہوئی تباہی کے درمیان ہندوستان نے بھی نیپال میں تلاش بچاؤ امداد اور فرانزک کارروائیوں میں تعاون جاری رکھا ہے۔ بدھ کو ہندوستانی فضائیہ کی جانب سے انسانی امداد لے کر آٹھویں پرواز کھٹمنڈو پہنچی۔ وزارت خارجہ کے مطابق ہندوستان نے 26 اگست سے اب تک آٹھ خصوصی پروازوں کے ذریعے نیپال کو 130 ٹن سے زیادہ امدادی سامان فراہم کیا ہے۔ ہندوستان نے نیپال کی جاری تلاش بچاؤ امدادی اور فرانزک کارروائیوں میں مدد کے لیے 54 ماہر اہلکار بھی تعینات کیے ہیں۔ امدادی سامان میں عارضی خیمے کمبل حفظان صحت کے سامان شمسی چراغ اور ادویات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سرنگوں اور کیچڑ میں پھنسے افراد کو نکالنے کے لیے خصوصی آلات ڈی این اے شناخت کے لیے ضروری سامان اور دیگر ہنگامی وسائل بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ قدرتی آفت سے متاثرہ نیپال کی مدد کے لیے بھارت نے اپنی امدادی کارروائیوں میں مزید تیزی لاتے ہوئے آٹھواں امدادی طیارہ روانہ کر دیا ہے، جبکہ بچاؤ اور امدادی سرگرمیوں میں تعاون کے لیے 54 ماہرین پر مشتمل خصوصی ٹیم بھی تعینات کی گئی ہے۔

کوئٹہ میں جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاج جاری

کوئٹہ: بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز (وی بی ایم پی) کے زیر اہتمام کوئٹہ پریس کلب کے سامنے قائم احتجاجی کیمپ آج 6355 ویں روز بھی جاری رہا۔ وی بی ایم پی کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ نے کہا کہ لاپتہ افراد کے حوالے سے قائم کمیشن نے رواں سال مئی میں ایف سی ڈگاری چیک پوسٹ، دشت، ضلع مستونگ سے جبری طور پر لاپتہ کیے گئے محمد ریاض سانکزئی کے کیس کو باقاعدہ نمبر الاٹ کر کے قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن نے محمد ریاض کی بازیابی کے لیے متعلقہ ملکی اداروں کو نوٹسز جاری کرتے ہوئے فوری جواب طلب کیا ہے۔ وی بی ایم پی نے محمد ریاض کا کیس کو 28 اگست کو کمیشن اور حکومت کو فراہم کر دیا تھا۔ نصر اللہ بلوچ نے امید ظاہر کی کہ کمیشن محمد ریاض سمیت تمام جبری لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے اپنے آئینی و قانونی اختیارات مؤثر انداز میں استعمال کرے گا اور متاثرہ خاندانوں کو طویل اذیت سے نجات دلانے میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

برکس سربراہی اجلاس سے قبل تبتی اسپیکر کا ژی کے نام ۳ رکنکاتی پیغام

دھرمشالہ: چینی صدر شی جن پنگ کے برکس سربراہی اجلاس کے لیے ہندوستان کے دورے سے قبل، تبت کی جلاوطن پارلیمنٹ کی اسپیکر ڈولما تسیرنگ نے جمعہ کو چینی صدر کو تین نکاتی پیغام دیا، جس میں ان پر زور دیا گیا کہ وہ تبت کی شناخت کا احترام کریں، انضمام کی پالیسیوں کو مسترد کریں اور ہندوستان-چین سرحدی تنازعہ کو حل کرنے میں تبت کے مسئلے کو حل کریں۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، تشرنگ نے سب سے پہلے برکس سمٹ کا خیر مقدم کیا، اور کہا کہ یہ عالمی سپلائی چینز اور معاش کے لیے اہم ہے، اور اس سمٹ کے نتیجہ خیز نتائج کی خواہش کی۔ شی جن پنگ سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ چین کو دنیا کو ہم آہنگی اور اتحاد کی طرف لے جانے کی خواہش سے پہلے "اپنا گھر ترتیب دینا" چاہیے۔ "جب آپ لوگوں کو اپنی شناخت برقرار رکھنے کی آزادی سے انکار کرتے ہیں، تو آپ عالمی نظام کو برقرار رکھنے اور عالمی قیادت بننے کی توقع کیسے کر سکتے ہیں؟ اپنے دوسرے پیغام میں، تسیرنگ نے نسلی اتحاد سے متعلق چین کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ تبتیوں کو اپنی ثقافت، تاریخ، عقیدے اور زبان کو ترک کرنے پر مجبور کرنا "مٹانے اور ضم کرنے" کے مترادف ہے۔ اس نے قومی شناخت کے پرامن اظہار کو مجرم بنانے اور تعلیم کے ساتھ مبینہ طور پر ہیرا پھیری کی بھی مخالفت کی۔ ان کا تیسرا پیغام ہندوستان اور چین کے تعلقات اور تبت کے مسئلے پر مرکوز تھا۔ ہندوستان کو اتحاد اور تنوع کی سرزمین کے طور پر ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ شی جن پنگ کو مختلف ثقافتوں، زبانوں اور عقائد کے بارے میں ہندوستان کے نقطہ نظر سے سیکھنا چاہئے۔ تسیرنگ نے کہا، ایک مضبوط قوم شناخت کے فرق سے نہیں ڈرتی..... بشرطیکہ آپ عزت دیں، آپ شامل ہوں، اور آپ ہر ایک کو پھلنے پھولنے کی جگہ دیں۔

خضدار، زہری میں پاکستانی فورسز کی بمباری اور گھر پر حملہ

بچے سمیت ۵ افراد جاں بحق، خاتون زخمی

بلوچستان: دی بلوچستان نیوز ڈیسک کو موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق خضدار کے تحصیل وڈھ میں رات دس بجے ایف سی نے عزیز یار محمد گرگناڑی نامی ایک شخص کے گھر پر چھاپہ مارا اور اس دوران فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں چار افراد جاں بحق اور ایک خاتون شدید زخمی ہوئی۔ علاوہ ازیں، زہری، بلیل میں گزشتہ روز بمباری کے نتیجے میں 13 سالہ بچہ شفیق ولد ابراہیم جاں بحق، جبکہ دس سے زائد بھیڑ بکریاں بھی ہلاک ہوئیں۔ بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی ترجمان نے کہا ہے کہ سونارو پاٹ ندی، کلی یار محمد میں گزشتہ رات مبینہ طور پر ایف سی کی جانب سے شہری آبادی پر اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں چار بے گناہ، نہتے اور معصوم انسانوں کی شہادت اور خواتین و بچوں کے زخمی ہونے کی شدید الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے۔ واقعے کے خلاف علاقہ مکینوں نے گزشتہ رات سے کوئٹہ کراچی شاہراہ بلاک کر رکھی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ عام شہریوں کو نشانہ بنانا اور خوف و ہراس کی فضا قائم کرنا انتہائی سنگین اور ناقابلِ قبول عمل ہے۔ فارم 47 کے حکمران اپنے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لیے بلوچستان میں خون کی ہولی کھیل رہے ہیں اور سیکورٹی فورسز کو بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے، جس سے عام شہریوں کی جان و مال محفوظ نہیں رہی۔ بلوچستان نیشنل پارٹی نے کہا کہ طاقت، تشدد اور خوف کے ذریعے بلوچستان کے عوام کو خاموش نہیں کرایا جا سکتا۔ چار بے گناہ شہریوں کی شہادت اور خواتین و بچوں کا زخمی ہونا انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ پارٹی نے ملکی انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ واقعے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے شفاف اور غیر جانب دار تحقیقات کے لیے آواز بلند کریں اور بے گناہ شہریوں کی شہادت کے ذمہ داروں کو قانون کے کٹہرے میں لانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

جاپان اور تائیوان کو چین کے بڑھتے ہوئے خطرے کے

پیش نظر اپنے دفاع کو مضبوط بنانا چاہیے: جاپانی قانون ساز

ٹوکیو: سینٹرل نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، چین میں پیدا ہونے والے جاپانی قانون ساز ہی سیکی نے کہا ہے کہ جاپان اور تائیوان کو چین کی جانب سے بڑھتے ہوئے عسکری خطرے کا سامنا ہے اور انہیں اپنے جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بناتے رہنا چاہیے۔ تائی پے میں جاپان اور تائیوان کے درمیان سیکیورٹی تعاون پر منعقدہ ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے، سیکی نے چین کی توسیع پسندانہ پالیسیوں کے تناظر میں جاپان اور تائیوان کے قریبی تعلقات کو بیان کرنے کے لیے ایک پرانی چینی کہاوت کا حوالہ دیا۔ سیکی نے کہا، اگر ہونٹ نہ رہیں تو دانت ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں یعنی ایک کے بغیر دوسرا غیر محفوظ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جاپان اور تائیوان آپس میں گہرے جڑے ہوئے ہیں اور جنگ کی جانب سے کسی ایک پر حملہ دوسرے کے لیے فوری خطرہ بن جائے گا۔ سیکی نے کہا، "جب تک چینی کمیونسٹ پارٹی کی حکومت قائم ہے، وہ کبھی بھی تائیوان اور جاپان پر حملے کے ارادے سے دستبردار نہیں ہوگی۔ سیکی کا کہنا تھا کہ جاپان اور تائیوان دونوں نے اپنے دفاعی اخراجات میں نمایاں اضافے کا عزم کیا ہے کیونکہ امن کا حصول صرف طاقت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ سی این اے کی رپورٹ کے مطابق، انہوں نے چینی جارحیت کو روکنے کے لیے جاپان، تائیوان اور امریکہ کے درمیان سیکیورٹی اتحاد کو مزید مضبوط بنانے پر بھی زور دیا۔ سیکی، جو جاپانی پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا (ہاؤس آف کونسلرز) میں جاپان انوویشن پارٹی کے رکن ہیں، چین میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے پیکنگ یونیورسٹی سے گریجویشن کیا اور پھر 1988 میں تعلیم کے لیے جاپان منتقل ہو گئے، جو 1989 کے تیانانمن اسکوائر سانحے سے ایک سال قبل کا واقعہ ہے۔ وہ 2007 میں جاپان کے شہریت یافتہ شہری بنے اور سیاست میں آنے سے قبل یونیورسٹی لیکچرر اور سیاسی مبصر کے طور پر کام کرتے رہے۔ ستمبر 2025 میں، چین کی وزارت خارجہ نے سیکی پر پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا؛ ان پابندیوں کی وجہ ان کا چین مخالف موقف، تائیوان کی حمایت اور متنازعہ [illegible] یاسوکونی مزار کے دورے تھے، جہاں جاپان کے جنگ میں ہلاک ہونے والوں کو خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے، جن میں دوسری جنگ عظیم کے مجرم قرار دیے گئے افراد بھی شامل ہیں۔ سی این اے کی رپورٹ کے مطابق، ان پابندیوں میں چین (بشمول ہانگ کانگ اور مکاؤ) میں داخلے پر پابندی بھی شامل تھی۔ چین کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت اور علاقائی جارحیت کے پیشِ نظر، جاپانی قانون سازوں اور دفاعی ماہرین کی جانب سے جاپان اور تائیوان کی سلامتی کو ایک دوسرے سے منسلک قرار دیتے ہوئے مشترکہ دفاع کو مضبوط بنانے پر مسلسل زور دیا جا رہا ہے۔ جغرافیائی قربت اور مشترکہ جمہوری اقدار کی وجہ سے، تائیوان کی خودمختاری کا تحفظ جاپان کی اپنی قومی سلامتی کے لیے انتہائی اہم ہو چکا ہے۔

اقوام متحدہ میں ایغوروں کی حراست اور جبری مشقت پر چین کو سخت تنقید کا سامنا

جنیوا: ورلڈ ایغور کانگریس کے نائب صدر نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں چین کی پالیسیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں کی بڑے پیمانے پر حراست، جبری مشقت اور بنیادی انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیاں بدستور سنگین تشویش کا باعث ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ ایغوروں کی صورتحال کو نظر انداز نہ کرے اور چین سے انسانی حقوق سے متعلق بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کا مطالبہ کرے۔ ان کا کہنا تھا کہ متعدد ایغور خاندان آج بھی اپنے زیر حراست یا لاپتہ رشتہ داروں کے بارے میں واضح معلومات حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں خطاب کے دوران انہوں نے جبری مشقت کے الزامات کو بھی نمایاں کیا اور کہا کہ ایغوروں کو ایسے حالات میں کام کرنے پر مجبور کیے جانے کے خدشات موجود ہیں جہاں انہیں آزادانہ انتخاب اور بنیادی مزدور حقوق حاصل نہیں ہوتے۔ ایغور نمائندے نے عالمی اداروں اور حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ سنکیانگ میں انسانی حقوق کی صورتحال کی آزادانہ نگرانی اور تحقیقات کے لیے مؤثر اقدامات کریں اور جبری مشقت سے منسلک مصنوعات اور سپلائی چینز کے معاملے پر بھی سخت نگرانی کی جائے۔

پاکستان کے عدالتی نظام پر تنقید، بلوچ یکجہتی کمیٹی کی جانب سے منصفانہ ٹرائل کے حوالے سے سنگین خدشات کے اظہار

بلوچستان: دی بلوچستان پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، بلوچ یکجہتی کمیٹی (BYC) نے زیرِ حراست بلوچ کارکن گلزادی بلوچ کے مقدمے کی کارروائی پر سنگین خدشات کا اظہار کیا ہے۔ کمیٹی کا الزام ہے کہ عدالتی کارروائی ان کے وکیلِ صفائی کی عدم موجودگی میں جاری رہی، جبکہ یہ دعوے بھی سامنے آئے ہیں کہ مقدمہ سننے والے جج پر ممکنہ سزا کے حوالے سے دباؤ ہے۔ دی بلوچستان پوسٹ کے مطابق، بی وائی سی کا کہنا ہے کہ وکلاء کی ہڑتال اور گلزادی کے وکیل کی غیر موجودگی کے باوجود عدالت نے 7 ستمبر کو مقدمے کی کارروائی آگے بڑھائی۔ گروپ نے الزام لگایا کہ سماعت کے دوران استغاثہ کے گواہ پر جرح کی گئی جبکہ صفائی کی جانب سے کوئی نمائندگی موجود نہیں تھی، جس سے کارروائی کی شفافیت پر سوالات اٹھتے ہیں۔ تنظیم نے مزید دعویٰ کیا کہ جج نے بارہا اشارہ دیا کہ وہ دباؤ کا شکار ہیں اور انہیں بالآخر عمر قید یا سزائے موت سنانے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ الزامات ثابت ہو جاتے ہیں تو اس سیاسی طور پر حساس مقدمے میں عدالتی آزادی اور قانونی عمل کے بارے میں سنگین خدشات پیدا ہو سکتے ہیں۔ بی وائی سی نے اس کارروائی کا تعلق منصفانہ ٹرائل کی آئینی اور بین الاقوامی ضمانتوں سے جوڑا ہے۔ گروپ نے پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 10-A کا حوالہ دیا جو منصفانہ ٹرائل کے حق کی ضمانت دیتا ہے، نیز شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کے آرٹیکل 14 کا بھی ذکر کیا، جس میں قانونی نمائندگی اور دفاع کی مناسب تیاری سے متعلق تحفظات شامل ہیں۔ بی وائی سی کی رکن اور انسانی حقوق کی کارکن گلزادی بلوچ کو 7 اپریل 2025 کو کوئٹہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ دی بلوچستان پوسٹ کے مطابق، انہیں ابتدائی طور پر مینٹیننس آف پبلک آرڈر ایکٹ (عوامی نظم و نسق کی بحالی کے قانون) کی دفعہ 3 کے تحت حراست میں لیا گیا تھا، جبکہ بعد کے مقدمات، ریمانڈ کے احکامات اور قانونی کارروائیوں نے ان کی حراست کو طول دے دیا ہے۔ جون میں، گلزادی اور بی وائی سی کے دیگر زیرِ حراست رہنماؤں نے اپنے مقدمات کی سماعت ویڈیو لنک کے ذریعے منتقل کیے جانے کے بعد ہودہ جیل کے اندر احتجاج کیا۔ زیرِ حراست افراد نے کھلی عدالت میں کارروائی اور اپنے وکلاء اور رشتہ داروں تک رسائی کا مطالبہ کیا۔ دی بلوچستان پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، بی وائی سی نے بلوچستان ہائی کورٹ پر بھی الزام عائد کیا ہے کہ وہ طویل حراست اور ضمانت کی کارروائیوں میں تاخیر کے معاملے کو مناسب طریقے سے حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

شی جن پنگ کی دھلی واپسی کو

بھارت کے مغرب سے دور ہونے کا اشارہ نہ سمجھا جائے

نئی دہلی۔ 11 ستمبر۔ ایم این این۔ چینی صدر شی جن پنگ کی سات سال بعد بھارت آمد اور برکس سربراہی اجلاس میں وزیر اعظم نریندر مودی اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ موجودگی کو بھارت کے مغرب سے دور ہونے کے طور پر دیکھنا غلط ہوگا۔ اصل میں نئی دہلی اپنی اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے چین، روس اور مغربی ممالک کے ساتھ بیک وقت تعلقات میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت چاہتا ہے کہ برکس گلوبل ساؤتھ کی آواز مضبوط کرنے کا پلیٹ فارم رہے، نہ کہ چین کی قیادت میں مغرب مخالف اتحاد بن جائے۔ نئی دہلی موجودہ عالمی نظام کو ختم کرنے کے بجائے اقوام متحدہ، عالمی مالیاتی اداروں اور ٹیکنالوجی سے متعلق فیصلہ سازی میں زیادہ نمائندگی اور اثر و رسوخ چاہتا ہے۔ برکس کے اندر بھی بھارت اور چین کے نقطۂ نظر میں واضح فرق موجود ہے۔ بھارت اور برازیل اسے بڑی حد تک اقتصادی تعاون کا فورم سمجھتے ہیں، جبکہ چین اور روس اسے زیادہ جغرافیائی سیاسی کردار دینے کے خواہاں ہیں۔ بھارت نے اپنی صدارت میں ان دونوں ستموں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح بھارت برکس کی مشترکہ کرنسی کے تصور کی حمایت نہیں کرتا۔ اس کی ترجیح مقامی کرنسیوں میں تجارت، آسان سرحد پار ادائیگیوں اور مالیاتی نظام کو زیادہ لچکدار بنانے جیسے عملی اقدامات ہیں، نہ کہ امریکی ڈالر کے خلاف کوئی مالیاتی محاذ قائم کرنا۔ چین کے ساتھ حالیہ بہتری کو بھی مکمل مفاہمت نہیں سمجھا جا سکتا۔ سرحدی تنازع بدستور حل طلب ہے، لائن آف ایکچوئل کنٹرول پر بھاری فوجی موجودگی برقرار ہے اور چین کے ساتھ بڑا تجارتی خسارہ اور چینی سپلائی چینز پر انحصار بھارت کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ دوسری جانب امریکہ، برطانیہ، یورپی یونین اور آسٹریلیا کے ساتھ بھارت کے دفاعی، تجارتی اور ٹیکنالوجی تعلقات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ یہی کنڈکٹرز، مصنوعی ذہانت اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں میں بھارت کی بیشتر اہم شراکت داریاں مغربی ممالک کے ساتھ ہیں۔ اس لیے شی جن پنگ کا دہلی آنا کسی بھارتی Realignment کے بجائے نئی دہلی کی متنوع خارجہ پالیسی کا اظہار ہے۔ مغرب کے لیے اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ بھارت برکس کو چین کے زیر اثر مغرب مخالف بلاک بننے سے روکنے والی سب سے اہم طاقتوں میں سے ایک ہے۔

آئرلینڈ بلوچستان کی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے: وزیر خارجہ وتجارت

آئرلینڈ کی وزیرِ خارجہ وتجارت ہیلن مک اینٹی، نے کہا ہے کہ آئرلینڈ بلوچستان میں ہونے والی پیش رفت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے

اسلام آباد: آئرلینڈ کی وزیرِ خارجہ وتجارت، ہیلن مک اینٹی، نے کہا ہے کہ آئرلینڈ بلوچستان میں ہونے والی پیش رفت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور سفارتی ذرائع کے ذریعے پاکستانی حکام کے سامنے انسانی حقوق سے متعلق خدشات مسلسل اٹھا رہا ہے۔ یہ بیان آئرلینڈ کی رکنِ پارلیمان روتھ کوپنگر کی جانب سے بلوچستان کی صورتحال اور خطے میں حالیہ واقعات کے نتیجے میں شہریوں کی ہلاکتوں سے متعلق سامنے آنے والی رپورٹس پر تشویش ظاہر کیے جانے کے بعد جاری کیا گیا۔ بلوچ نیشنل موومنٹ کے محکمۂ خارجہ کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، یہ پیش رفت بلوچستان کے علاقے سوراب میں پاکستانی فضائی حملوں کے بعد تنظیم کی بین الاقوامی سطح پر کی جانے والی سفارتی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ بی این ایم نے کہا کہ کوپنگر نے یہ معاملہ آئرش پارلیمنٹ کے سامنے اٹھایا، جس پر تنظیم نے بلوچستان میں ہونے والی پیش رفت کو اجاگر کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے جواب میں ہیلن مک اینٹی نے کہا کہ وہ بلوچستان میں جاری بدامنی سے متعلق رپورٹس سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے بلوچستان کو ایک ایسا خطہ قرار دیا جہاں حالیہ برسوں کے دوران مسلح شورشوں کے ساتھ ساتھ سیاسی اور نسلی تنازعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر تسلیم شدہ انسانی حقوق کا فروغ اور تحفظ آئرلینڈ کی خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون ہے۔ اس میں آزادیِ اظہار، پُرامن اجتماع اور انجمن سازی کی آزادی، اور سیاسی عمل میں شرکت کے حق کا تحفظ شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئرلینڈ تنازعات اور سیاسی عدم استحکام سے متاثرہ علاقوں میں شہریوں کے تحفظ کے لیے مسلسل آواز اٹھاتا ہے۔ آئرلینڈ کی وزیرِ خارجہ نے بتایا کہ آئرلینڈ سیاسی اور انسانی حقوق کے معاملات پر پاکستان کے ساتھ باقاعدگی سے دوطرفہ اور کثیر الجہتی ذرائع سے رابطہ کرتا ہے، جس میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے یونیورسل پیریاڈک ریویو (UPR) کا عمل بھی شامل ہے۔ مک اینٹی نے یورپی یونین اور پاکستان کے تعلقات میں انسانی حقوق کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر 2025 میں برسلز میں ہونے والے یورپی یونین۔ پاکستان مشترکہ کمیشن کے 15 ویں اجلاس، جبکہ جون 2026 میں ہونے والے یورپی یونین۔ پاکستان اسٹریٹیجک ڈائیلاگ کے آٹھویں دور کے دوران انسانی حقوق کے معاملات پر تبادلۂ خیال کیا گیا تھا۔ بیان کے مطابق، بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں پر پاکستان کے عمل درآمد کا معاملہ یورپی یونین کے جی ایس پی پلس (GSP+) تجارتی پروگرام کے تحت اسلام آباد کے ساتھ یورپی یونین کی بات چیت میں ایک اہم توجہ کا مرکز ہے۔ مک اینٹی نے کہا کہ نومبر 2025 میں پاکستان کے لیے یورپی یونین کے جی ایس پی پلس مانیٹرنگ مشن کے دوران بھی یہ معاملات اٹھائے گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام آباد میں قائم آئرلینڈ کا سفارتخانہ بلوچستان میں ہونے والی پیش رفت پر مسلسل گہری نظر رکھتا ہے اور پاکستانی حکام کے سامنے کی جانے والی سفارتی نمائندگیوں کے حوالے سے یورپی یونین کے وفد اور دیگر بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ باقاعدگی سے رابطے میں رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئرش حکام نے پاکستانی حکام سے براہِ راست ملاقاتیں بھی کی ہیں اور ان کے سامنے انسانی حقوق سے متعلق خدشات اٹھائے ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی نے زیارت کراس حملے کی ویڈیو جاری کر دی

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی "بی ایل اے" نے رواں ماہ 3 ستمبر کو پشین کے علاقے زیارت کراس میں پاکستانی فورسز اور ایک تعمیراتی کمپنی کے مقام پر کیے گئے حملوں کی ویڈی

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۲ ستمبر۔ ۲۰۲۶

ژی جن پنگ کا دورہ ہندوستان

چین کے صدر ژی جن پنگ ہندوستان کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ہندوستان میں ہونے والی برکس چوٹی کانفرنس میں شرکت کیلئے چینی صدر کی شرکت کی توثی کردی گی ہے۔ پہلے تو آخری وقتوں تک اس معاملے میں تعطل برقرار تھا اور یہ واضح نہیں ہو پایا تھا کہ ژی جن پنگ اس چوٹی کانفرنس کیلئے ہندوستان آئیں گے یا نہیں۔ تاہم آج توثیق ہوگئی ہے کہ وہ ہندوستان کا دورہ کریں گے اور برکس چوٹی کانفرنس میں شرکت کریں گی۔ حالانکہ ژی جن پنگ برکس چوٹی کانفرنس کیلئے یہ دورہ کرنے والے ہیں تاہم ان کی وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ باہمی ملاقات اور بات چیت بھی ہونے کا امکان ہے۔ اس موقع سے ہندوستان کو فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر ارونا چل پردیش کے تعلق سے ہندوستان کو اپنے موقف کو دوٹوک انداز میں چینی صدر کے سامنے پیش کرنے میں کسی ہچکچاہٹ کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ دبے الفاظ میں اور بالواسطہ طور پر بات کرنے کی بجائے راست اور دوٹوک انداز اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور یہ واضح کردیا جانا چاہئے کہ ارونا چل پردیش ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے اور اس پر ہندوستان کسی طرح کا کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا چاہے سامنے چین ہو یا دنیا کی کوئی اور طاقت ہی کیوں نہ آجائے۔ ہندوستان اپنی سرزمین سے کسی قیمت پر دستبردار نہیں ہوسکتا اور نہ ہی وہ کسی اور اپنی سرزمین میں گھس آنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ جہاں تک چین کا سوال ہے تو یہ ایک سے زائد مواقع پر واضح ہو چکا ہے کہ چین ارونا چل پردیش میں کئی سو کیلو میٹر تک گھس آیا ہے اور وہ یہاں دفاعی تنصیبات بھی قائم کرنے لگا ہے۔ وہ فضائی پٹی بنا رہا ہے اور سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں۔ سٹیلائیٹ تصاویر کے ذریعہ میڈیا میں ایک سے زائد مواقع پر اس کو واضح بھی کیا گیا ہے لیکن مرکزی حکومت اس تعلق سے صورتحال کو واضح کرنے اور تمام تفصیلات ملک کے سامنے پیش کرنے سے گریز ہی کرتی رہی ہے۔ حکومت کے اس پس وپیش سے اس کے عزائم اور حوصلے پر سوال پیدا ہونے لگے ہیں۔ وقفہ وقفہ سے اطلاعات آتی ہیں کہ چین نے کچھ نئی تعمیرات کا آغاز کیا ہے۔ وہاں کچھ روڈز بنائی جارہی ہیں۔ ہوائی پٹی کی تعمیر ہورہی ہے اور وہ اپنے قبضہ کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے کی کوشش میں ہی لگا ہوا ہے۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس پر ہندوستان کو دوٹوک اور مضبوط موقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنی سرحدات کے معاملے میں کسی طرح کی مصلحت کا شکار نہیں ہوسکتے اور نہ ہی کسی بھی طاقت کو ہماری سرزمین پر قبضہ کی اجازت دے سکتے ہیں۔ حکومت کو اس معاملے میں پس وپیش اور ٹال مٹول کی پالیسی کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو یہ بات چینی صدر پر واضح کردینے کی ضرورت ہے کہ ہم چین کے قبضہ اور اس کی دوسری سرگرمیوں کو قطعی برداشت نہیں کریں گے۔ جس طرح نریندر مودی نے وزارت عظمی کا عہدہ سنبھالنے سے پہلے کہا تھا کہ چین کو آنکھیں لال کرتے ہوئے جواب دیا جانا چاہئے۔ وزارت عظمی کے عہدہ پر فائز ہوئے نریندر مودی کو 12 سال سے زائد کا عرصہ ہوگیا ہے ابھی تک ہم نے چین کو لال آنکھیں نہیں دکھائی ہیں اور صرف ٹال مٹول سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ سٹیلائیٹ کے ذریعہ تصاویر سامنے آنے کے باوجود حکومت کی جانب سے چین کی کسی بھی دراندازی اور مداخلت سے انکار کیا جاتا رہا ہے۔ صورتحال اور حقائق سے چشم پوشی ہمارے مفادات کیلئے اچھی نہیں ہوسکتی۔ ہمیں حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا سدباب کرنا چاہئے۔ اب جبکہ صدر ژی جن پنگ ہندوستان آنے کی توثیق ہوچکی ہے اور باہمی ملاقات کا بھی امکان ہے کہ تو دیگر تمام مسائل کے ساتھ ہمیں اس مسئلہ پر بھی اپنا موقف واضح کرنا چاہئے اور سرحدی تنازعہ کو حل کرنے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری سرحدات کا تحفظ ہی ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ ہم کسی بھی طاقت سے اپنی سرحدات کے تحفظ کے مسئلہ پر سمجھوتہ نہیں کرسکتے اور نہ ہمیں کرنا چاہئے۔ اس تنازعہ کی مستقل یکسوئی کیلئے چینی صدر کے ساتھ واضح انداز میں بات چیت کرنے کی ضرورت ہے۔

بھاگوت کے بیانیے اور ایجنڈے میں تضاد

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے گزشتہ دنوں اپنے دورۂ امریکہ کے دوران مسلمانوں کے حوالے سے جو نسبتاً نرم اور حقیقت پسندانہ لہجہ اختیار کیا، وہ بظاہر ایک مثبت تبدیلی کا اشارہ محسوس ہوتا ہے۔ تاہم، اگر اس بیان کو آر ایس ایس کے دیرینہ نظریاتی موقف اور گزشتہ چند برسوں کے سیاسی وسماجی حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بیانیہ حقیقت پسندانہ کم اور مصلحت پسندانہ زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے بارے میں بھاگوت کی سوچ واقعی تبدیل ہوئی ہے تو پھر آر ایس ایس کے نظریاتی دائرے میں سرگرم تنظیموں اور ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف اختیار کیے جانے والے رویوں میں اس تبدیلی کی جھلک کیوں دکھائی نہیں دیتی؟

ڈاکٹر سید تابش امام

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے گزشتہ دنوں اپنے دورۂ امریکہ کے دوران مسلمانوں کے حوالے سے جو نسبتاً نرم اور حقیقت پسندانہ لہجہ اختیار کیا، وہ بظاہر ایک مثبت تبدیلی کا اشارہ محسوس ہوتا ہے۔ تاہم، اگر اس بیان کو آر ایس ایس کے دیرینہ نظریاتی موقف اور گزشتہ چند برسوں کے سیاسی وسماجی حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بیانیہ حقیقت پسندانہ کم اور مصلحت پسندانہ زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے بارے میں بھاگوت کی سوچ واقعی تبدیل ہوئی ہے تو پھر آر ایس ایس کے نظریاتی دائرے میں سرگرم تنظیموں اور ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف اختیار کیے جانے والے رویوں میں اس تبدیلی کی جھلک کیوں دکھائی نہیں دیتی؟ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ آر ایس ایس کی تشکیل اور اس کے نظریاتی سفر پر ہندو قوم پرستی کا گہرا اثر رہا ہے۔ اس نظریے کے تحت ہندوستان کی تہذیبی شناخت کو ایک مخصوص اکثریتی تصور سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ وقت کے ساتھ اس نظریے کو قوم پرستی، ثقافتی احیا اور قومی یکجہتی جیسے تصورات کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا گیا، لیکن اس کے ناقدین کا ہمیشہ یہ اعتراض رہا ہے کہ اس تصور میں ہندوستان کی کثیر مذہبی، کثیر لسانی اور کثیر ثقافتی حقیقت کے لیے مطلوبہ وسعت موجود نہیں ہے۔

آر ایس ایس کے زیر اثر یا اس سے نظریاتی قربت رکھنے والی متعدد تنظیمیں ملک کے مختلف حصوں میں سرگرم ہیں۔ ان میں سے بعض تنظیموں پر مسلم مخالف بیان بازی اور سرگرمیوں کے الزامات بھی عائد ہوتے رہے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں سے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر، مذہبی مقامات سے متعلق تنازعات، مساجد و مدارس پر سوالات، معاشی بائیکاٹ کی اپیلوں اور مسلمانوں کی املاک کے خلاف کارروائیوں کی خبریں سامنے آتی رہی ہیں۔ ایسے ماحول میں آر ایس ایس سربراہ کا مسلمانوں کے بارے میں نسبتاً مفاہمت آمیز بیان یقیناً توجہ کا مرکز بنتا ہے، مگر محض بیانات سے نظریاتی تبدیلی ثابت نہیں ہوتی؛ اس کے لیے زمینی سطح پر عملی تبدیلی بھی نمایاں ہونا ضروری ہے۔ بھاگوت کے حالیہ بیانیے کو اسی پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی ترقی اور قومی یکجہتی کے لیے مسلمانوں کو ساتھ لے کر چلنا ناگزیر ہے تو یہ ایک خوش آئند احساس ہے۔ لیکن پھر یہ سوال بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ اس سوچ کا اطلاق ان تمام حلقوں پر کیوں نہیں ہوتا جو اکثریتی جذبات کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں؟ کیا آر ایس ایس اور اس سے نظریاتی وابستگی رکھنے والی تنظیمیں مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے والی زبان اور طرزِ عمل سے واضح طور پر لاتعلقی اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں؟ مرکز میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں مذہبی شناخت سے متعلق تنازعات میں جو اضافہ محسوس کیا گیا، اس نے ہندوستان کے سیکولر اور جمہوری کردار کے بارے میں سنجیدہ سوالات کھڑے کیے ہیں۔ بعض ریاستوں میں مذہبی مقامات، حجاب، حلال، لاؤڈ اسپیکر، بین مذہبی شادیوں اور

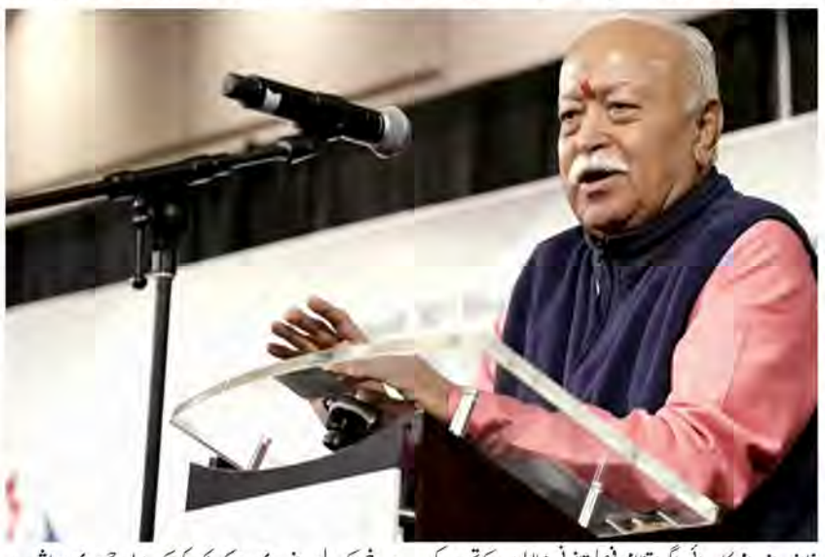

خلاف انہدامی کارروائی، اگر انتظامی فیصلے قانونی ضابطوں کے تحت کیے گئے ہوں، تب بھی ان کی شفافیت، یکساں معیار اور متاثرہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ بنیادی سوال بن جاتا ہے۔ آسام میں زرعی زمین پر تعمیرات اور زمین کے استعمال سے متعلق ضابطوں کی خلاف ورزی کے نام پر ۵۰ سے زائد مکانات منہدم کیے جانے کے واقعات پر بھی یہ سوال اٹھا کہ کیا قانون کا اطلاق سب پر یکساں طور پر ہوا؟ اسی طرح سہارنپور کے معاملے میں بھی مذہبی مقام سے متعلق انتظامی کارروائی نے اقلیتی برادری میں پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس کو نظر انداز کرنا مشکل بنا دیا ہے۔ جمہوریت میں کسی بھی حکومت یا انتظامیہ کو قانون کی خلاف ورزی کے خلاف کارروائی کا حق حاصل ہے، لیکن قانون کی حکمرانی کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ قانون سب کے لیے یکساں ہو۔ اگر ایک ہی نوعیت کی خلاف ورزی پر مختلف طبقات کے لیے مختلف پیمانے اختیار کیے جائیں تو کارروائی قانونی ہونے کے باوجود اس کی غیر جانب داری پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں موہن بھاگوت کے بیانیے اور زمینی صورتِ حال کے درمیان تضاد نمایاں ہوتا ہے۔

آر ایس ایس سربراہ اگر امریکہ میں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کو ملک کے قومی دھارے کا حصہ سمجھنا چاہیے، ان کے ساتھ مل کر ملک کی تعمیر کرنی چاہیے اور انہیں شک کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے تو ہندوستان کے اندر بھی اسی پیغام کی عملی ترجمانی ہونی چاہیے۔ بیرونِ ملک دیا گیا مفاہمت کا پیغام اسی وقت قابلِ اعتبار ہوگا جب ملک کے اندر بھی مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہمات، اشتعال انگیز بیان بازی اور امتیازی رویوں کے خلاف واضح موقف سامنے آئے۔ محض ایک مثبت بیان، اس وقت تک پائیدار اعتماد پیدا نہیں کرسکتا جب تک اس کے اثرات زمینی سطح پر بھی محسوس نہ ہوں۔ یہاں ایک اور پہلو بھی اہم ہے۔ امریکہ جیسے ملک میں ہندوستان کی شبیہ، جمہوری اقدار اور اقلیتوں کے حقوق سے متعلق سوالات عالمی سطح پر زیرِ بحث رہتے ہیں۔ ہندوستان کی اقتصادی ترقی، عالمی سفارت کاری اور بین الاقوامی اثر و رسوخ کے لیے یہ ضروری ہے کہ ملک کو ایک ایسے جمہوری معاشرے کے طور پر دیکھا جائے جہاں مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے ماننے والوں کو برابر کے شہری حقوق حاصل ہوں۔ ایسے ماحول میں مسلمانوں کے بارے میں نرم اور متوازن زبان اختیار کرنا یقیناً سفارتی اور سیاسی اعتبار سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن ہندوستانی مسلمان یہ دیکھنا چاہیں گے کہ یہ زبان محض عالمی سامعین کے لیے ہے یا واقعی اندرونِ ملک پالیسی اور رویوں میں بھی اس کا عکس نظر آئے گا۔

ہندوستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس ملک کی طاقت اس کی مذہبی اور ثقافتی گونا گونی میں رہی ہے۔ یہاں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، بدھ، جین اور دیگر مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں بھی مختلف مذہبی برادریوں نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔ آئین نے اسی مشترکہ ورثے کو شہری مساوات، مذہبی آزادی اور انصاف کے اصولوں کے ذریعے تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس لیے کسی بھی نظریے یا سیاسی منصوبے کو آئینی اقدار سے بالاتر نہیں رکھا جاسکتا۔

موہن بھاگوت کے لیے یہ ایک موقع بھی ہے اور امتحان بھی۔ اگر ان کا موجودہ بیانیہ محض سیاسی مصلحت نہیں بلکہ واقعی فکری تبدیلی کا نتیجہ ہے تو انہیں اس تبدیلی کو اپنے وسیع تر نظریاتی حلقے میں بھی مؤثر بنانا ہوگا۔ مسلم مخالف نفرت انگیز بیان دینے والوں کے خلاف واضح موقف، مذہبی مقامات کے تنازعات میں قانون اور آئین کی بالادستی، املاک کے انہدام میں یکساں معیار اور مسلمانوں کے خلاف پیدا کیے جانے والے خوف کے ماحول پر سنجیدہ مداخلت ہی یہ وہ اقدامات ہیں جن سے ان کے بیانیے کی صداقت پرکھی جاسکتی ہے۔ فکری تبدیلی کا اصل ثبوت بھی یہی ہوگا کہ وہ محض تقریروں تک محدود نہ رہے بلکہ اس کے نتیجے میں رویوں اور ترجیحات میں بھی نمایاں تبدیلی آئے۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ مسلمان بھی ہندوستان کے برابر کے شہری ہیں۔ اس تصور کو سیاسی، سماجی اور انتظامی سطح پر محسوس بھی ہونا چاہیے۔ اگر ایک طرف مسلمانوں کو ملک کا برابر کا حصہ دار قرار دیا جائے اور دوسری طرف انہیں مسلسل شبہ، خوف اور سیاسی بیان بازی کا موضوع بنایا جاتا رہے تو یہ تضاد خود اس بیانیے کی ساکھ کو کمزور کرے گا۔ مساوی شہریت کا تصور صرف الفاظ کا محتاج نہیں؛ اس کی بنیاد مساوی مواقع، یکساں قانونی تحفظ اور بلا امتیاز انصاف پر قائم ہوتی ہے۔ اصل مسئلہ کسی ایک بیان یا کسی ایک شخصیت کا نہیں بلکہ اس نظریاتی ماحول کا ہے جس میں مذہبی شناخت کو سیاسی مفاد کے لیے استعمال کرنے کا رجحان مضبوط ہوا ہے۔ مضبوط، پُرامن اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے لازم ہے کہ نفرت کی سیاست کے بجائے اعتماد کی سیاست کو فروغ دیا جائے۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مسلمانوں کو رعایت نہیں، مساوی شہری حقوق درکار ہیں؛ ہمدردی نہیں، آئینی تحفظ چاہیے؛ اور محض بیانات نہیں، عملی انصاف چاہیے۔ اسی اصول پر ملک کے ہر شہری کو بلا امتیاز اپنی شناخت، عقیدے اور آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ موہن بھاگوت کا تازہ بیانیہ اسی لیے اہم ہے کہ وہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان عدم تحفظ اور سیاسی بے اعتمادی کے احساس پر مسلسل بحث ہو رہی ہے۔ ایسے ماحول میں آر ایس ایس جیسی بااثر تنظیم کے سربراہ کی جانب سے مسلمانوں کے حوالے سے اختیار کیا جانے والا لہجہ یقیناً اہمیت رکھتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بیانیہ ہندوستان واپس آنے کے بعد کس حد تک عملی سیاست اور سماجی رویوں میں تبدیل ہوتا ہے۔

اگر یہ تبدیلی واقعی دل سے ہے تو اس کے اثرات سب سے پہلے ان لوگوں پر نظر آنے چاہئیں جو آر ایس ایس اور اس کے وسیع نظریاتی حلقے سے وابستہ ہیں۔ نفرت انگیز مہمات اور مسلم مخالف بیان بازی کے خلاف واضح اور دوٹوک موقف اس تبدیلی کا پہلا ثبوت ہوسکتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ سوال برقرار رہے گا کہ بھاگوت کا نیا بیانیہ نظریاتی تبدیلی کا اعلان ہے یا بدلتے ہوئے عالمی ماحول میں اختیار کی گئی ایک مصلحت پسندانہ زبان۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو الفاظ سے زیادہ عمل پر یقین ہوگا۔ کیونکہ جمہوریت میں کسی تنظیم یا رہنما کی نیت کا سب سے معتبر پیمانہ اس کے الفاظ نہیں، بلکہ ان الفاظ کے بعد اٹھائے جانے والے عملی قدم ہوتے ہیں۔ بھاگوت کے موجودہ بیانیے کی اصل آزمائش بھی یہی ہے کہ کیا یہ الفاظ ہندوستان کے سماجی اور سیاسی ماحول میں اعتماد، مساوات اور آئینی انصاف کی صورت میں تبدیل ہوتے ہیں یا محض ایک خوش نما بیان بن کر رہ جاتے ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مہاراشٹرا کالج میں ذہنی صحت پر خصوصی ورکشاپ

فیملی فرسٹ گائڈینس سنٹر کے اشتراک سے طلبہ میں ذہنی دباؤ، مایوسی اور خودکشی سے بچاؤ کے حوالے سے آگاہی۔ فیملی فرسٹ گائڈینس سنٹر اور مہاراشٹرا کالج کے اشتراک سے طلبہ میں ذہنی صحت کے شعور کو فروغ دینے اور خودکشی سے بچاؤ کے حوالے سے ایک خصوصی آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس کا مرکزی موضوع "آپ اہم ہیں: ذہنی پریشانی کو سمجھنا، امید پیدا کرنا اور بروقت مدد حاصل کرنا" تھا۔ ورکشاپ کا مقصد نوجوانوں کو ذہنی دباؤ، جذباتی پریشانی، مایوسی اور تنہائی جیسی کیفیات کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ مشکل حالات میں بروقت مدد حاصل کرنے کی اہمیت سے آگاہ کرنا تھا۔ شرکاء کو بتایا گیا کہ ذہنی صحت کا تعلق انسان کے سوچنے، محسوس کرنے، عمل کرنے اور زندگی میں پیش آنے والے مسائل سے نمٹنے کے انداز سے ہے، اس لیے مشکل وقت میں کسی سے مدد مانگنا کمزوری نہیں بلکہ اپنے حالات کو بہتر بنانے کی جانب ایک مثبت قدم ہے۔ پروگرام کے دوران خودکشی سے متعلق مختلف غلط فہمیوں کو دور کرتے ہوئے طلبہ کو سمجھایا گیا کہ اگر کوئی شخص خودکشی، زندگی سے مایوسی یا خود کو نقصان پہنچانے کی بات کرے تو اسے معمولی سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کی بات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے بغیر تنقید یا مذاق کے اس کی بات سننا اور اسے مناسب مدد تک پہنچانا انتہائی اہم ہے۔ طلبہ کو ذہنی دباؤ اور بحران پیدا کرنے والے مختلف عوامل سے بھی آگاہ کیا گیا، جن میں امتحانات اور مستقبل کا دباؤ، خاندانی تنازعات، تعلقات میں مشکلات، بُلنگ، سماجی تنہائی، مالی پریشانیاں اور شدید جذباتی اضطراب شامل ہیں۔ ورکشاپ میں ممکنہ خطرے کی علامات پر بھی خصوصی توجہ دی گئی اور بتایا گیا کہ اچانک لوگوں سے دوری اختیار کرنا، مزاج میں نمایاں تبدیلی، خود کو دوسروں پر بوجھ سمجھنا، پسندیدہ سرگرمیوں میں دلچسپی ختم ہونا اور اپنی قیمتی چیزیں دوسروں کو دینا ایسی علامات ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ شرکاء کو یہ بھی سمجھایا گیا کہ کسی پریشان حال دوست کا ہر مسئلہ خود حل کرنا ضروری نہیں، بلکہ اس کی بات سننا، اسے سنجیدگی سے لینا، مشکل وقت میں اس کے ساتھ رہنا اور ضرورت پڑنے پر والدین، اساتذہ، قابل اعتماد افراد یا ذہنی صحت کے ماہرین سے مدد دلوانا زیادہ اہم ہے۔ پروگرام کے اختتام پر طلبہ کو ذہنی صحت سے متعلق مدد کے لیے ٹیلی مانس ۱۴۴۱۶ اور ۱۸۰۰۔۸۹۔۱۴۴۱۶ جبکہ فوری ہنگامی صورتحال میں ۱۱۲ سے رابطہ کرنے کی معلومات بھی فراہم کی گئیں۔ واضح رہے کہ فیملی فرسٹ گائڈینس سنٹر معروف عالم دین، ممتاز مذہبی اسکالر اور شریعہ ایڈوائزر مفتی محمد اشفاق قاضی کی زیر نگرانی کام کرنے والا ایک رہنمائی مرکز ہے، جس کا قیام خاندانوں، نوجوانوں اور معاشرے کے مختلف طبقات کو درپیش خاندانی، ازدواجی، تعلیمی، مالی اور ذہنی مسائل میں شرعی، اخلاقی اور عملی رہنمائی فراہم کرنے کے مقصد سے عمل میں لایا گیا ہے۔ مفتی اشفاق قاضی قوم وملت کے مسائل اور معاشرتی ضروریات کے تئیں گہری حساسیت رکھنے کے ساتھ مسلسل اصلاحی، فلاحی اور رہنمائی کے کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ ان کی سرپرستی میں فیملی فرسٹ گائڈینس سنٹر مختلف پیچیدہ خاندانی اور سماجی معاملات میں لوگوں کی رہنمائی اور مسائل کے حل کے لیے سرگرم عمل ہے اور نوجوان نسل کی ذہنی و جذباتی تربیت، خاندانی استحکام اور معاشرتی اصلاح کے لیے بھی مختلف پروگراموں اور آگاہی سرگرمیوں کا انعقاد کرتا رہتا ہے۔

اجلاس کے موقع پر مودی نے ایران کے صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی۔ اسے ایران کی ناراضگی دور کرنے کی ایک مایوس کن کوشش سمجھا گیا۔ اس جنگ میں مودی حکومت نہ صرف کھل کر اسرائیل کے ساتھ کھڑی دکھائی دی، بلکہ اس نے امریکی دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے ایران کی چابہار بندرگاہ سے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے بھی قدم پیچھے کھینچ لیے، جہاں ہندوستان نے بھاری سرمایہ کاری کر رکھی تھی۔ ایران کے سرکاری بیان کے مطابق مودی نے پیزشکیان سے کہا کہ ''حالیہ مشکل دور میں بھی ہم نے ایران کے ساتھ اپنے تعاون اور بات چیت کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی۔'' یہ نام نہاد مشکل دور کسی اور کا نہیں، بلکہ خود مودی کا ہی پیدا کیا ہوا تھا، جو مائی فرینڈ ڈونالڈ کے فرمانوں کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہے اور نیتن یاہو کی داغدار حکومت سے اپنی 'گلبہیاں' کبھی چھپا نہیں سکے۔

برکس اجلاس: ہندوستان سفارتی بارودی سرنگ کے دہانے پر

آشیش رے

منموہن سنگھ کے کثیر قطبی توازن کو چھوڑ کر امریکہ و اسرائیل کی گود میں بیٹھنے کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان برکس میں تنہا پڑ چکا ہے۔ فی الحال دنیا کی نظریں ہندوستان پر مرکوز ہیں۔ معروف بین الاقوامی رسالہ 'دی ڈپلومیٹ' نے 13-12 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے برکس سربراہی اجلاس کے حوالے سے یہ بات کہی۔ رسالہ نے لکھا ہے کہ ''آج اس گروپ کی قیادت کرنا ایک سفارتی بارودی سرنگ پر قدم رکھنے جیسا ہے۔'' بدقسمتی سے ایسے حالات نریندر مودی حکومت کی بھٹکی ہوئی خارجہ پالیسی اور ان کے کنٹرول سے باہر کے عالمی واقعات کا براہ راست نتیجہ ہیں۔ برکس کی ابدا 2009 میں 'برک' (برازیل، روس، ہندوستان اور چین) کے طور پر ہوئی تھی۔ 2010 میں جنوبی افریقہ اس سے جڑا اور 2011 میں اس نے اپنی پہلی میٹنگ میں حصہ لیا۔ 2024 میں ہندوستان کی دبے چھپے مخالفت کے باوجود مصر، ایتھوپیا، ایران، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کو مکمل رکن کے طور پر شامل کیا گیا، جبکہ انڈونیشیا 2025 میں شامل ہوا۔ اسی سال بیلاروس، بولیویا، قزاقستان، کیوبا، ملیشیا، نائجیریا، تھائی لینڈ، یوگنڈا، ازبکستان اور ویتنام کو شراکت دار ملک کا درجہ دیا گیا۔ آج کا یہ توسیع یافتہ 'برکس' عالمی جی ڈی پی کے 40 فیصد اور دنیا کی 49.5 فیصد آبادی کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب تک وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی قیادت میں ہندوستان نے سرد جنگ کے بعد اپنی غیر وابستہ اور 'ملٹی الائنمنٹ' کی پالیسی کو برقرار رکھا، دنیا میں ہندوستان کا ایک مضبوط اثر و رسوخ اور احترام تھا۔ یہ توازن اس وقت پوری طرح بکھر گیا جب نریندر مودی اچانک امریکہ کی گود میں جا بیٹھے اور ہندوستان کی روایتی خارجہ پالیسی کو الٹا کرتے ہوئے اسرائیل کے ساتھ جا ملے۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جسے برکس کے دیگر تمام اراکین مکمل طور پر اچھوت سمجھتے ہیں۔ تمام اہم بین الاقوامی مسائل پر آج کا 'مودی مارکہ' ہندوستان دیگر برکس ممالک کی صف سے بالکل الگ تھلگ کھڑا نظر آتا ہے۔ اس کی سب سے خوفناک شکل فلسطین میں اسرائیل کے جنگی جرائم اور ایران پر اس کے اشتعال انگیز حملوں کے دوران دکھائی دی۔ کسی بھی بین الاقوامی پلیٹ فارم پر اسرائیل کی مذمت کرنے کے بجائے ہندوستان کھل کر اسرائیل کے خیمے میں کھڑا رہا (یہاں تک کہ اسے ہتھیاروں کی فراہمی بھی کی گئی) جس نے ہندوستان کو برکس کے اندر ایک بے جوڑ اور الگ تھلگ ملک بنا دیا۔

مئی میں ہندوستان کی صدارت میں ہوئی برکس وزرائے خارجہ کی میٹنگ کسی مشترکہ بیان کے بغیر ختم ہو گئی تھی، جسے ایک بڑی ناکامی سمجھا گیا۔ نئی دہلی کو شروع سے ہی یہ خوف ستا رہا تھا کہ کہیں مرکزی برکس سربراہی اجلاس کا انجام بھی ویسا ہی نہ ہو۔ ستمبر کے شروع میں کرغزستان میں منعقد شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) سربراہی اجلاس میں نریندر مودی کی موجودگی کو اسی مایوسی کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ ایس سی او در اصل مکمل طور پر چین کا پلیٹ فارم ہے، اور وہاں خود چل کر جانے کا مودی کا مقصد شاید چینی صدر شی جن پنگ کو دہلی برکس میں آنے کے لیے راضی کرنا تھا،

اگرچہ چین نے اس معاملے میں آخری لمحوں تک ہندوستان کو انتظار میں رکھا۔ جن پنگ 2019 کے بعد ہندوستان نہیں آئے ہیں اور انہوں نے 2023 میں دہلی میں ہوئے جی-20 اجلاس سے بھی دوری اختیار کی تھی۔ میزبان ہونے کے ناطے ہندوستان کی پہلی کوشش یہی ہوگی کہ تمام رکن ممالک کے سربراہان موجود رہیں۔ لیکن سعودی عرب کے محمد بن سلمان کے آنے پر اب بھی شبہ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اگست کے شروع میں ہی سعودی عرب نے پاکستان اور ترکی کے ساتھ 'مکہ پیکٹ' پر دستخط کیے ہیں، جو ناٹو کی طرز پر بنایا گیا ایک فوجی معاہدہ ہے اور جس کے مرکز میں ایران اور اسرائیل کے ساتھ ساتھ ہندوستان سے ممکنہ سیکورٹی خدشات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ ایس سی او اجلاس کے اختتام پر جاری 'بشکیک اعلامیہ' میں رکن ممالک نے 'جمہوریہ اسلامی ایران پر فوجی حملوں کی مذمت کرنے والے ایس سی او کے سابقہ موقف' کو پوری مضبوطی سے دہرایا۔ مودی ان 10 لیڈران میں شامل تھے جنہوں نے اس دستاویز پر دستخط کیے۔ جبکہ اس سے پہلے نہ خود مودی نے اور نہ ہی ہندوستانی وزارت خارجہ نے ایران کے خلاف فروری سے جاری امریکہ-اسرائیل کی کھلی منمانی اور حملوں پر مذمت کا ایک لفظ تک کہا تھا۔ یہی نہیں، مودی اس ایس سی او بیان کے بھی شراکت دار بنے جس میں اقوام متحدہ کے چارٹر، بین الاقوامی قوانین اور عالمی تجارتی تنظیم کے قواعد کے خلاف جانے والے 'یکطرفہ پابندی والے اقدامات' یعنی ایران کے خلاف امریکی پابندی مہم 'آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ' کی براہِ راست مخالفت کی گئی تھی۔

اجلاس کے موقع پر مودی نے ایران کے صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی۔ اسے ایران کی ناراضگی دور کرنے کی ایک مایوس کن کوشش سمجھا گیا۔ اس جنگ میں مودی حکومت نہ صرف کھل کر اسرائیل کے ساتھ کھڑی دکھائی دی، بلکہ اس نے امریکی دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے ایران کی چابہار بندرگاہ سے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے بھی قدم پیچھے کھینچ لیے، جہاں ہندوستان نے بھاری سرمایہ کاری کر رکھی تھی۔ ایران کے سرکاری بیان کے مطابق مودی نے پیزشکیان سے کہا کہ ''حالیہ مشکل دور میں بھی ہم نے ایران کے ساتھ اپنے تعاون اور بات چیت کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی۔'' یہ نام نہاد 'مشکل دور' کسی اور کا نہیں، بلکہ خود مودی کا ہی پیدا کیا ہوا تھا، جو 'مائی فرینڈ ڈونالڈ' کے فرمانوں کے آگے سرِ تسلیم خم کیے رہے اور نیتن یاہو کی داغدار حکومت سے اپنی 'گلبہیاں' کبھی چھپا نہیں سکے۔ ایران کی جانب سے بتایا گیا کہ مودی نے پیزشکیان سے گفتگو میں کہا کہ ''میں آپ کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کچھ لوگ جنگ میں ہی اپنا مفاد دیکھتے ہیں۔'' کیا اسے امریکہ اور اسرائیل کی نپی تلی تنقید سمجھا جا سکتا ہے؟ جواب میں پیزشکیان نے ''نئی دہلی کے تعاون اور حمایت پر شکریہ ادا کیا۔'' ہندوستان کی جانب سے کسی بھی طرح کے 'تعاون اور حمایت' کا یہ اشارہ تنازعہ کے آغاز سے اب تک اس کے اختیار کیے گئے موقف سے ایک بڑا یو-ٹرن تھا۔ مودی واقعی امریکہ-اسرائیل کے اثر و رسوخ کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں یا نہیں، اس کی جانچ کی اصل کسوٹی برکس اجلاس کے بعد ہندوستان کا حقیقی رویہ ہی ہوگا۔ تبھی معلوم ہوگا کہ مودی ایس سی او میں چین اور ایران کو صرف اس لیے ساتھ ملانے گئے تھے تاکہ دہلی کا برکس اجلاس کسی بڑے سفارتی جھٹکے سے بچ جائے۔ چین کے سرکاری اخبار 'گلوبل ٹائمز' نے لکھا ہے کہ ''جیسے ہی نئی دہلی برکس کے دور میں قدم رکھے گی، پوری دنیا کی نظر اس بات پر ہوگی کہ اس میٹنگ سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔''

روسی صدر کے دفتر کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے میڈیا سے کہا کہ ''ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ یہ سربراہی اجلاس کامیاب رہے گا۔'' یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ روس ایک بار پھر ہندوستان کی کشتی پار لگانے کی کوشش کرے گا، جیسا کہ اس نے 2023 کے دہلی جی-20 میں کیا تھا تاکہ یوکرین جنگ کا ہلکا پھلکا ذکر کر کے کسی طرح ایک متفقہ مشترکہ بیان پر مہر لگوائی جا سکے۔ جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا نے اجلاس میں آنے کی تصدیق کر دی ہے، جبکہ ان کا ملک غزہ میں اسرائیل کے جنگی جرائم اور نسل کشی کے خلاف دنیا میں سب سے زیادہ آواز بلند کرنے والوں میں رہا ہے۔ دہلی میں جنوبی افریقہ کے ہائی کمشنر انیل سوکلال نے دعویٰ کیا ہے کہ ''ہندوستان کئی محاذوں پر ایک کامیاب سربراہی اجلاس منعقد کرنے جا رہا ہے۔'' جہاں تک برازیل کا سوال ہے، وہ نیتن یاہو کے جنگی جرائم کے خلاف مضبوطی سے جنوبی افریقہ کے ساتھ کھڑا رہا ہے اور اس نے بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) میں اسرائیل کے خلاف جنوبی افریقہ کے نسل کشی کے مقدمے کی کھل کر حمایت کی ہے۔ برازیل اور جنوبی افریقہ دونوں ہی مودی حکومت کی اکثریت پسند پالیسیوں اور جمہوری اداروں کی قدر گھٹانے کو لے کر بے چین رہے ہیں، پھر بھی وہ مغربی ایشیا پر ایک عام اتفاق رائے قائم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ ہندوستانی خارجہ سروس کے حلقوں کا بھی یہی ماننا ہے کہ روس-یوکرین تنازعہ اور مغربی ایشیا کی بھیانک جنگ کو دیکھتے ہوئے یہ اجلاس ہندوستان کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ مودی اس جوئے پر داؤ لگا رہے ہیں کہ برکس اجلاس سے ٹرمپ ناراض نہ ہوں، جو ویسے بھی اس گروپ کے بکھر جانے پر سب سے زیادہ خوش ہوں گے۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کی موجودگی کے باعث برکس کا مشترکہ بیان ایس سی او جتنا تیکھا ایران نواز نہیں ہو سکتا، پھر بھی اس دستاویز میں مغربی ایشیا کے حالات کو نظر انداز کرنا ہندوستان کے لیے ممکن نہیں ہوگا۔ وزارت خارجہ نے اس اجلاس کے لیے 'بلڈنگ ریزیلینس اینڈ انوویشن فار کوآپریشن اینڈ سسٹین ایبلٹی' کا جو جملہ اچھالا ہے، وہ مختصر نام گھڑنے کی مودی حکومت کی پرانی بیماری کا ہی حصہ ہے، لیکن موجودہ حالات میں یہ ان مشکل مسائل سے توجہ ہٹانے کی محض کوشش لگ رہی ہے جو اس سربراہی اجلاس کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

مسلم شناخت مٹانے کی مہم اور بے بس مسلمان

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

بابری مسجد کے انہدام کے ساتھ ہی بھارت کے سیاسی اور سماجی حالات فرقہ پرستی کی لپیٹ میں آ گئے تھے، جس کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ایک زبردست سیاسی قوت بن کر ابھری اور اقتدار پر قابض ہونے کے بعد انتہائی خاموش کے ساتھ ایسے اقدامات کئے، جس سے ہندوؤں کی اکثریت کو لگنے لگا کہ ملک کو ہندو راشٹر میں تبدیل کرنے اور رام راجیہ قائم کرنے کا وقت آ پہنچا ہے، یہ اسکے لئے سب سے بہترین اور مناسب وقت ہے، کانگریس کے دس سالہ دور اقتدار میں فرقہ پرستی کے زہر کو پھیلنے سے روکنے کے بجائے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا رہا، بم دھماکوں اور فرضی انکاؤنٹر کے باعث ہندو برادری میں ایک خاموش پیغام گیا کہ ریموٹ کنٹرول سے چلنے والی منموہن سنگھ حکومت سے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے، اس صورتحال کا بی جے پی نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اس وقت کے چیف منسٹر گجرات نریندر مودی کو جو ایک سخت گیر ہندو قائد کے طور پر اپنی شناخت بنانے میں کامیاب ہو گئے، انھیں وزارت عظمی کے لئے مضبوط امیدوار کے طور پر پیش کیا گیا، میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے بیشتر گھرانوں نے بھی بی جے پی کو مرکز کا اقتدار دوبارہ واپس دلانے میں کلیدی کردار ادا کیا، مرکز میں مودی کے اقتدار سنبھالتے ہی ملک کے حالات تیزی سے بدلنا شروع ہو گئے اور این ڈی اے حکومت کے قیام کے بعد ریاستوں میں اقتدار دوسری پارٹیوں سے بی جے پی اتحاد کو منتقل ہونا شروع ہو گیا، ملک بھر میں فرقہ پرست عناصر کی جانب سے جبر و تشدد کے ایسے مظاہرے کئے گئے اور ایسے واقعات سامنے آتے رہے کہ ان کے باعث اس ملک کی دوسری بڑی اکثریت یعنی مسلمانوں میں احساس عدم سلامتی پیدا ہو گیا، مرکزی حکومت کے علاوہ بی جے پی ریاست والی حکومتوں کی جانب سے قانون سازی اور سرکاری اختیارات کا ایک مخصوص انداز میں استعمال کی وجہ سے مسلمانوں میں اضطراری کیفیت پیدا ہو گئی، طلاق ثلاثہ کے خلاف قانون سازی پر مختلف ملی تنظیموں بشمول آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے مختلف انداز سے اپنا احتجاج درج کروایا تھا، قانون سازی سے قبل مسلم تنظیموں نے ایسے تیور دکھائے تھے کہ گویا ایک نشست میں طلاق ثلاثہ کو غیر قانونی قرار دینے کو وہ کسی صورت قبول نہیں کریں گے اور اسکے لئے وہ ملک بھر میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دیں گے، طلاق مغلظہ پر امتناع کو شریعت میں مداخلت پر محمول کرنے والے، ہمارے اکابرین نے مجہول قانون کو خاموشی سے قبول کر لیا، اس کے بعد مسلمانوں کی بڑی ملی تنظیموں خاص کر جمعیت علماء ہند، جماعت اسلامی، جمعیت اہل حدیث اور صوفی سجادہ نشین کونسل وغیرہ کے رہنماؤں نے نہ جانے کن حکمتوں یا مجبوریوں کے تحت ارباب حکومت سے اپنے تعلقات استوار کر لئے جس کے نتیجے میں ملی مسائل پر ان کا نقطہ نظر اور لائحہ عمل دونوں ہی بدل گئے، کہا جاتا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کو درپیش سنگین مسائل میں ہماری ملی تنظیموں کے اکابر مومنانہ تدبر و فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے بجائے، اپنی اپنی تنظیموں کو مادی امور میں مشغول کر دیا کوئی تنظیم اجتماعات منعقد کرنے میں مشغول ہو تو کوئی ایوینٹس اور کارنیولس منعقد کرتے ہوئے ملت کی معیشت کو مستحکم کرنے کو شاں ہو گئی، کوئی شریعت کے تابع سرمایہ کاری اور انشورنس پالیسی کو وضع کرنے میں منہمک

ہو گئی، یہ تنظیمیں ارباب حکومت سے اپنے خوشگوار تعلقات کے باوجود انہیں مخالف مسلم اقدامات سے باز رکھنے کی کوششیں کرنے کے بجائے نہ جانے کیوں حکومت کے ایجنڈے کو روبہ عمل لانے کی راہ ہموار کرتی دکھائی دیتی رہیں، ہماری مسلم تنظیمیں اور ملی قیادت اب خود کو اتنی بے بس اور مجبور محسوس کرنے لگی ہیں کہ اپنے حقوق کے لیے احتجاج کرنے سے بھی خوف زدہ نظر آ رہی ہیں، اگرچہ کہ مسلم پرسنل لا بورڈ نے قانون وقف میں ترمیم اور یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے خلاف قانونی اور جمہوری طریقے اختیار کرتے ہوئے تحریک چلانے کا اشارہ دیا تھا، مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری ملی تنظیمیں اتنے اہم مسائل پر بھی سطحی کاروائیوں پر اکتفا کر رہی ہیں، کسی تنظیم نے بھی ان قوانین کا دستوری و قانونی پہلوؤں سے جائزہ لینے کی کوئی سنجیدہ کوششیں کی اور نہ ہی ان کے خلاف تحریک شروع کرنے کی جامع منصوبہ بندی کر رکھی ہے، ایسا لگتا ہے کہ ابتدائی طور پر بیان بازی اور ایک ادھ احتجاجی مظاہرہ کر کے یہ باور کر لیا جائے گا کہ وہ سب کچھ کیا جا چکا، جو موجودہ حالات میں کیا جا سکتا تھا، کاش کہ ہم معاشرتی زندگیوں میں پیش آنے والے مسائل کے تئیں مختلف مذاہب کے احکام کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ قائل کروا تے کہ شریعت اسلامی انسانی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتے ہوئے جس قدر عادلانہ حل پیش کرتی ہے، اتنا جامع انداز میں دوسرے مذاہب اسکا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں، اس لیے قانون کی تدوین سے قبل مختلف مذاہب کے احکام کا تقابلی مطالعہ کیا جائے اور جو سب سے بہتر شرح ہو، اس کو قبول کیا جائے، یہ بھی واشگاف کیا جاتا کہ بہت سی صورتوں میں دیگر مذاہب رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں یا پھر مجوزہ کوڈ کے بہت سے نکات ہندومت کے احکام سے بھی متصادم ہو سکتے ہیں، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔

اتر پردیش کے سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کو انتظامیہ نے راتوں رات بلڈوزر سے منہدم کر دیا، مسلم فریق کی اپیل مسترد ہونے کے فوری بعد ایچ ڈی ایم سٹی مجسٹریٹ اور بڑی تعداد میں پولس جوانوں کی موجودگی میں کلکٹریٹ احاطے میں موجود، مسجد کو ہٹانے کی کاروائی ضلعی عدالت کے حکم پر کی گئی، دراصل یہ پورا معاملہ اس وقت سرخیوں میں آیا تھا جب بجرنگ دل کے لیڈر وکاس تیاگی نے شکایت کی کہ انتہائی حساس اور خفیہ نوعیت کے کاموں والے مقام، دفتر ضلع مجسٹریٹ کے احاطے میں اس مسجد کی تعمیر غیر قانونی طور پر کی گئی ہے، انہوں نے الزام لگایا کہ اس احاطے کا استعمال صرف مذہبی سرگرمیوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تجارتی فائدے کے لیے بھی کیا جا رہا تھا، اس مسجد میں ایک ڈاک خانہ بھی تھا اور باہر کے لوگوں کو کرائے پر کمرے دیے جا رہے تھے اور ان کا کرایہ مسجد کمیٹی وصول کر رہی تھی، باہری لوگوں کی دن رات بلا روک ٹوک آمد و رفت سے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کی سکیورٹی اور رازداری کو بھی سنگین خطرہ لاحق ہو گیا تھا، شکایت پر انتظامیہ نے میونسپل مجسٹریٹ کی عدالت میں پی پی ایکٹ کے تحت مقدمہ دائر کیا تھا، میونسپل مجسٹریٹ کلدیپ سنگھ نے اپنے حکم میں مسجد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے بے دخلی اور تقریباً ساڑھے 6 کروڑ روپے کی بھاری بھرکم تلافی کی رقم عائد کرنے کے ساتھ، مسجد کو منہدم کرنے کا حکم جاری کیا تھا، اس کے بعد مسلم فریق نے ضلعی عدالت میں اس فیصلے کو چیلنج کیا تھا، ضلعی عدالت نے مانا کہ زیر بحث جائیداد پر عبادت گاہوں سے متعلق قانون 1991 کسی بھی صورت میں اس غیر قانونی جائیداد پر نافذ ہوتا ہے، اس کے بعد عدالت نے مسجد کو ہٹانے کا حکم دیا، اس فیصلے کے بعد جمعہ سے ہی مسجد کے آس پاس بڑی تعداد میں پولس فورس تعینات کر دی گئی تھی اور بالآخر بلڈوزر لا کر مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔

اس کاروائی نے ایک بار پھر یہ بنیادی سوال کھڑا کر دیا ہے کہ اگر آئین اور قانون سب کے لیے یکساں ہیں تو ان کے نفاذ میں دہرا معیار کیوں ہے؟ ایک عدالت میں مقدمہ مسترد ہونے کے بعد اس کو بالائی عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے، آج بلڈوزر، انتظامی سیاست، تعصب اور نفرت کا ذریعہ بنتا جا رہا ہے، یہ معاملہ صرف ایک مسجد کا نہیں ہے بلکہ آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، مذہبی آزادی، شہریوں کے مساوات اور ریاست کے غیر جانبدارنہ کردار جیسے بنیادی سوالات سے جڑا ہوا ہے، حالانکہ عبادت گاہوں سے متعلق قانون 1991 اب بھی نافذ ہے، اس کے علاوہ نئے وقف قانون میں بھی وقف بھائی یوزر سے متعلق دفعات موجود ہیں، مقامی افراد کے مطابق متعلقہ مسجد وقف بورڈ میں رجسٹریشن نمبر 451 کے تحت درج ہے، پرانے اراضی ریکارڈ میں یعقوب خان اور واحد خان کے نام بھی درج ہیں۔ ہزاروں سال پرانی مسجد سے لے کر سینکڑوں سال پرانی درگاہوں تک مسلمانوں کے مذہبی مقامات کے انہدام کی لہر نے ملک میں بی جے پی کی حکمرانی والی کئی ریاستوں میں شدید تشویش کو جنم دیا ہے، یہ انہدامی مہمات الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف قانون کی آڑ میں جاری منظم سازش کا حصہ ہیں، مئی سے لے کر اب تک 6 ریاستوں میں مسلمانوں کے کم از کم 23 مذہبی ڈھانچے بشمول مساجد، درگاہیں، عیدگاہیں اور مدارس کو منہدم کیا جا چکا ہے، وارانسی میں ہزار سال پرانی تاریخی مسجد گنج شہیداں کو اسی طرح مسمار کر دیا گیا، دہلی، مہاراشٹر، اتر پردیش، گجرات، راجستھان اور ہریانہ سمیت بی جے پی کی حکومت والی متعدد ریاستوں سے اس طرح کے کاروائیوں کی اطلاعات آتی رہتی ہیں، انہدام کے انداز سے یہ الزامات سامنے آئے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہبی مقامات کو چن چن کر نشانہ بنایا جا رہا ہے، انہدام کی بڑھتی ہوئی تعداد نے قانون کے تحت مساوی سلوک، مذہبی ورثے کے تحفظ اور حکام کو اس طرح کے تمام اقدامات میں شفافیت اور مناسب عمل کو یقینی بنانے کی ضرورت پر بحث چھیڑ دی ہے، چاہے اس میں کوئی بھی برادری ملوث ہو، پچھلے کئی برسوں میں ان معاملات میں ہندو تو تنظیموں اور کارکنوں کو بھی فعال دیکھا گیا ہے جو مذہبی جلوسوں کا استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کی عبادت گاہوں بشمول مساجد اور مسلم مزارات پر تسلط قائم کرتے ہیں، 2022 میں کئی ہندو تہواروں کی تقریبات کے دوران بشمول رام نومی اور ہنومان جینتی مسلح ہندو ہجوم، جن کی قیادت بعض اوقات بی جے پی کے ارکان کرتے تھے، مسلم محلوں میں داخل ہوئے اور مساجد پر زعفرانی جھنڈے لگاتے ہوئے فحش نعرے لگائے، ایم ایس گولوالکر نے جو ہندو قوم پرست نظریہ یا ہندوتوا کے بانیوں میں سے ایک ہیں، نے اپنے سب سے مشہور متن 'بنچ آف تھاٹس' میں دعویٰ کیا ہے کہ جہاں بھی کوئی مسجد یا مسلم محلہ (کالونی) ہے، مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا اپنا الگ علاقہ ہے، یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہندوستانی زمین کی خصوصی ملکیت کا عقیدہ بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے ساتھ نہیں ابھرا بلکہ ہمیشہ سے ہندو قوم پرست سوچ کا مرکزی اصول رہا ہے۔

غزل

پلٹ کے دشت سے آنے میں شرمساری تھی
ہمارے ہاتھ میں چابی نہیں تھی، آری تھی
خطوط، ڈائری، سوکھے ہوئے گلاب کے پھول
تمام جل گئے تھے اب ہماری باری تھی
خُدارا پوچھ نہ، آنکھوں تلے کی نیلاہٹ
کسی نے طنز و ملامت اٹھا کے ماری تھی
زھے نصیب تری جستجو کی جھیل میں ہم
اُتر کے دیکھ چکے، بےحساب کھاری تھی
ہم اس کو دیکھتے یا دیکھتے گھڑی کی طرف
برائے وصل فقط "ایک رات" ساری تھی
کسی نے چومنا چاہا تو ہونٹ جلنے لگے
جبینِ مُفلسا میں اتنی تابکاری تھی
کہیں پہ آنکھ ، کہیں نیند کو چھپایا گیا
کہ خواب گاہوں میں ایسی بےاعتباری تھی
بٹھا کے دیکھ لیا تم کو عین باغ کے بیچ
تمھارے لمس کی خوشبو گلوں پہ بھاری تھی
میں خامشی سے انہیں دیکھتا رہا فیضان
ہوائے شب کی چراغوں سے بحث جاری تھی

فیضان احمد فیضی

غزالانِ حرم: مشتاق دربھنگوی کی ایک قابل قدر ادبی کاوش

پروفیسر سید محمد اصغر کاظمی

اردو ادب کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ حقیقت پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ شاعرات نے شعر و ادب کے تقریباً ہر اہم میدان میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کیا ہے۔ غزل، نظم، افسانہ، ناول، سفر نامہ، تحقیق اور تنقید کے ساتھ ساتھ تقدیسی ادب میں بھی ان کی خدمات قابل توجہ ہیں۔ حمدیہ شاعری کے حوالے سے شاعرات کا تخلیقی سرمایہ اگرچہ مختلف کتابوں، رسائل اور ادبی ذرائع میں منتشر رہا ہے، تاہم اسے یکجا کر کے ایک مستقل کتابی صورت میں پیش کرنا ایک اہم ادبی ضرورت تھی۔ مشتاق دربھنگوی نے ''غزالانِ حرم'' کے ذریعے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے شاعرات کے حمدیہ کلام کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔ 2013ء میں شائع ہونے والی یہ کتاب 118 صفحات پر مشتمل ہے اور اپنے موضوع کے اعتبار سے اردو حمدیہ ادب میں ایک قابلِ ذکر اضافہ ہے۔ غزالانِ حرم کا بنیادی امتیاز اس کے موضوع میں پوشیدہ ہے۔ یہ شاعرات کے حمدیہ کلام کا انتخاب ہے، اس لیے کتاب پڑھتے ہوئے ایک طرف حمد کی روحانی اور تقدیسی فضا محسوس ہوتی ہے تو دوسری طرف مختلف شعری مزاج رکھنے والی آوازوں سے شناسائی ہوتی ہے۔ حمد ایک ایسی صنف ہے جس میں اظہارِ عقیدت کے ساتھ زبان و بیان کی پاکیزگی، فکر کی گہرائی، جذبے کی صداقت اور شعری سلیقے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ شاعر جب اپنے خالق و مالک کی حمد بیان کرتا ہے تو اس کے سامنے صرف ایک شعری موضوع نہیں ہوتا بلکہ ایک مقدس احساس کو الفاظ کا پیکر عطا کرنے کی ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔ مشتاق دربھنگوی کی اس کتاب کی اہمیت سمجھنے کے لیے ان کی مرتب کی حیثیت کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ مرتب کا کام محض مختلف تخلیقات کو یکجا کر دینا نہیں ہوتا۔ اسے مواد کی تلاش، انتخاب، ترتیب اور موضوعی مناسبت جیسے متعدد مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ بالخصوص شاعرات کے حمدیہ کلام کو ایک کتاب میں جمع کرنا اس لحاظ سے اہم کام ہے کہ اس کے ذریعے ایسے شعری سرمائے کو نمایاں کیا گیا جس پر عمومی ادبی گفتگو میں نسبتاً کم توجہ مرکوز رہی ہے۔ مشتاق دربھنگوی نے ایک مخصوص موضوع کو مرکز بنا کر مختلف شعری آوازوں کو ایک مشترک ادبی فضا میں جمع کیا ہے۔ اُن کی یہ کاوش اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ اردو حمدیہ ادب کا مطالعہ صرف معروف مرد شعرا کے کلام تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ شاعرات نے بھی حمد کے ذریعے اپنے روحانی تجربات، احساسِ بندگی، شکر گزاری، توکل، دعا اور معرفت کے جذبات کو شعری اظہار عطا کیا ہے۔ ان کے یہاں خدا کی کبریائی اور قدرت کے بیان کے ساتھ انسانی زندگی کے تجربات بھی اپنی مخصوص داخلی کیفیت کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاعرات کی حمدیہ شاعری کو الگ سے دیکھنا اردو ادب کے ایک اہم گوشے کو سمجھنے کے مترادف ہے۔ غزالانِ حرم کا عنوان بھی اپنی ساخت اور معنویت کے اعتبار سے قابلِ توجہ ہے۔ ''غزالان'' میں لطافت، حسن اور شعری نزاکت کا احساس پیدا ہوتا ہے، جبکہ ''حرم'' کا لفظ تقدس اور روحانی عظمت کی فضا قائم کرتا ہے۔ دونوں الفاظ مل کر ایسی شعری کیفیت پیدا کرتے ہیں جو کتاب کے موضوع سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ عنوان میں نہ صرف کتاب کے مزاج کی جھلک ملتی ہے بلکہ شاعرات کے حمدیہ کلام کو ایک جمالیاتی پیرائے میں متعارف کرانے کا سلیقہ بھی دکھائی دیتا ہے۔ حمدیہ شاعری کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ اس میں کائنات کے مظاہر سے خالق کائنات کی عظمت تک پہنچنے کا فکری سفر دکھائی دیتا ہے۔ آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، موسم، پھول، روشنی اور زندگی کے مختلف مظاہر شاعر کے لیے قدرت کی نشانیوں کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ شاعرات بھی اپنے اپنے انداز میں ان مظاہر کو محسوس کر کے ان کے پس پردہ کارفرما قدرتِ مطلقہ کا ادراک کرتی ہیں۔ یوں حمد محض صفاتِ الٰہی کے بیان تک محدود نہیں رہتی بلکہ کائنات کے مشاہدے اور انسانی وجود کے احساس کو بھی اپنے دائرۂ اظہار میں شامل کر لیتی ہے۔ شاعرات کے حمدیہ کلام کا ایک اور وصف داخلی وابستگی ہے۔ ان کے یہاں حمد صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہیں بلکہ دل کی ایک ایسی کیفیت بن کر سامنے آتی ہے جس میں بندہ اپنے رب کے سامنے اپنی کم مائیگی کا اعتراف کرتا ہے۔ کہیں شکر کا جذبہ ہے، کہیں رحمت کی طلب، کہیں اپنی بےبسی کا اظہار اور کہیں توکل کی کیفیت۔ اس طرح حمدیہ شاعری انسانی جذبات کو ایک روحانی سمت عطا کرتی ہے۔ مشتاق دربھنگوی کی ادبی خدمت کا نمایاں پہلو یہی ہے کہ انہوں نے اس متنوع شعری اظہار کو ایک کتابی وحدت عطا کی۔ مختلف شعری آوازوں کو ایک ہی موضوع کے تحت جمع کرنا قاری کو تقابلی مطالعے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ایک شاعرہ کا لہجہ دوسری سے مختلف ہو سکتا ہے، کسی کے ہاں سادگی غالب ہو سکتی ہے اور کسی کے یہاں استعاراتی اظہار زیادہ نمایاں، لیکن ان سب کو حمد کے رشتے میں یکجا ک

برکس میں سرحد پار ادائیگیوں اور مقامی کرنسیوں کے استعمال پر پیش رفت

یہ اقدامات جغرافیائی سیاسی کشیدگی تجارتی تقسیم تحفظ پسندی اور پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورتحال کے درمیان اقتصادی استحکام کو مضبوط بنانے کی کوششوں کا حصہ ہیں

نئی دہلی: برکس ممالک سرحد پار ادائیگیوں میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ مقامی کرنسیوں میں لین دین اور سرمایہ کاری کے امکانات تلاش کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستان کی 2026 کی صدارت میں برکس کے مالیاتی شعبے نے رکن ممالک کے درمیان عملی مالیاتی تعاون اور بہتر انضمام کی بنیاد مضبوط کرنے کی کوششیں تیز کردی ہیں۔ برکس کے وزرائے خزانہ اور مرکزی بینکوں کے گورنروں کے مشترکہ بیان کے مطابق رکن ممالک سرحد پار ادائیگیوں کے باہمی ربط کو بہتر بنانے اور مقامی کرنسیوں میں تجارتی لین دین اور سرمایہ کاری کے امکانات تلاش کرنے کے لیے کام جاری رکھیں گے۔ یہ اقدامات جغرافیائی سیاسی کشیدگی تجارتی تقسیم تحفظ پسندی اور پالیسی سے متعلق غیر یقینی صورتحال کے درمیان اقتصادی استحکام کو مضبوط بنانے کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ وزرائے خزانہ اور مرکزی بینکوں کے گورنروں کا اجلاس 12 اور 13 اگست کو جے پور میں جبکہ دوسرا اجلاس 10 ستمبر کو ممبئی میں ہوا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ برکس کی توسیع سے تنظیم میں تنوع اور نمائندگی میں اضافہ ہوا ہے۔ ارکان نے ''مضبوطی جدت تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر'' کے موضوع کے تحت اقتصادی اور مالیاتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ برکس ممالک سرحد پار ادائیگیوں کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے عملی حل تلاش کرتے رہیں گے۔ اس میں ادائیگی اور پیغام رسانی کے نظام کے باہمی ربط کے ساتھ مقامی کرنسیوں میں تجارت اور سرمایہ کاری کے تصفیے کے امکانات بھی شامل ہیں۔ برکس ادائیگیوں سے متعلق ٹاسک فورس کو جاری کام کی بنیاد پر مزید بات چیت جاری رکھنے کی ترغیب دی گئی تاکہ رکن ممالک کے درمیان سرحد پار ادائیگیوں کو تیز کم لاگت زیادہ قابل رسائی مؤثر شفاف اور محفوظ بنایا جاسکے۔ برکس نے نیو ڈیولپمنٹ بینک کے بڑھتے ہوئے کردار کو بھی نمایاں کیا اور اسے وسائل متحرک کرنے مقامی کرنسیوں میں مالی معاونت بڑھانے مالی وسائل کے ذرائع میں تنوع پیدا کرنے اور ایسے اہم منصوبوں کی حمایت کرنے کی ترغیب دی جو جامع اور پائیدار ترقی میں معاون ہوں۔ اس کے علاوہ برکس نے کثیر ملکی ضمانتی اقدام میں ہونے والی پیش رفت کا خیر مقدم کیا۔ ارکان کے مطابق اس اقدام میں نجی سرمایہ کو متحرک کرنے ترقیاتی منصوبوں کی قرض حاصل کرنے کی صلاحیت بہتر بنانے اور برکس ممالک سمیت عالمی جنوب میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی اخراجات کم کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہندوستان کی صدارت کے دوران کسٹمز کے شعبے میں بھی تعاون کو آگے بڑھایا گیا۔ اس سلسلے میں پہلی برکس مشترکہ کسٹمز نفاذ کارروائی اور کسٹمز کے شعبے میں باہمی انتظامی معاونت کے معاہدے کی جانب پیش رفت کو اہم قرار دیا گیا۔ ارکان نے کہا کہ معلومات کے بہتر تبادلے اور باہمی تعاون سے تجارت کو آسان بنانے اور قوانین کے نفاذ کو مزید مؤثر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ برکس (BRICS) تنظیم میں سرحد پار ادائیگیوں کو تیز تر بنانے اور امریکی ڈالر پر انحصار کم کرنے کے لیے مقامی کرنسیوں کے استعمال پر اہم پیش رفت ہو رہی ہے۔ نئی دہلی میں منعقد ہونے والے برکس سربراہی اجلاس 2026 کے دوران سرحد پار تجارت، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور متبادل مالیاتی نظام کی تشکیل پر خصوصی زور دیا جارہا ہے۔ برکس کے مالی نظام میں اس کی اہمیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ مثال کے طور پر، روس اور چین کے درمیان ہونے والی دوطرفہ تجارت کا تقریباً 99 فیصد اب ڈالر کے بجائے مقامی کرنسیوں میں ہو رہا ہے۔

ہندوستان میں ایچ پی وی ٹیکہ کی ۸۰ ؍لاکھ خوراکیں دی گئیں

سروائیکل کینسر سے بچاؤ کی جانب اہم سنگ میل

نئی دہلی: ہندوستان نے سروائیکل کینسر سے بچاؤ کی کوششوں میں ایک اہم سنگ میل عبور کرلیا ہے۔ فروری 2026 میں آغاز کے بعد سے قومی ایچ پی وی ٹیکہ کاری مہم کے تحت ہیومن پیپیلوما وائرس (ایچ پی وی) ویکسین کی 80 لاکھ (8 ملین) سے زائد خوراکیں دی جا چکی ہیں۔ یہ سنگِ میل سرکاری صحت عامہ کے نظام کے ذریعے ایچ پی وی ٹیکہ کاری کی بڑھتی ہوئی رسائی کو ظاہر کرتا ہے اور نوعمر لڑکیوں کیلئے احتیاطی صحت کی سہولیات کو مضبوط بنانے کے ہندوستان کے عزم کو مزید تقویت دیتا ہے۔ قومی ایچ پی وی ٹیکہ کاری مہم کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی نے فروری 2026 میں کیا تھا۔ اس مہم کے تحت 14 سالہ لڑکیوں کو والدین کی رضامندی سے سرکاری طبی مراکز میں رضاکارانہ طور پر مفت اور ایک خوراک پر مشتمل ایچ پی وی ٹیکہ کاری فراہم کی جارہی ہے۔ رجسٹرار جنرل آف انڈیا (آر جی آئی) کے 2021 کے تخمینے کے مطابق، تقریباً 1.2 کروڑ لڑکیاں ہر سال 14 سال کی عمر کے گروپ میں شامل ہوتی ہیں، جنہیں اس اقدام سے ہر سال مستفید ہونے کی توقع ہے۔ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے ایچ پی وی ٹیکہ کاری کی کوریج میں توسیع کے لیے نمایاں پیش رفت کی ہے، جبکہ کئی ریاستوں نے اپنے متعین ہدف کے مکمل گروپ کو ویکسین فراہم کر دی ہے۔ گجرات، اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور میزورم نے اپنے متعلقہ متعین ہدف کی 100 فیصد کوریج حاصل کرلی ہے۔ بہار، آندھرا پردیش اور آسام نے 90 فیصد سے زائد کوریج حاصل کی ہے، جبکہ کرناٹک میں 85 فیصد سے زیادہ کوریج ریکارڈ کی گئی ہے۔ چھتیس گڑھ، سکم، کیرالہ، تلنگانہ اور اوڈیشہ نے 60 فیصد سے زائد کوریج حاصل کرلی ہے۔ ریاستوں میں اتر پردیش میں سب سے زیادہ ویکسینیشن ریکارڈ کی گئی ہے، جہاں مہم کے تحت 22 لاکھ سے زائد نوعمر لڑکیوں کو ویکسین دی جا چکی ہے۔ اس پیش رفت سے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی جانب سے مربوط عمل درآمد، مسلسل عوامی بیداری اور ضلعی سطح کی صحت ٹیموں کی فعال شمولیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ ریاستوں نے سرکاری صحت عامہ کے نظام کے ذریعے اہل نوعمر لڑکیوں تک پہنچنے کیلئے مقامی حالات کے مطابق مختلف طریقۂ کار اپنائے ہیں، جن میں دیہی، شہری، دور دراز اور جغرافیائی اعتبار سے دشوار علاقوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ مدھیہ پردیش اور گجرات نے اپنے متعین ہدف کے 100 فیصد گروپ کو ویکسین فراہم کرنے کا ہدف حاصل کرلیا ہے، جس میں مسلسل عوامی بیداری، مربوط عمل درآمد اور زمینی سطح پر مرکوز کوششوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ آسام اور شمال مشرقی ریاستوں میں بھی پیش رفت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ جغرافیائی اعتبار سے متنوع علاقوں میں رسائی بڑھانے کیلئے مربوط کمیونٹی ہیلتھ نیٹ ورکس اور زمینی سطح پر مشترکہ اقدامات مؤثر ثابت ہو رہے ہیں۔

اہم معدنیات برکس سربراہی اجلاس کا کلیدی ایجنڈا

دنیا بھر کے ممالک اس سلسلے میں نمایاں کوششیں کررہے ہیں۔ مختلف ممالک کے ساتھ بات چیت جاری ہے

نئی دہلی: کوئلہ اور کان کنی کے مرکزی وزیر جی کشن ریڈی نے جمعہ کو کہا کہ روسی حکام کے ساتھ دوطرفہ بات چیت اور دیگر رکن ممالک کے نمائندوں کے ساتھ طے شدہ ملاقاتوں کے تناظر میں، اہم معدنیات آئندہ برکس سربراہی اجلاس میں ہونے والی بات چیت کا ایک اہم ایجنڈا ہیں۔ وسائل کے تحفظ کے حصول کے لیے ہندوستان کی جامع حکمت عملی کا خاکہ پیش کرتے ہوئے، ریڈی نے زور دیا کہ اہم معدنیات جدید صنعتی ترقی، ٹیکنالوجی اور معاشی خود انحصاری کی بنیاد بن چکی ہیں۔ نئی دہلی میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے ہندوستان کی گھریلو پیداوار کو بڑھانے کی کوششوں، شہری کان کنی کے اقدامات اور بیرونِ ملک اثاثوں کے حصول کی تفصیلات بیان کیں۔ ریڈی نے کہا، اہم معدنیات نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک اہم شعبہ ہیں۔ دنیا بھر کے ممالک اس سلسلے میں نمایاں کوششیں کررہے ہیں۔ مختلف ممالک کے ساتھ بات چیت جاری ہے، اور گزشتہ ایک سال کے دوران، وزیر اعظم کی قیادت میں، ہم نے اہم معدنیات کے حوالے سے کئی ممالک کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔ اہم معدنیات آئندہ برکس سربراہی اجلاس کا بھی ایک کلیدی ایجنڈا ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، کل ہم نے روسی وزیر کے ساتھ ایک خصوصی اجلاس کیا۔ میرا ارادہ دیگر ممالک کے نمائندوں سے بھی ملاقات کرنے کا ہے، کیونکہ آج اہم معدنیات کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ سیل فونز اور خلائی ٹیکنالوجی سے لے کر پنکھوں، ریفریجریٹرز اور کیمروں تک، ہر جگہ اہم معدنیات کی مانگ ہے۔" درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے مرکزی حکومت کے عزم پر زور دیتے ہوئے، مرکزی وزیر نے اہم گھریلو پالیسی اقدامات اور سرمایہ کاری کے مراعات کا خاکہ پیش کیا۔ حکومت نے گھریلو سطح پر تلاش اور پروسیسنگ کی صلاحیتوں کو تیز کرنے کے لیے 36,000 کروڑ روپے کی مراعاتی اسکیم کے ساتھ ایک اہم مشن کا آغاز کیا ہے۔ اس کے ساتھ مختلف رکن ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے اور تنظیم کے موجودہ طریقہ کار کو مزید مؤثر بنانے پر بھی توجہ دی جارہی ہے۔ کاروباری رہنماؤں وزرا اور سربراہان مملکت کی شرکت کے باعث برکس بزنس فورم ہندوستان کی برکس صدارت کا ایک اہم جزو بن گیا ہے۔ فورم میں تجارت سرمایہ کاری مالیات ٹیکنالوجی اور ترقی سمیت ان شعبوں پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے جو برکس ممالک کے مستقبل کے معاشی تعاون کی سمت طے کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

بھارت برکس کے ذریعے اپنی ٹیکنالوجی کو عالمی سطح پر لے جاسکتا ہے

صنعتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوستان برکس پلیٹ فارم کو اپنی ٹیکنالوجی اور جدید اختراعات کو عالمی سطح پر پہنچانے کے لیے مؤثر انداز میں استعمال کرسکتا ہے

نئی دہلی: صنعتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوستان برکس پلیٹ فارم کو اپنی ٹیکنالوجی اور جدید اختراعات کو عالمی سطح پر پہنچانے کے لیے مؤثر انداز میں استعمال کرسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس سے نہ صرف ہندوستان کو نئی عالمی منڈیوں تک رسائی ملے گی بلکہ برکس کے دیگر رکن ممالک بھی ہندوستانی ٹیکنالوجی، ایگری ٹیک اور دیگر جدید شعبوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ صنعتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوستان برکس پلیٹ فارم کو اپنی ٹیکنالوجی اور جدید اختراعات کو عالمی سطح پر پہنچانے کے لیے مؤثر انداز میں استعمال کرسکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس سے نہ صرف ہندوستان کو نئی عالمی منڈیوں تک رسائی ملے گی بلکہ برکس کے دیگر رکن ممالک ہندوستانی ٹیکنالوجی، ایگری ٹیک اور دیگر جدید شعبوں سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر ایک انٹرویو میں جنوبی افریقہ کی کمپنی ایمپیلو اینڈے فور ٹیفائیڈ فوڈز کے سی ای او مافونڈو ٹھانگو نے کہا کہ ہندوستان جنوبی افریقہ کے مقابلے میں ٹیکنالوجی کے میدان میں کافی آگے ہے۔ ان کے مطابق ہندوستان میں تیار کی جانے والی ٹیکنالوجی اور ایگری ٹیک انوویشن کو جنوبی افریقہ کو بنیاد بنا کر پورے افریقہ میں زیادہ مؤثر انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مافونڈو ٹھانگو نے کہا کہ اس طرح بھارت کو اپنی ٹیکنالوجی کو صرف برکس ممالک تک محدود رکھنے کے بجائے وسیع افریقی مارکیٹ تک پہنچانے کا موقع ملے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان کی تکنیکی صلاحیتوں اور افریقہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے درمیان تعاون دونوں خطوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔ دوسری جانب ہندوستان میں روسی سفارت خانے کے پریس سیکریٹری پیتھر سیزوف نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے اور تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی سمت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان اور روس کئی منصوبوں پر مل کر کام کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے برکس سربراہی اجلاس میں روس کے وزیر اعظم نریندر مودی کی شرکت کے امکانات بہت روشن ہیں۔ پیتھر سیزوف کے مطابق برکس پلیٹ فارم دونوں ممالک کے درمیان کاروباری اور اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کا ایک اہم ذریعہ بن رہا ہے۔ روسی کمپنیوں کی بڑی تعداد میں شرکت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ماسکو ہندوستان کے ساتھ تجارتی اور صنعتی تعلقات کو مزید وسعت دینے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ ہندوستان کی برکس صدارت کو بڑا موقع قرار دیتے ہوئے اسوی ایشن آف ہائی اسپیڈ ٹیلی پروفیشنلز ویلفیئر کے نائب صدر انوپم ووہرا نے کہا کہ اس وقت ہندوستان میں سیاحت کے شعبے میں تیزی سے ترقی ہو رہی ہے اور ملک کی معیشت بھی مضبوط رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ان کے مطابق بیرونِ ملک سے بڑی تعداد میں سیاح ہندوستان کا رخ کر رہے ہیں، جس سے سیاحت اور ہائی اسپیڈ ٹیلی انڈسٹری کے لیے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس میں شامل مختلف ممالک کی اپنی الگ ترجیحات اور معاشی حالات ہیں، اس لیے تمام ممالک کے لیے ایک جیسے اصول نافذ نہیں کیے جاسکتے۔ ان کے مطابق چین بڑے پیمانے پر سیاحت کے شعبے میں سرگرم ہے۔

شی جن پنگ کے دورۂ بھارت سے قبل جلاوطن تبتی برادری کا علامتی احتجاج

'نسلی اتحاد قانون' واپس لینے کا مطالبہ

نئی دہلی: چین کے صدر شی جن پنگ کے دورۂ بھارت سے قبل جلاوطن تبتی برادری نے ایک علامتی احتجاج کرتے ہوئے بیجنگ سے متنازع "نسلی اتحاد قانون" واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ مظاہرین نے خدشہ ظاہر کیا کہ یہ قانون تبت کی منفرد ثقافتی، مذہبی اور لسانی شناخت پر مزید دباؤ بڑھا سکتا ہے۔ تبتی مظاہرین نے چین کی تبت سے متعلق پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے کہا کہ نام نہاد نسلی اتحاد کے نام پر تبتی زبان، ثقافت، مذہبی روایات اور شناخت کو کمزور نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ تبت کے عوام کو اپنی تہذیبی اور مذہبی روایات کے تحفظ کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ احتجاج ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب شی جن پنگ کے بھارت کے دورے کی تیاریاں جاری ہیں۔ مظاہرین نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ چین کے ساتھ بات چیت میں تبت میں انسانی حقوق، مذہبی آزادی اور ثقافتی شناخت کے تحفظ کا معاملہ بھی اٹھائے۔ جلاوطن تبتی برادری نے کہا کہ نئے قانون کے تحت مختلف نسلی گروہوں کو ایک مشترکہ چینی قومی شناخت میں ضم کرنے کی کوشش سے اقلیتی ثقافتوں اور زبانوں پر دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ بیجنگ ایسی پالیسیوں پر نظرثانی کرے اور تبتی عوام کے بنیادی حقوق اور ان کی منفرد شناخت کا احترام کرے۔ چین طویل عرصے سے تبت سے متعلق اپنی پالیسیوں کا دفاع کرتا آیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس کے اقدامات قومی اتحاد، سماجی استحکام اور ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ تاہم جلاوطن تبتی تنظیمیں ان پالیسیوں کو تبت کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کے لیے خطرہ قرار دیتی رہی ہیں۔

اپرا جیتا کے ہندی ورژن کے اجراء کے موقع پر خطاب

ہندوستان اب خواتین کی ترقی سے آگے بڑھ کر خواتین کی زیر قیادت ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے

ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی نے کہا کہ خواتین ہندوستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا، جب ہندوستانی خواتین ترقی کرے گی تو ہندوستان ترقی کرے گا۔ اور جب ہندوستانی خواتین رکنے سے انکار کریں گے تو بھارت بھی ان سٹوپیبل (unstoppable) ہوجائے گا۔ انہوں نے کارپوریٹ دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ کام کرنے والی خواتین اور ماؤں کی بہتر مدد کے لیے مضبوط نظام کی تشکیل کے لیے اجتماعی کارروائی شروع کریں۔ انہوں نے یہ بیان اروندھتی بھٹاچاریہ کی سوانح عمری کے ہندی ورژن 'اپرا جیتا' کے اجراء کے موقع پر دیا۔ انہوں نے مشکل حالات میں بھی اروندھتی کی قیادت اور آگے بڑھنے کے عزم کی تعریف کی۔ امبانی نے کہا کہ اروندھتی نے 2013 میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی پہلی خاتون چیئرپرسن بن کر تاریخ رقم کی اور ان کے بعد آنے والی خواتین کے لیے بھی راہ ہموار کی۔ مکیش امبانی نے خاندانی اقدار کے بارے میں اروندھتی کی کتاب سے اسباق کا حوالہ دیا، ناکامی کی ذمہ داری لینا، مسلسل سیکھنا، اور لوگوں کو مشغول کر کے قیادت کرنا۔ انہوں نے کہا کہ ناکامی کے بعد دوسروں پر الزام لگانے کے بجائے یہ دیکھنا چاہیے کہ غلطی کہاں ہوئی اور کیا بدلا جاسکتا ہے۔ ان کے مطابق، اچھی قیادت کا مطلب صرف پیروکار پیدا کرنا نہیں، بلکہ نئے لیڈروں کو تیار کرنا ہے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ انہوں نے اپنی ماں کوکیلا بین، بیوی نیتا امبانی اور بیٹی ایشا امبانی میں خواتین کی طاقت دیکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتا اور ایشا دونوں کام کرنے والی مائیں ہیں اور ان کی قیادت خواتین کی نئی نسل کے لیے ایک تحریک ہے۔ امبانی نے کہا کہ ہندوستان میں نوجوان خواتین کا اعتماد انہیں ملک کے مستقبل کے بارے میں انتہائی پرامید بناتا ہے۔ امبانی نے کہا کہ اروندھتی جیسی خواتین کی کامیابیاں متاثر کن ہیں، لیکن کارپوریٹ دنیا کو خواتین کے لیے ابھی بہت طویل سفر طے کرنا ہے۔ انہوں نے کاروباری رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ کام کرنے والی خواتین اور ماؤں کے لیے بہتر تعاون پیدا کریں۔ انہوں نے اروندھتی اور دیگر تجربہ کار خواتین پر زور دیا کہ وہ اس اقدام کی قیادت کریں اور کہا کہ ریلائنس فاؤنڈیشن اس کی مکمل حمایت کرے گی۔ آخر میں، مکیشا مبانی نے کہا، مشکلات آئیں گی، لیکن ہم نہیں رکیں گے۔ ناکامیاں آئیں گی، لیکن ہم نہیں جھکیں گے۔ ہم اٹھیں گے، ہم سیکھیں گے، اور ہم غالب آئیں گے۔

بحریہ کے سربراہ کا آسٹریلیا کا دورہ مکمل

اسٹریٹجک دفاعی شراکت داری میں اضافے پر تبادلہ خیال

نئی دہلی: بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن آسٹریلیا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد اب نیوزی لینڈ کے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔ انہوں نے آسٹریلیا کی سینئر دفاعی اور بحری قیادت کے ساتھ بات چیت کی، جن میں آسٹریلیا کی چیف آف ڈیفنس فورس (سی ڈی ایف) ایڈمرل مارک ہیمنڈ اور رائل آسٹریلیائی نیوی کے چیف ایڈمرل میتھیو بکلے شامل ہیں۔ بات چیت ہندوستان-آسٹریلیا دفاعی شراکت داری کی بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک گہرائی پر مرکوز تھی۔ چیف آف دی نیول اسٹاف کے 9 سے 11 ستمبر تک آسٹریلیا کے دورے کا مقصد ہندوستانی بحریہ اور رائل آسٹریلیائی بحریہ کے درمیان دوطرفہ سمندری تعاون کو مزید مستحکم کرنا اور ہندوستان-آسٹریلیا کی بڑھتی ہوئی دفاعی اور سمندری شراکت داری کو آگے بڑھانا تھا۔ دورے کے دوران چیف آف دی نیول اسٹاف کے ساتھ دوطرفہ سمندری تعاون میں پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ کینبرا میں، بحریہ کا رسل آفس میں گرمجوشی سے روایتی استقبال کیا گیا، جس میں آسٹریلیا کے مقامی ورثے کی نمائش کرنے والی تسمانیا کوئوشی کی تقریب بھی منعقد کی گئی، اس کے بعد رسمی گارڈ آف آنر دیا گیا۔ رائل آسٹریلوی بحریہ کے سربراہ میتھیو بکلے کے ساتھ بات چیت کے دوران، دونوں سربراہوں نے 2027 میں مشقوں کے ایک سلسلے کے ذریعے باہمی تعاون اور آپریشنل مشغولیت کو مزید بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ بحریہ کے سربراہ ایڈمرل سوامی ناتھن نے ایڈمرل مارک ہیمنڈ، سی ڈی ایف، آسٹریلیا سے بھی ملاقات کی۔ بات چیت میری ٹائم سیکیورٹی کو آپریشن روڈ میپ کو نافذ کرنے، سمندری ڈومین میں باہمی تعاون اور تعاون کو مستحکم کرنے کے مواقع کی نشاندہی کرنے پر مرکوز تھی۔ دورے سے پہلے چیف آف دی نیول اسٹاف نے سڈنی میں آسٹریلوی جہاز کٹابول پر سوار فلیٹ کی کمانڈر ریئر ایڈمرل انیتا ولیمز سے بھی بات چیت کی۔ اس میں رائل آسٹریلوی بحریہ کی بدلتی ہوئی بیڑے کی صلاحیتوں اور مستقبل کے جہازوں کی شمولیت کے ساتھ ساتھ دونوں بحری افواج کے درمیان باہمی تعاون اور آپریشنل تعاملات کو بڑھانے کے مواقع پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ چیف آف دی نیول اسٹاف کو کنابل کا دورہ بھی کرایا گیا، جس میں اس کے بیڑے کے بنیادی ڈھانچے اور آپریشنل صلاحیتوں کی وضاحت کی گئی۔

برکس بزنس فورم ۲۰۲۶ء: عالمی رہنماؤں اور کاروباری شخصیات کا گروپ فوٹو

یہ ہر سال برکس سربراہ اجلاس کی میزبانی کرنے والے ملک میں سربراہ اجلاس سے ایک روز قبل منعقد کیا جاتا ہے

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے برکس بزنس فورم 2026 کے موقع پر نئی دہلی میں برکس ممالک کے رہنماؤں برکس بزنس کونسل کے چیئرمینوں اور برکس ویمنز بزنس الائنس کی نمائندہ شخصیات کے ساتھ گروپ فوٹو میں شرکت کی۔ گروپ فوٹو میں وزیر اعظم مودی کے ساتھ ایران کے صدر مسعود پزشکیان وزیر خارجہ ایس جے شنکر برازیل کے وزیر خارجہ مورو ویرا روس کے صدر ولادیمیر پوتن وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل اور جنوبی افریقہ کے صدر سیرل راما فوسا سمیت دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ برکس بزنس فورم برکس تنظیم کا نجی شعبے سے متعلق اہم ترین پلیٹ فارم ہے۔ یہ ہر سال برکس سربراہ اجلاس کی میزبانی کرنے والے ملک میں سربراہ اجلاس سے ایک روز قبل منعقد کیا جاتا ہے۔ فورم میں کاروباری رہنما وزرا اور سربراہان مملکت شرکت کرتے ہیں اور تجارت سرمایہ کاری مالیات ٹیکنالوجی اور ترقی سے متعلق ان چیلنجوں پر تبادلہ خیال کرتے ہیں جو برکس کے معاشی ایجنڈے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ فورم برکس بزنس کونسل کی جانب سے پیش کی جانے والی اہم تجاویز اور خیالات پر غور کے لیے بھی ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ اس کا برکس کے معاشی ایجنڈے کی تشکیل میں نمایاں کردار ہے اور فورم کی سفارشات اور بزنس کونسل کی تجاویز اکثر برکس سربراہ اجلاس کے اعلانات اور بعد کے عملی منصوبوں میں شامل کی جاتی ہیں۔ فورم میں برکس ممالک کے درمیان تجارت سرمایہ کاری ڈیجیٹل معیشت چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتیں معیارات کے شعبے میں تعاون اور مختلف ممالک کے درمیان پیداوار و رسد کے سلسلوں کو مربوط کرنے جیسے موضوعات اہم توجہ کا مرکز رہتے ہیں۔ برکس بزنس فورم ایسے وقت میں منعقد ہو رہا ہے جب ہندوستان اپنی 2026 کی صدارت میں 18 ویں برکس سربراہ اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے۔ ہندوستان کی صدارت کا موضوع ''مضبوطی جدت تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر'' ہے جبکہ ترقی پائیداری اور جدت کو اہم ترجیحات میں شامل کیا گیا ہے۔ برکس بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے درمیان تعاون اور رابطے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم بن چکا ہے اور کثیر ملکی اداروں میں عالمی جنوب کے مفادات کو آگے بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ایجنڈے میں ترقی مالیات ٹیکنالوجی تجارت اور عوامی سطح پر باہمی روابط سمیت مختلف شعبے شامل ہیں۔ برکس میں اس وقت برازیل چین مصر ایتھوپیا ہندوستان انڈونیشیا ایران روس سعودی عرب جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات سمیت 11 ممالک شامل ہیں۔ ہندوستان کی 2026 کی صدارت سے متعلق معلومات کے مطابق یہ ممالک مجموعی طور پر دنیا کی تقریباً 5,49 فیصد آبادی 40 فیصد عالمی مجموعی قومی پیداوار اور عالمی تجارت کا 26 فیصد حصہ رکھتے ہیں۔ ہندوستان کو برکس کی صدارت ایسے وقت میں ملی ہے جب دنیا کو عالمی اقتصادی تقسیم تکنیکی تبدیلی جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال موسمیاتی تبدیلی اور وسائل سے متعلق بڑھتے ہوئے دباؤ جیسے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ہندوستان کی ترجیح برکس کی وسیع تر نمائندگی کو بامعنی تعاون اور ٹھوس نتائج میں تبدیل کرنا ہے۔ اس کے ساتھ مختلف رکن ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے اور تنظیم کے موجودہ طریقہ کار کو مزید مؤثر بنانے پر بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ کاروباری رہنماؤں وزرا اور سربراہان مملکت کی شرکت کے باعث برکس بزنس فورم ہندوستان کی برکس صدارت کا ایک اہم جزو بن گیا ہے۔ فورم میں تجارت سرمایہ کاری مالیات ٹیکنالوجی اور ترقی سمیت ان شعبوں پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے جو برکس ممالک کے مستقبل کے معاشی تعاون کی سمت طے کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

بھارت AI ایجنٹس کے لیے رجسٹری بنانے کی تیاری میں

نئی دہلی: بھارت کا نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) مصنوعی ذہانت پر مبنی ایجنٹس کی شناخت، تصدیق اور نگرانی کے لیے ایک خصوصی AI رجسٹری تیار کر رہا ہے۔ یہ اقدام UPI پر ایسی نئی ادائیگیوں کی تیاری کا حصہ ہے جن میں AI ایجنٹ صارف کی جانب سے خودکار طور پر لین دین کرسکیں گے۔ ذرائع کے مطابق یہ رجسٹری این پی سی آئی کے مجوزہ یونیفائڈ ایجنٹک پروٹوکول کا حصہ ہوگی۔ اس میں ان AI ایجنٹس کو رجسٹر اور جانچا جائے گا جنہیں صارفین کی جانب سے ادائیگی کرنے کی اجازت حاصل ہوگی، تاکہ صرف تصدیق شدہ ایجنٹس ہی مالی لین دین انجام دے سکیں۔ ابتدائی مرحلے میں نظام چھوٹی اور بار بار ہونے والی ادائیگیوں، مثلاً روزمرہ اشیائے ضرورت اور گروسری کی خریداری، پر توجہ دے سکتا ہے۔ اس صورت میں صارف کو ہر چھوٹی ادائیگی کی الگ سے منظوری دینے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ پہلے سے طے شدہ حدود کے اندر AI ایجنٹ خود ادائیگی کرسکے گا۔ مستقبل میں اس نظام کو مزید پیچیدہ کاموں تک توسیع دی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر صارف AI ایجنٹ کو ہدایت دے سکے گا کہ کسی چیز کی قیمت مخصوص سطح تک گرنے پر اسے خرید لیا جائے یا سرمایہ کاری سے متعلق کوئی طے شدہ شرط پوری ہونے پر کارروائی کی جائے۔ UPI کے بعد رجسٹری کو کارڈز، بل ادائیگیوں اور دیگر ڈرائع تک بھی وسعت دی جاسکتی ہے۔ تاہم اس نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ ذمہ داری اور تحفظ کے اہم سوالات بھی سامنے آرہے ہیں۔ اگر AI ایجنٹ غلط یا غیر مجاز ادائیگی کردے تو ممالی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی، اس جیسے معاملات کے لیے واضح ضابطوں کی ضرورت ہوگی۔ بھارت کا یہ منصوبہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کے اگلے مرحلے کی جانب ایک اہم پیش رفت سمجھا جارہا ہے۔ UPI نے پہلے ہی ملک میں فوری ڈیجیٹل ادائیگیوں کو بڑے پیمانے پر عام کیا ہے اور اب AI ایجنٹس کو اسی نظام سے جوڑنے کی تیاری بھارت کو ایجنٹک کامرس اور AI پر مبنی ادائیگیوں کے ابھرتے ہوئے عالمی میدان میں نمایاں مقام دے سکتی ہے

عالمی سیاسی واقتصادی نظام تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہے: جے شنکر

وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو کہا کہ برکس اپنی رکنیت، ایجنڈے اور باہمی تعاون کے طریقہ کار کے لحاظ سے مسلسل ارتقائی عمل سے گزر رہا ہے۔

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو کہا کہ برکس اپنی رکنیت، ایجنڈے اور باہمی تعاون کے طریقہ کار کے لحاظ سے مسلسل ارتقائی عمل سے گزر رہا ہے۔ برکس بزنس فورم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا، بھارت کی صدارت کے دوران لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے موضوع کے ذریعے اس ارتقائی عمل کو آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہی برکس ہے۔ یہ ترجیحات خاص طور پر ان حالات کے تناظر میں انتہائی اہم ہیں جن سے آج ہمارے ممالک گزر رہے ہیں۔ جے شنکر نے کہا کہ دنیا اہم سیاسی اور اقتصادی تبدیلیوں کے دور سے گزر رہی ہے، جہاں اتار چڑھاؤ، غیر یقینی صورتحال اور پیچیدگی عالمی منظرنامے کی نمایاں خصوصیات بن چکے ہیں۔ جے شنکر نے کہا، ہم ایسے وقت میں اکٹھے ہوئے ہیں جب عالمی سیاسی اور اقتصادی نظام میں بڑی تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ اتار چڑھاؤ، غیر یقینی صورتحال اور پیچیدگی ہمارے ارد گرد کی دنیا کی نمایاں خصوصیات بن گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جغرافیائی سیاسی تنازعات، عالمی وباؤں اور موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث پیدا ہونے والے خلل کے اقتصادی اثرات مرتب ہو رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف تیزی سے ڈیجیٹلائزیشن اور تکنیکی پیش رفت ترقی، پیداواری صلاحیت اور خوشحالی کے نئے مواقع بھی پیدا کر رہی ہے۔ جے شنکر نے کہا، اس کا نتیجہ ایک ایسے اقتصادی منظرنامے کی صورت میں نکلا ہے جہاں خطرات اور مواقع دونوں ہی وسیع پیمانے پر پھیل رہے ہیں، اور جہاں حالات کا پہلے سے اندازہ لگانے، ان کے مطابق ڈھلنے اور ردعمل ظاہر کرنے کی صلاحیت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ برکس بزنس فورم، جو نجی شعبے کی شمولیت کے لیے اس گروپ کا مرکزی پلیٹ فارم ہے، برکس سربراہی اجلاس سے قبل میزبان ملک میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ فورم کاروباری رہنماؤں، حکومتی وزراء اور سربراہانِ مملکت کو تجارت، سرمایہ کاری، مالیات، ٹیکنالوجی اور پائیدار اقتصادی ترقی جیسے امور پر بات چیت کے لیے اکٹھا کرتا ہے؛ یہ وہ مسائل ہیں جو برکس کے وسیع تر ایجنڈے کا حصہ ہیں۔ جے شنکر نے کہا کہ اس فورم کا مقصد برکس ممالک کے کاروباری اداروں کے لیے شراکت داروں کی شناخت، نئی منڈیوں تک رسائی اور سپلائی چینز (رسد کے نظام) کو مضبوط بنانا آسان بنانا ہے۔ جے شنکر نے کہا، اس میں مشترکہ نکتہ یہ ہے کہ ہمارے ممالک میں کاروبار کرنے والوں کے لیے مزید شراکت دار تلاش کرنا، زیادہ منڈیوں تک رسائی حاصل کرنا، سپلائی نیٹ ورکس کو آپس میں جوڑنا اور باہمی تکمیلی صلاحیتوں کو قابلِ عمل تجارتی شراکت داریوں میں تبدیل کرنا کیسے آسان بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بڑھتی ہوئی اقتصادی سرگرمیاں اور اقتصادی تحفظ برکس ممالک کو عالمی منڈیوں سے جڑے رہتے ہوئے خود انحصاری کو مضبوط بنانے میں مدد دیں گے۔ انہوں نے کہا، "خاص طور پر برکس کے لیے، زیادہ اقتصادی سرگرمی اور بہتر اقتصادی تحفظ کا مطلب زیادہ خود انحصاری ہے۔ اس کا مقصد عالمی نظام سے جڑے رہنے اور مسابقتی صلاحیت برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ، جھٹکوں (یا بحرانی حالات) کو برداشت کرنے کی اپنی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ جے شنکر نے کہا کہ اس کے لیے مارکیٹ کے حقیقی اصولوں، قابلِ اعتماد لاجسٹکس، کاروبار کے لیے پیش گوئی کے قابل ماحول، متنوع تجارتی تعلقات اور شفاف تجارت و سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے ایسے توانائی کے نظاموں کی ضرورت پر بھی زور دیا جو رکاوٹوں کا مقابلہ کر سکیں، نیز ایسے منتقلی کے راستوں کی اہمیت اجاگر کی جو انفرادی ممالک کے حالات سے ہم آہنگ ہوں۔ بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ، 11 ستمبر 2026 کو اپنے ایک بیان میں واضح کیا ہے کہ موجودہ دور میں عالمی سیاسی اور اقتصادی نظام شدید افراتفری، عدم استحکام اور پیچیدگیوں کے عمل سے گزر رہا ہے۔ جغرافیائی سیاسی تنازعات، وبائی امراض اور موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے عالمی سپلائی چین اور معاشی نظام شدید متاثر ہوا ہے۔ عالمی معاشی نظام میں جاری اس اتھل پتھل کے درمیان انہوں نے زور دیا کہ اب تمام ممالک کے لیے اپنے معاشی ڈھانچے میں لچک اور مضبوطی پیدا کرنا کسی بھی خطرے سے نمٹنے کے لیے لازمی ہو چکا ہے

بھارت کی برکس قیادت بنگلہ دیش کی معاشی بحالی کیلئے نیا راستہ کھول سکتی ہے: ماہرین

ڈھاکہ: نئی دہلی میں 12 اور 13 ستمبر کو ہونے والے برکس سربراہی اجلاس سے قبل یہ مؤقف سامنے آیا ہے کہ بھارت کی برکس قیادت بنگلہ دیش کو موجودہ معاشی دباؤ سے نکلنے اور ترقی کے اگلے مرحلے میں داخل ہونے کے لیے اہم مواقع فراہم کر سکتی ہے۔ بنگلہ دیش اس وقت مہنگائی، سست معاشی نمو، بیکاری شعبے کے دباؤ اور کمزور نجی سرمایہ کاری جیسے چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ بنگلہ دیش برکس کا رکن نہیں، تاہم وہ نیو ڈیولپمنٹ بینک (NDB) کا رکن ہے۔ یہ ادارہ پہلے ہی بنگلہ دیش میں شمسی توانائی اور بجلی کی تقسیم کے منصوبوں کی مالی معاونت کر رہا ہے، جبکہ پلوں، ریلوے کی جدید کاری، شہری ٹرانسپورٹ اور دیگر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر بھی بات چیت جاری ہے۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان توانائی تعاون اس شراکت داری کا ایک اہم ستون ہے۔ بنگلہ دیش بھارت سے بجلی درآمد کرتا ہے جبکہ اب نیپال کی پن بجلی بھی بھارتی گرڈ کے ذریعے بنگلہ دیش پہنچ رہی ہے۔ اس سہ فریقی انتظام سے بنگلہ دیش کو توانائی کے متنوع ذرائع، نیپال کو برآمدی آمدنی اور پورے خطے کو زیادہ مربوط بجلی کا نظام حاصل ہو رہا ہے۔ ریل، سڑک، آبی گزرگاہوں اور چٹاگانگ و مونگلا بندرگاہوں کے استعمال میں بڑھتا تعاون بھی دونوں ممالک کے لیے نئے اقتصادی امکانات پیدا کر رہا ہے۔ بہتر رابطہ بنگلہ دیش کو بھارت کی وسیع منڈی کے ساتھ ساتھ نیپال اور بھوٹان کی معیشتوں سے زیادہ مؤثر انداز میں جوڑ سکتا ہے۔ بنگلہ دیش کی اقوام متحدہ کی کم ترقی یافتہ ممالک کی فہرست سے متوقع گریجویشن کے بعد برآمدات کو گارمنٹس سے آگے فارماسیوٹیکل، الیکٹرانکس، فوڈ پروسیسنگ، جہاز سازی اور ڈیجیٹل خدمات جیسے شعبوں تک پھیلانے کی ضرورت ہوگی۔ اس عمل میں بھارتی سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، سپلائی چین اور علاقائی منڈیوں تک رسائی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ مضمون کے مطابق ڈھاکہ اور نئی دہلی کے درمیان اختلافات برقرار رہ سکتے ہیں، لیکن بجلی، تجارت، ٹرانسپورٹ، بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی تعاون سے دونوں معیشتوں کے درمیان تعلق اب کہیں زیادہ گہرا ہو چکا ہے۔ بھارت کی برکس صدارت بنگلہ دیش کے لیے اسی موجودہ تعاون کو معاشی بحالی اور طویل مدتی علاقائی انضمام کے ایک بڑے موقع میں تبدیل کر سکتی ہے۔ واضح رہے کہ قدرتی آفت سے متاثرہ نیپال کی مدد کے لیے بھارت نے اپنی امدادی کارروائیوں میں مزید تیزی لاتے ہوئے آٹھواں امدادی طیارہ روانہ کر دیا ہے، جبکہ بچاؤ اور امدادی سرگرمیوں میں تعاون کے لیے 54 ماہرین پر مشتمل خصوصی ٹیم بھی تعینات کی گئی ہے۔ بھارت کی جانب سے بھیجی جانے والی امداد کا مقصد متاثرہ علاقوں میں فوری انسانی ضروریات پوری کرنے اور نیپالی حکام کی جاری ریسکیو کوششوں کو مضبوط بنانا ہے۔ امدادی سامان کے ساتھ ماہرین کی تعیناتی سے زمینی سطح پر تلاش، بچاؤ اور ہنگامی امداد کی کارروائیوں میں اضافی مدد ملنے کی توقع ہے۔

کلکتہ ہائی کورٹ کی ٹی ایم سی کو راحت، ابھی خالی نہیں ہوگا ابھیشیک بنرجی کا دفتر

کلکتہ ہائی کورٹ نے ابھیشیک بنرجی کے کیمک اسٹریٹ واقع دفتر کو خالی کرنے کے فائر سیفٹی نوٹس پر 16 ستمبر تک عبوری روک لگا دی

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے جمعہ کو مغربی بنگال فائر سروسز محکمہ کے اس نوٹس پر عبوری روک لگا دی، جس میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کے کولکاتا کے کیمک اسٹریٹ واقع دفتر کو فوری طور پر خالی کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ریاستی فائر سروسز محکمہ نے 4 ستمبر کو دفتر خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ محکمہ کے مطابق کیمک اسٹریٹ کی عمارت کی ساتویں اور آٹھویں منزل پر واقع دفتر فائر سیفٹی کے ضوابط پر پورا نہیں اترتا تھا۔ نوٹس میں فائر سیفٹی سسٹم میں چھ طرح کی خامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے 48 گھنٹے کے اندر تحریری جواب طلب کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ترنمول کانگریس نے دفتر خالی کرنے کے نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ معاملے کی سماعت جسٹس کرشنا راؤ کی سنگل بنچ کے سامنے ہوئی۔ سماعت کے اختتام پر عدالت نے دفتر خالی کرنے کے نوٹس پر 16 ستمبر تک عبوری روک لگا دی۔ عدالت اسی دن معاملے میں اپنا فیصلہ سنائے گی۔ سماعت کے دوران ترنمول کانگریس کی جانب سے پیش ہوئے مغربی بنگال کے سابق ایڈووکیٹ جنرل کشور دتہ نے مؤقف اختیار کیا کہ دفتر خالی کرنے کا نوٹس سیاسی انتقام سے متاثر تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ فائر سیفٹی ضوابط کی خلاف ورزی کے معاملے میں صرف عمارت کی ساتویں اور آٹھویں منزل کو ہی غیر محفوظ قرار دیا گیا، جبکہ انہی منزلوں پر ابھیشیک بنرجی کا دفتر واقع ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے موجودہ ایڈووکیٹ جنرل سروجیت ناتھ منترا نے اس کے جواب میں کہا کہ عمارت کی ساتویں اور آٹھویں منزل پر واقع پارٹی دفتر میں فائر الارم کام نہیں کر رہے تھے۔ انہوں نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ عمارت کی دیگر منزلوں کے مقابلے ان دونوں منزلوں پر فائر اسپرنکلرز کی تعداد بہت کم تھی۔ عمارت کی مالک رمادیوی گوئنکا کی جانب سے پیش ہوئے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ساتویں اور آٹھویں منزل پر موجود افراد نے عمارت کی مالک سے پیشگی اجازت لیے بغیر وہاں ایک کیفے ٹیریا قائم کر لیا تھا۔ کیمک اسٹریٹ کا یہ دفتر گزشتہ ماہ بھی تنازع کا مرکز بنا تھا۔ 27 اگست کو کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کے اہلکار پولیس کے ساتھ ابھیشیک بنرجی کے دفتر پہنچے تھے تاکہ وہاں نصب مبینہ غیر قانونی بل بورڈ کو ہٹایا جا سکے۔ اس دوران ابھیشیک بنرجی، ڈیرک او برائن اور دیگر پارٹی رہنماؤں کی قیادت میں ترنمول کارکنوں نے کے ایم سی اہلکاروں اور پولیس کی کارروائی کی شدید مخالفت کی تھی۔ اس دوران پولیس اہلکاروں اور ترنمول کارکنوں کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی تھی۔ شیکسپیئر سرنی پولیس اسٹیشن میں درج تین ایف آئی آر میں کولکاتا پولیس نے ترنمول کارکنوں پر ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکاروں کے ساتھ مار پیٹ اور ایک خاتون پولیس افسر کی عزت مجروح کرنے کی کوشش کا الزام عائد کیا ہے۔ تین ایف آئی آر میں سے دو میں ابھیشیک بنرجی، ڈیرک او برائن، ہمایوں کبیر اور بیسوانر چٹرجی سمیت ترنمول کے دیگر رہنماؤں کے نام بھی شامل ہیں۔ پولیس اس معاملے میں اب تک 14 افراد کو گرفتار کر چکی ہے۔

برکس ممالک کو ایک دوسرے کی مصنوعات کیلئے منڈیاں کھولنی چاہئیں

کلیئرنس کے عمل کو آسان بنانا چاہیے: پیوش گوئل

نئی دہلی: وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل نے برکس ممالک پر زور دیا کہ وہ ایک دوسرے کی مصنوعات کے لیے اپنی منڈیاں کھولیں۔ برکس بزنس فورم سے خطاب کرتے ہوئے گوئل نے برکس ممالک پر مقامی کرنسیوں میں تجارت کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا، میں برکس کے رکن ممالک اور شراکت دار ملکوں پر زور دیتا ہوں کہ وہ اپنی منڈیاں کھولیں اور ساتھ ہی ساتھ ضابطہ کار کی پیچیدگیوں کو کم کرنے اور سامان کی تیز رفتار کلیئرنس کو آسان بنانے کے لیے مل کر کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ برکس ان مصنوعات کے لیے ایک اہم منڈی ہے جنہیں بھارت دنیا بھر میں پہنچانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ برکس عالمی تجارت کے ایک چوتھائی حصے کی نمائندگی کرتا ہے۔ "بھارت برکس کے اندرونی تجارتی نظام کا ایک اہم ستون ہے۔ انجینئرنگ کا سامان اور الیکٹرانکس بھارت کی تیار کردہ برآمدات کا سب سے بڑا حصہ ہیں۔ بھارت کو دنیا کی فارمیسی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ شراکت داروں کے درمیان تجارت گہری اور مستحکم ہونی چاہیے اور اس میں سپلائی چین کا تنوع ہونا چاہیے؛ نیز یہ تجارت کسی بھی مرحلے پر بلاک کے اراکین کی ترقی اور فلاح و بہبود میں رکاوٹ نہیں بننی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ہمیں خام مال سمیت ایک دوسرے کی مصنوعات کے لیے اپنی منڈیاں کھولنی چاہئیں۔ ہماری سپلائی چین مستحکم ہونی چاہیے اور اس کا بہاؤ دونوں سمتوں میں ہونا چاہیے۔ گوئل نے مزید کہا کہ میں برکس کے رکن ممالک اور شراکت دار ملکوں پر زور دیتا ہوں کہ وہ اپنی منڈیاں کھولیں اور ساتھ ہی ساتھ ضابطہ کار کی پیچیدگیوں کو کم کرنے اور سامان کی تیز رفتار کلیئرنس کو آسان بنانے کے لیے مل کر کام کریں۔ وزیر نے برکس ممالک پر اپنے متعلقہ ادائیگی کے نظاموں (پیمنٹ سسٹمز) کو آپس میں مربوط کرنے پر بھی زور دیا اور کہا کہ باہمی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ یہ ہر سال برکس سربراہ اجلاس کی میزبانی کرنے والے ملک میں سربراہ اجلاس سے ایک روز قبل منعقد کیا جاتا ہے۔ فورم میں کاروباری رہنما وزرا اور سربراہان مملکت شرکت کرتے ہیں اور تجارت سرمایہ کاری مالیات ٹیکنالوجی اور ترقی سے متعلق ان چیلنجوں پر تبادلہ خیال کرتے ہیں جو برکس کے معاشی ایجنڈے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ فورم برکس بزنس کونسل کی جانب سے پیش کی جانے والی اہم تجاویز اور خیالات پر غور کے لیے بھی ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔

بھارت میں نئی صنعتی انقلاب کی بنیاد

خلائی معیشت ۲۰۳۰ء تک ۴۵؍ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان

نئی دہلی: بھارت میں خلائی ٹیکنالوجی، سیمی کنڈکٹرز، ڈیٹا سینٹرز، الیکٹرانکس، شمسی توانائی اور ایرو اسپیس سمیت چھ اہم شعبے تیزی سے ترقی کر رہے ہیں، جسے عالمی سرمایہ کاری بینک جیفریز نے بھارت کے "نئے صنعتی انقلاب" سے تعبیر کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سرکاری پالیسیوں، نجی سرمایہ کاری، مقامی پیداوار اور بھارت کی وسیع گھریلو مارکیٹ کے امتزاج سے نئی صنعتی صلاحیتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ خلائی شعبے میں نجی کمپنیوں کی بڑھتی شرکت کے باعث بھارت کی خلائی معیشت 2030 تک تقریباً پانچ گنا بڑھ کر 40 سے 45 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ سیمی کنڈکٹر شعبے میں تقریباً 20 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری پہلے ہی پائپ لائن میں ہے، جس میں چپ فیبریکیشن پلانٹ اور متعدد سیمی کنڈکٹر اسمبلی و ٹیسٹنگ منصوبے شامل ہیں۔ مزید 13 ارب ڈالر کی ممکنہ ترغیبی اسکیم اس شعبے میں مقامی ویلیو ایڈیشن کو مزید مضبوط کر سکتی ہے۔ ڈیٹا سینٹرز بھی بھارت کی صنعتی ترقی کا ایک بڑا مرکز بن رہے ہیں۔ گزشتہ پانچ برسوں میں ملک کی ڈیٹا سینٹر صلاحیت تقریباً پانچ گنا بڑھ کر 2 گیگاواٹ تک پہنچ چکی ہے اور آئندہ پانچ برسوں میں اسے تقریباً 10 گیگاواٹ تک پہنچنے کی توقع ہے۔ اس توسیع سے تقریباً 45 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ الیکٹرانکس میں بھارت اب محض اسمبلی سے آگے بڑھ کر مقامی پرزہ سازی کی جانب بڑھ رہا ہے، جبکہ شمسی توانائی میں ملک دنیا کا دوسرا بڑا سولر پی وی مینوفیکچرر بن چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2030 تک شمسی مینوفیکچرنگ ویلیو چین کا تقریباً 90 فیصد حصہ مقامی ہو سکتا ہے۔ ایرو اسپیس میں بھی بھارت کی عالمی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ بوئنگ اور ایئر بس جیسی بڑی کمپنیاں بھارت سے سالانہ تقریباً 1.4 سے 1.6 ارب ڈالر کی مصنوعات اور خدمات حاصل کر رہی ہیں۔ مجموعی طور پر یہ پیش رفت بھارت کو عالمی مینوفیکچرنگ، جدید ٹیکنالوجی اور صنعتی سپلائی چینز میں ایک زیادہ اہم مرکز بنانے کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ صنعتی ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوستان برکس پلیٹ فارم کو اپنی ٹیکنالوجی اور جدید اختراعات کو عالمی سطح پر پہنچانے کے لیے موثر انداز میں استعمال کر سکتا ہے۔

مرکزی وزیر منوہر لال ہیوسٹن میں

جی ۲۰ توانائی کی وزارتی میٹنگ میں شرکت کریں گے

نئی دہلی: پاور اور ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر منوہر لال 14 سے 16 ستمبر تک ریاستہائے متحدہ امریکہ کے شہر ہیوسٹن میں منعقد ہونے والی G20 توانائی کی وزارتی میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق، امریکی G20 صدارت کے تحت منعقد ہونے والی یہ میٹنگ، توانائی کے وزراء اور G20 ممبران کے سینئر نمائندوں کو اکٹھا کرے گی تاکہ عالمی توانائی کی سلامتی، سستی، انفراسٹرکچر کی ترقی اور لچکدار توانائی کی فراہمی کے سلسلے سے متعلق اہم امور پر غور کیا جا سکے۔ وزیر تین اہم ستونوں کے تحت وزارتی اجلاسوں میں شرکت کریں گے جن میں توانائی کی حفاظت اور سستی بیس لوڈ، پرمٹنگ اور ریگولیٹری افیفیشنسی اور ''کریٹیکل منرلز اینڈ ریسیلینٹ سپلائی چینز'' شامل ہیں۔ ریلیز کے مطابق، بات چیت میں توانائی کے تحفظ اور قابل استطاعت کو مضبوط بنانے، موثر ریگولیٹری فریم ورک کے ذریعے توانائی کے بنیادی ڈھانچے کی بروقت ترقی میں سہولت فراہم کرنے، اور محفوظ، لچکدار اور متنوع اہم معدنی سپلائی چینز کی تعمیر پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ میٹنگ کے دوران، منوہر لال ایک لچکدار اور مستقبل کے لیے تیار توانائی کے نظام کی تعمیر کے لیے ہندوستان کے نقطہ نظر کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں گے جو اس کی تیزی سے بڑھتی ہوئی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوگا، جبکہ ادارہ جاتی اور پالیسی اصلاحات کے ذریعے اجازت دینے اور ریگولیٹری کارکردگی کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ تنوع، دائرہ کار پر ہندوستان کی توجہ کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ پوری تقیدی قدر کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان کے تجربے کا اشتراک کریں گے۔ وزیر کی شرکت سے توانائی کے عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تعمیری بین الاقوامی مشغولیت اور اجتماعی کارروائی کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ ہوگا۔ ریلیز کے مطابق، ہندوستان عملی، جامع اور ٹیکنالوجی سے غیر جانبدارانہ طریقوں کی وکالت جاری رکھے گا جو متنوع قومی حالات کا احترام کرتے ہیں اور سب کے لیے محفوظ، سستی، قابل اعتماد، لچکدار اور پائیدار توانائی کے نظام کو آگے بڑھاتے ہیں۔

مالدیپ کے رہائشی بحران میں بھارت کی بڑی مدد

۴؍ہزار مکانات خاندانوں کے لیے نئی امید

مالے: مالدیپ میں رہائش کے سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لیے بھارت کی مدد سے تعمیر کیے گئے 4,000 رہائشی یونٹس اب ہزاروں خاندانوں کے لیے اپنے گھر کا خواب حقیقت میں بدل رہے ہیں۔ یہ مالدیپ میں بھارت کے تعاون سے مکمل ہونے والا اب تک کا سب سے بڑا رہائشی منصوبہ ہے۔ مالے دنیا کے انتہائی گنجان آباد شہروں میں شمار ہوتا ہے، جہاں کئی خاندان نسلوں سے چھوٹے اپارٹمنٹس میں اکٹھے رہنے پر مجبور ہیں۔ نوجوان جوڑوں کو اپنا مکان حاصل کرنے کے لیے برسوں، بعض اوقات ایک دہائی سے بھی زیادہ انتظار کرنا پڑتا ہے، جبکہ بلند کرائے عام خاندانوں کی آمدنی کا بڑا حصہ کھا جاتے ہیں۔ ہلہومالے فیز ٹو میں فاہی دھیری الہن کارپوریشن کے تحت تیار کیے گئے ان مکانات کی تعمیر میں بھارتی کمپنیوں این بی سی (انڈیا) لمیٹڈ اور جے ایم سی پروجیکٹس نے اہم کردار ادا کیا۔ منصوبے میں جدید تعمیراتی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی، جس کے ذریعے دیواروں، سیڑھیوں اور فرش کے سلیب کو ایک ساتھ کنکریٹ کیا جاتا ہے اور ایک مکمل منزل کا بنیادی ڈھانچہ صرف 10 سے 14 دن میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ تعمیر سے نہ صرف رفتار میں اضافہ ہوا بلکہ عمارتوں کو قدرتی آفات، بشمول زلزلوں، کے مقابلے میں زیادہ مضبوط بنانے اور فی مربع فٹ تعمیراتی لاگت کم رکھنے میں بھی مدد ملی۔ نئے اپارٹمنٹس کو مالدیپ کے سابقہ سماجی رہائشی منصوبوں کے مقابلے میں زیادہ کشادہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ مقامی سطح پر اس منصوبے کو بھارت اور مالدیپ کے تعلقات کے ایک عملی اور عوامی فائدے والے نمونے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ چار ہزار مکانات پورے رہائشی بحران کا حل نہیں، لیکن یہ منصوبہ ظاہر کرتا ہے کہ بڑے پیمانے پر معیاری اور نسبتاً کم لاگت والے مکانات تعمیر کر کے ضرورت مند خاندانوں تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔

بھارت اور روس نے نئی دہلی میں

اقتصادی تعاون کو مزید گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ و کارپوریٹ امور نرملا سیتارمن نے جمعہ کو نئی دہلی میں روسی فیڈریشن کے فرسٹ ڈپٹی وزیر اعظم ڈینس مانٹوروف سے ملاقات کی۔ برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر دونوں فریقین نے بھارت اور روس کے درمیان اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط اور گہرا کرنے کے طریقوں پر بات چیت کی۔ وزارت خزانہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزارت نے کہا، سرمایہ کاری کے بہاؤ اور اقتصادی روابط کو بڑھانے کے لیے باہمی طور پر فائدہ مند ڈھانچہ قائم کرنے کی غرض سے دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدے پر بات چیت کو آگے بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ وزارت کے مطابق، دونوں فریقین نے مالیاتی خدمات کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے مواقع پر بھی غور و خوض کیا۔ یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب بھارت اور روس اپنے اقتصادی روابط کو مسلسل گہرا کر رہے ہیں، اور سرمایہ کاری و مالیاتی تعاون ان کے دوطرفہ اقتصادی تعلقات کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس سے قبل، روسی صدر ولادیمیر پیوٹن 18 ویں برکس سربراہی اجلاس سے قبل نئی دہلی پہنچے۔ ان کی آمد پر، امور خارجہ کے مرکزی وزیر مملکت کیرتی وردھن سنگھ نے ان کا استقبال کیا۔ صدر پیوٹن کی آمد نے جمعہ کو بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ اہم دوطرفہ بات چیت کی راہ ہموار کر دی ہے۔ توقع ہے کہ ان مذاکرات میں اسٹریٹیجک تجارتی لچک، سرحد پار ادائیگی کے طریقہ کار، توانائی کے تحفظ، اور مشرقی یورپ و مغربی ایشیا میں جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے تناظر میں تنازعات کے حل کے راستوں پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔

اے ایم یو کے ویمنس کالج میں اسٹوڈنٹس کریئر ڈیولپمنٹ فورم کا آغاز

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ویمنس کالج کے ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفس نے یونیورسٹی کے ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفس (جنرل) کے اشتراک سے طلبہ کے درمیان باہمی رابطے اور سافٹ اسکلز کو فروغ دینے کے لیے اسٹوڈنٹس کریئر ڈیولپمنٹ فورم کا آغاز کیا ہے۔ اس سلسلہ میں منعقدہ ایک نشست میں ویمنس کالج کے ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر ڈاکٹر منصور عالم صدیقی نے شرکاء کا خیر مقدم کیا۔ ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر (جنرل) مسٹر سعد حمید نے ایک نشست کی قیادت کی، جس میں گروپ مباحثے، طلبہ کا باہمی تعارف اور طالبات کے پرزنٹیشن شامل تھے۔ انہوں نے جسمانی حرکات و سکنات، نشست و برخاست کے انداز اور اشاروں کے استعمال کے ساتھ مؤثر ابلاغ کی حکمت عملی اور اصولوں سے متعلق رہنمائی کی۔ آخر میں مسٹر سلیم نے کلمات تشکر ادا کئے۔

ڈوسو انتخابات: این ایس یو آئی نے کیا امیدواروں کا اعلان، صدر کیلئے وجے شنکر مینا میدان میں

این ایس یو آئی کی ڈوسو انتخابات کے چار اہم عہدوں کیلئے امیدواروں کا اعلان۔ وجے شنکر مینا صدر، ویر چترتھ نائب صدر، نمرتا چودھری سیکریٹری اور گوپال چودھری جوائنٹ سیکریٹری کا انتخاب لڑیں گے

نئی دہلی: کانگریس سے وابستہ طلبہ تنظیم نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) نے دہلی یونیورسٹی طلبہ یونین (ڈی یو ایس یو، ڈوسو) انتخابات 2026-27 کے چار اہم عہدوں کے لیے اپنے امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ تنظیم نے صدر کے عہدے کے لیے وجے شنکر مینا کو میدان میں اتارا ہے، جبکہ ویر چترتھ نائب صدر، نمرتا چودھری سیکریٹری اور گوپال چودھری مشترکہ سیکریٹری کے عہدے کے امیدوار ہوں گے۔ این ایس یو آئی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر امیدواروں کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے طلبہ کے مفادات کو اولین ترجیح دینے کی اپیل کی۔ تنظیم نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ ایک مضبوط، محفوظ اور بہتر دہلی یونیورسٹی کی تعمیر کے لیے این ایس یو آئی کا ساتھ دیں۔ دریں اثناء، دہلی یونیورسٹی کی جانب سے جاری کی گئی حتمی عارضی فہرست کے مطابق ڈوسو انتخابات میں صدر کے عہدے کے لیے مجموعی طور پر سات امیدوار میدان میں ہیں۔ ان میں انخیا راٹھوڑ، اشمت کمار، اعجاز منصوری، سمرتھ بینیوال، سمیر کمار، وجے شنکر مینا اور ریش ڈباس شامل ہیں۔ نائب صدر کے عہدے کے لیے پانچ امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ ان کے نام ارنیا سنگھ راٹھوڑ، دیپانشو شوکین، ایشو موریہ، ویر چترتھ اور اکشت شکھر ہیں۔ یونیورسٹی کے مطابق شکایت ازالہ سیل کی سفارش کے بعد اکشت شکھر کا نامزدگی فارم درست پایا گیا اور ان کا نام امیدواروں کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ سیکریٹری کے عہدے کے لیے چار امیدواروں کے نام عارضی فہرست میں شامل ہیں۔ ان میں نمرتا چودھری، پنکج کمار، ریا چھاوڑی اور اسٹینزن ڈیسک یانگ شامل ہیں۔ اسی طرح مشترکہ سیکریٹری کے عہدے کے لیے بی۔ پریجات، گوپال چودھری، لکشیا راج سنگھ اور وشیش یادو انتخاب لڑیں گے۔ یونیورسٹی نے واضح کیا ہے کہ امیدواروں کی جاری کردہ فہرست عارضی ہے اور ان کی جانب سے جمع کرائی گئی دستاویزات کی تفصیلی جانچ ابھی کی جانی ہے۔ کسی امیدوار کی فراہم کردہ معلومات میں بے ضابطگی پائے جانے کی صورت میں اس کی نامزدگی منسوخ کی جا سکتی ہے۔ ڈوسو انتخابات کے لیے 18 ستمبر کو ووٹنگ ہوگی۔ صبح کی شفٹ والے کالجوں کے طلبہ صبح 8:30 بجے س

ٹیم انڈیا کا چھوڑا ساتھ، بی سی سی آئی کو دیا استعفیٰ

کملیش جین کے جانے سے مشکلات میں کتنا ہوگا اضافہ؟

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے مصروف شیڈول کے درمیان معاون عملے سے متعلق ایک بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ ٹیم انڈیا کے فزیوتھراپسٹ کملیش جین نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ کو اپنا استعفیٰ سونپ دیا ہے، تاہم بورڈ نے ابھی اسے منظور نہیں کیا ہے۔ فی الحال کملیش جین 3 ماہ کی نوٹس مدت پر ہیں اور ٹیم کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ اس وقت ہندوستانی ٹیم نئی دہلی میں موجود ہے اور افغانستان کے خلاف آئندہ 3 میچوں کی ٹی 20 سیریز کی تیاری کر رہی ہے۔ ایسے میں کملیش جین بھی ٹیم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے نیوزی لینڈ سیریز ان کی مدت کار کی آخری ذمہ داری ہو سکتی ہے، جو دسمبر کے آغاز میں ختم ہوگی۔ تاہم بی سی سی آئی چاہے تو انہیں اس سے پہلے بھی ذمہ داری سے سبکدوش کر سکتا ہے۔ کملیش جین کے استعفے کی سب سے بڑی وجہ مسلسل سفر کو قرار دیا جا رہا ہے۔ ٹیم انڈیا کے ساتھ تقریباً ساڑھے 4 سال گزارنے کے بعد اب وہ اپنے کم عمر خاندان کو زیادہ وقت دینا چاہتے ہیں۔ ٹیم اور بورڈ سے وابستہ ایک ذریعے کے مطابق، کملیش جین نے ہندوستانی ٹیم کے ساتھ اپنے سفر کا لطف اٹھایا، لیکن خاندانی ذمہ داریوں کے باعث مسلسل سفر کرنا اب ان کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔ چنئی کے رہنے والے کملیش جین جون 2022 میں ہندوستانی ٹیم کے معاون عملے میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے نتن پٹیل کی جگہ لی تھی۔ اس وقت نتن پٹیل بنگلورو میں واقع بی سی سی آئی کے مرکز امتیاز سے وابستہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے نتن پٹیل کی جگہ لی تھی۔ اس وقت ہندوستانی ٹیم میں شامل ہونے سے پہلے کملیش جین کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے ساتھ کام کر چکے تھے۔ راہل ڈریوڈ کے دور میں بی سی سی آئی نے انہیں ٹیم انڈیا کے معاون عملے میں شامل کیا تھا۔ کملیش جین کا استعفیٰ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہندوستانی ٹیم کے معاون عملے میں مسلسل تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ فیلڈنگ کوچ ٹی دلیپ بھی انگلینڈ کے دورے کے بعد ٹیم سے الگ ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ معاون کوچ ریان ٹین ڈوشیٹ بھی ہندوستانی ٹیم کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ ایسے میں کملیش جین کا استعفیٰ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ کے لیے ایک اور چیلنج پیدا کر سکتا ہے۔ ٹیم کے مصروف بین الاقوامی شیڈول کے دوران معاون عملے میں مسلسل تبدیلیاں کھلاڑیوں کی تیاری، فٹنس اور ٹیم کے معمولات پر بھی اثر ڈال سکتی ہیں۔

کیریئر کے بحران کے بعد ایشان کی یادگار واپسی

کپتانی میں 13 سال بعد دلیپ ٹرافی کا خطاب جیتا

ایشان کی قیادت میں ایسٹ زون نے فائنل میں ساؤتھ زون کو پہلی اننگ میں حاصل کی گئی برتری کی بنیاد پر شکست دیتے ہوئے 13 سال بعد دلیپ ٹرافی کا خطاب اپنے نام کیا۔ 2023 میں ایشان کشن کے بین الاقوامی کیریئر کا گراف تیزی سے اوپر جا رہا تھا۔ ونڈے میں ڈبل سنچری اور ٹی-20 میں مسلسل شاندار کارکردگی کی بدولت ایشان نے ہندوستانی ٹیم میں اپنی جگہ پکی کر لی تھی۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف وہ اپنا ٹیسٹ ڈیبیو بھی کر چکے تھے۔ پھر اچانک ایشان نے ذاتی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے اپنا نام واپس لے لیا۔ بی سی سی آئی نے اسی دوران بین الاقوامی کرکٹروں کے لیے ڈومیسٹک کرکٹ کو ترجیح دینے پر زور دیا، لیکن ایشان ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے میدان میں نہیں اترے۔ ایشان کا یہ رویہ بی سی سی آئی اور سلیکٹروں کو پسند نہیں آیا اور بلندیوں کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ایشان کا کیریئر اچانک زوال کی طرف جانے لگا۔ ایشان کو سنٹرل کنٹریکٹ سے باہر کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہر فارمیٹ کی ٹیم سے بھی ان کی چھٹی ہوگئی۔ سلیکٹروں نے ایشان کا متبادل تلاش کرنا شروع کر دیا اور ہر کسی کو لگا کہ وکٹ کیپر بلے باز شاید ہی اب ہندوستانی ٹیم میں واپس لوٹ پائے گا۔ سلیکشن کے لیے ہونے والی میٹنگ میں ایشان کے نام پر بات تک ہونی بند ہوگئی۔ ان مشکل حالات میں بھی ایشان نے ہمت نہیں ہاری۔ مکمل طور پر تازہ دم ہونے کے بعد وہ ڈومیسٹک کرکٹ میں واپس آئے۔ حالات آگے چیلنجنگ تھے اور راستہ انتہائی مشکل، لیکن ایشان نے لڑنے کا عزم کیا۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں ایشان کا بلا چلا اور انہیں سید مشتاق علی ٹورنامنٹ کے لیے جھارکھنڈ کی کپتانی سونپی گئی۔ ایشان جانتے تھے کہ سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے کا یہی سنہرا موقع ہے۔ سید مشتاق علی ٹورنامنٹ میں ایشان کی کارکردگی زبردست رہی۔ ٹورنامنٹ میں کھیلے گئے 10 میچوں میں ایشان نے 57 کی اوسط اور 197 کے اسٹرائیک ریٹ سے کھیلتے ہوئے 517 رنز بنائے۔ بلے سے شاندار کارکردگی دکھانے کے ساتھ ساتھ ایشان کی کپتانی بھی عمدہ رہی اور وہ جھارکھنڈ کو خطاب دلانے میں کامیاب رہے۔ ڈومیسٹک کرکٹ کی کارکردگی نے ان کے لیے ہندوستانی ٹیم کے دروازے ایک بار پھر کھول دیے۔ ایشان ہندوستانی ٹی-20 ٹیم میں واپس آئے اور نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز میں انہوں نے ایک سنچری اور ایک نصف سنچری لگاتے ہوئے ایک بار پھر اپنی صلاحیت ثابت کر دی۔ اس کے بعد ونڈے میں بھی وہ افغانستان کے خلاف سنچری بنانے میں کامیاب رہے۔ ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 میں بھی ایشان کا بلا خوب چلا اور وہ ہندوستان کی جانب سے دوسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے باز رہے۔ انہوں نے 9 مقابلوں میں 193 کے اسٹرائیک ریٹ سے 317 رنز بنائے۔ ہندوستانی ٹیم میں جگہ پکی کرنے کے باوجود ایشان ڈومیسٹک کرکٹ کی اہمیت سمجھ چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دلیپ ٹرافی میں کھیلنے اترے۔ ایشان کو ایسٹ زون کی کپتانی سونپی گئی اور وہ توقعات پر پوری طرح کھرے اترے۔ ایشان کی قیادت میں ایسٹ زون نے فائنل میں ساؤتھ زون کو پہلی اننگ میں حاصل کی گئی برتری کی بنیاد پر شکست دیتے ہوئے 13 سال بعد دلیپ ٹرافی کا خطاب اپنے نام کیا۔ فائنل میں ایشان نے پہلی اننگ میں 270 رنز کی ایسی اننگ کھیلی، جو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لیے درج ہوگئی۔ خطابی مقابلے میں انہوں نے مجموعی طور پر 350 رنز بنائے۔ بلے بازی کے ساتھ ساتھ ایشان بطور کپتان بھی اپنی صلاحیت دکھا رہے ہیں۔ فرسٹ کلاس کرکٹ میں ایشان نے کپتان کی حیثیت سے گزشتہ 16 مقابلوں میں مسلسل جیت درج کی ہے۔ دلیپ ٹرافی میں ان کی کپتانی میں ایسٹ زون نے ایک بھی میچ گنوائے بغیر خطاب اپنے نام کیا۔ فرسٹ کلاس کرکٹ میں کپتان ایشان کی فاتح مہم سال 2018 سے جاری ہے۔

بنگلہ دیش کو ۴۰ رنوں سے شکست دے کر ہندوستان کی خاتون ٹیم فائنل میں داخل

مشکل اور سست پچ پر جہاں باقی تمام ہندوستانی بلے باز رن بنانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے، وہیں شیفالی ورمانے بنگلہ دیشی گیند بازی کی جم کر خبر لی

مشکل اور سست پچ پر جہاں باقی تمام ہندوستانی بلے باز رن بنانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے، وہیں شیفالی ورما نے بنگلہ دیشی گیند بازی کی جم کر خبر لی۔ ’ویمنس ایشیا کپ 2026‘ کے پہلے سیمی فائنل مقابلے میں ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم نے اپنا دبدبہ برقرار رکھتے ہوئے بنگلہ دیش کو چاروں خانے چت کر دیا۔ دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں ہندوستانی ٹیم نے 40 رنوں سے کامیابی حاصل کی۔ اس یکطرفہ جیت کے ساتھ ہی ہندوستانی ٹیم نے ٹورنامنٹ کی تاریخ میں مسلسل 10 ویں مرتبہ فائنل میں جگہ بنائی۔ اسی کے ساتھ ہندوستان نے اس ٹورنامنٹ کے ہر ایڈیشن میں فائنل تک پہنچنے کا ریکارڈ بھی برقرار رکھا ہے۔ 10 ستمبر کو کھیلے گئے اس مقابلہ میں ٹاس جیتنے کے بعد پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ہندوستان نے سلامی بلے باز شیفالی ورما کی نصف سنچری کے دم پر 20 اوور میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 149 رنوں کا اسکور کھڑا کیا۔ مشکل اور سست پچ پر جہاں باقی تمام ہندوستانی بلے باز رن بنانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے، وہیں شیفالی ورما نے بنگلہ دیشی گیند بازی کی جم کر خبر لی۔ شیفالی نے صرف 40 گیندوں میں 64 رن بنائے، جس میں 7 زبردست چوکے اور 3 چھکے شامل رہے۔ سرفہرست 4 ہندوستانی بلے بازوں میں باقی تینوں کا اسٹرائیک ریٹ 100 سے بھی کم رہا، جبکہ شیفالی نے 160 کے اسٹرائیک ریٹ سے رن بناتے ہوئے گیند بازوں پر دباؤ بنایا۔ اس دوران شیفالی کے 3 کیچ بھی چھوٹے۔ اس کے علاوہ پرتیکا راول نے 20 رن اور وکٹ کیپر رچا گھوش نے 16 گیندوں پر 21 رنوں کا مفید تعاون دیا۔ کپتان ہرمن پریت کور کے 28 گیندوں میں ناٹ آؤٹ 24 رن بنانے میں کامیاب رہیں۔ دوسری جانب بنگلہ دیش کے لیے سلطانہ خاتون نے 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ رابیہ خان، ناہیدہ اختر اور معروفہ اختر کو 1-1 کامیابی ملی۔ 150 رنوں کے ہدف کے جواب میں بنگلہ دیش کی شروعات کافی خراب رہی۔ ٹیم نے پاور پلے میں صرف 26 رن جوڑے اور ایک وکٹ گنوائی۔ اس کے بعد ٹیم مقابلے میں واپسی ہی نہیں کر سکی اور پوری ٹیم 20 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر صرف 109 رن ہی بنا سکی۔ اس دوران دیپتی شرما ہندوستان کی سب سے کامیاب گیند باز رہیں۔ انہوں نے 4 اوورز میں 26 رن دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔ نندنی شرما نے 2 وکٹیں لی، جبکہ شری چرنی اور پریما راوت کو 1-1 کامیابی ملی۔ دبئی کی مشکل اور سست پچ پر جہاں دیگر ہندوستانی بلے باز رن بنانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے، وہیں اوپنر شیفالی ورما نے بنگلہ دیشی گیند بازی کا ڈٹ کر سامنا کیا اور ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ ہرمن پریت کور کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم پورے ٹورنامنٹ میں ناقابل شکست رہی ہے اور گروپ اسٹیج کے اپنے تمام میچ جیت کر سرفہرست رہی تھی۔ اس یکطرفہ جیت کے ساتھ ہی سات بار کی چیمپئن ہندوستانی ٹیم اب ایک بار پھر خطاب جیتنے کے لیے فائنل میں اترے گی۔

بھارتی فاسٹ بولر محمد سراج کا خراب گیند بازی پر بڑا انکشاف

کہا۔ میرا جسم زیادہ دن آرام کرنے کا عادی نہیں

سراج کا ماننا ہے کہ ہر کھلاڑی کا جسم مختلف ہوتا ہے اور ان کا جسم طویل عرصے تک آرام کرنے کا عادی نہیں ہے۔ مختصر وقفے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن اپنے 10 سالہ کریئر میں انہوں نے کبھی دو ماہ کی طویل چھٹی نہیں لی تھی۔ بریک کے دوران وہ جم بھی جا رہے تھے اور ہلکی گیند بازی بھی کر رہے تھے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ آپ کتنی ہی پریکٹس کر لیں، میچ کے حقیقی دباؤ کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ بھارتی فاسٹ بولر محمد سراج نے اپنی خراب فارم کو لے کر بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں آرام کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ طویل وقفہ ملنے سے ان کی گیند بازی کی لے خراب ہو جاتی ہے۔ سراج نے بتایا کہ سری لنکا دورے پر وہ وکٹ لینے کے لیے کیوں جدوجہد کر رہے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا جسم زیادہ دنوں تک آرام کرنے کا عادی نہیں ہے۔ جب بھی انہیں طویل وقفہ ملتا ہے تو ان کا رن اپ خراب ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی گیند بازی بہت عام سی ہو جاتی ہے۔ دلیپ ٹرافی کے فائنل میں اپنی پرانی لے واپس حاصل کرنے کے بعد انہوں نے یہ بات کہی۔ سراج نے سری لنکا دورے پر اپنی خراب گیند بازی کی وجہ بھی یہی بتائی۔ دلیپ ٹرافی کے فائنل کے بعد محمد سراج نے بتایا کہ وہ پوری طرح تسلسل والے گیند باز ہیں۔ اگر ان کا تسلسل ذرا بھی بگڑتا ہے تو وہ صحیح طریقے سے گیند نہیں پھینک پاتے۔ سری لنکا دورے پر بھی انہیں یہی پریشانی ہوئی تھی۔ گیند پھینکنے کے لیے دوڑتے وقت ان کا رن اپ کبھی چھوٹا تو کبھی لمبا ہو جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے ان کا فلوٹ گیا اور گیند بازی کی رفتار بھی کم ہوگئی۔ سراج کا ماننا ہے کہ ہر کھلاڑی کا جسم مختلف ہوتا ہے اور ان کا جسم طویل عرصے تک آرام کرنے کا عادی نہیں ہے۔ مختصر وقفے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن اپنے 10 سالہ کریئر میں انہوں نے کبھی دو ماہ کی طویل چھٹی نہیں لی تھی۔ بریک کے دوران وہ جم بھی جا رہے تھے اور ہلکی گیند بازی بھی کر رہے تھے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ آپ کتنی ہی پریکٹس کر لیں، میچ کے حقیقی دباؤ کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ سراج نے اسے ایک نیا تجربہ قرار دیا اور کہا کہ اس غلطی سے انہیں مستقبل کے لیے بڑی سیکھ ملی ہے۔ سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں گیند بازی کے دوران محمد سراج کی رفتار میں کمی دیکھنے کو ملی تھی۔ اس سیریز میں وہ 120 سے 125 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند بازی کر رہے تھے، جس کی وجہ سے سری لنکائی بلے باز ان کے خلاف آسانی سے رنز بنانے میں کامیاب ہو رہے تھے۔ سراج نے دلیپ ٹرافی کے فائنل میں طویل اسپیلز ڈال کر اپنی لے حاصل کرنے کی کوشش کی۔

بھتیجے ارہان کی پہلی فلم میں خصوصی کردار ادا کرنے سلمان خان کا فیصلہ

بالی ووڈ کے معروف اداکار سلمان خان اپنے بھتیجے ارہان خان کی پہلی فلم میں خصوصی کردار ادا کریں گے

ممبئی: (ایجنسیز) بالی ووڈ کے معروف اداکار سلمان خان اپنے بھتیجے ارہان خان کی پہلی فلم میں خصوصی کردار ادا کریں گے۔ رپورٹ کے مطابق سلمان خان اس کردار کی فلم بندی کے لیے تقریباً 10 دن شوٹنگ سیٹ پر موجود ہوں گے جس سے ارہان کی پہلی فلم کی تشہیر اور سینما میں کامیابی کے امکانات کو بڑا فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ ارباز خان اور ملائیکہ اروڑا کے بیٹے ارہان خان کئی برس سے فلمی دنیا میں قدم رکھنے کی تیاری کر رہے ہیں، انہوں نے امریکہ سے فلم سازی کی تعلیم حاصل کر رکھی ہے۔ ارہان خان ہدایت کار وکرم پھڈنیس کے ساتھ اور ہدایتکار کرن جوہر کی فلم ’راکی اور رانی کی پریم کہانی‘ میں بھی معاون کے طور پر کام کر چکے ہیں، ارہان خان اپنے یوٹیوب چینل پر پوڈکاسٹ کی میزبانی بھی کرتے ہیں۔ میڈیا کے مطابق فلم کی عکس بندی آئندہ سال کے آغاز میں شروع ہونے کی توقع ہے تاہم حتمی شیڈول ابھی طے نہیں ہوا۔ واضح رہے کہ بالی ووڈ سوپر اسٹار سلمان خان نے ’بگ باس 20‘ کے گرینڈ پریمیئر کے دوران کہا ہے کہ میں 60 سال کی عمر میں بھی سنگل ہوں اور فی الحال کسی رشتے میں آنے کیلئے تیار نہیں۔ ’بگ باس 20‘ کا گرینڈ پریمیئر 6 ستمبر کو ہوا، جس میں سلمان خان ایک بار پھر شو کی میزبانی کرتے نظر آئے۔ پروگرام کے دوران اپنی ذاتی زندگی پر گفتگو کرتے ہوئے سلمان خان نے بگ باس سے مزاحیہ انداز میں مخاطب ہو کر کہا کہ ’بگ باس آپ بھی سنگل، میں بھی سنگل۔‘ اس موقع پر بگ باس نے کہا کہ میں سنگل رہتے ہوئے خوش ہوں جس پر سلمان خان نے برجستہ واضح کیا کہ میں بھی فی الحال کسی نئے رشتے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ سلمان خان کی سنگل حیثیت ’بگ باس‘ میں اکثر گفتگو کا موضوع بنتی رہی ہے۔ ان کی سابقہ رومانوی زندگی میں ایشوریا رائے بچن، سومی علی، سنگیتا بجلانی اور کٹرینہ کیف کے نام زیرِ گردش رہے ہیں تاہم ان میں سے کئی تعلقات کبھی باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کیے گئے۔ سلمان خان نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ میں خواتین کا احترام کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

فلم ”دِرِشیم: دی کنکلوژن“ کا ٹریلر جاری، آخری مقابلے میں راز کھلنے کا خطرہ

بالی ووڈ کی مقبول کرائم تھرلر فرنچائز ”دِرِشیم“ کی تیسری اور آخری فلم ”دِرِشیم: دی کنکلوژن“ کا انتہائی منتظر ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے

بالی ووڈ کی مقبول کرائم تھرلر فرنچائز ”دِرِشیم“ کی تیسری اور آخری فلم ”دِرِشیم: دی کنکلوژن“ کا انتہائی منتظر ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ اجے دیوگن ایک بار پھر وجے سالگاؤنکر کے کردار میں واپس آئے ہیں، لیکن اس مرتبہ ان کے سامنے ایسا حریف ہے جو ان کے برسوں سے چھپائے گئے رازوں کو بے نقاب کرنے کے لیے پرعزم دکھائی دے رہا ہے۔ بالی ووڈ کی مقبول کرائم تھرلر فرنچائز ”دِرِشیم“ کی تیسری اور آخری فلم فلم ”دِرِشیم: دی کنکلوژن“ کا انتہائی منتظر ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ اجے دیوگن ایک بار پھر وجے سالگاؤنکر کے کردار میں واپس آئے ہیں، لیکن اس مرتبہ ان کے سامنے ایسا حریف ہے جو ان کے برسوں سے چھپائے گئے رازوں کو بے نقاب کرنے کے لیے پرعزم دکھائی دے رہا ہے۔ فلم کا ٹریلر سسپنس، سنسنی اور ذہنی کشمکش سے بھرپور ہے اور اشارہ دیتا ہے کہ وجے کے لیے اس بار اپنے خاندان کو بچانا پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہوگا۔ ”دِرِشیم ۲“ کے واقعات کے بعد کہانی ایک نئے مرحلے میں داخل ہوتی ہے۔ وجے نے جس منصوبہ بندی اور حاضر جوابی کے ذریعے اپنے خاندان کو قانون کی گرفت سے بچایا تھا، اب اسی منصوبے پر نئے سرے سے سوال اٹھنے لگے ہیں۔ ٹریلر میں جے دیپ اہلاوت کی فرنچائز میں انٹری سب سے بڑی خاص باتوں میں سے ایک ہے۔ وہ ایس پی کرائم برانچ راج ویر سنگھ تومر کا کردار ادا کر رہے ہیں، جو ایک ذہین اور انتہائی محتاط پولیس افسر ہے۔ راج ویر وجے کی کہانی کو صرف قبول کرنے کے بجائے اس کی ہر کڑی کو جوڑنے کی کوشش کرتا دکھائی دیتا ہے۔ یوں وجے اور راج ویر کے درمیان ایک زبردست ذہنی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ فلم میں تبو ایک بار پھر میرا دیشکھ کے کردار میں نظر آئیں گی۔ پچھلی فلموں میں وجے اور میرا کے درمیان جاری کشمکش کہانی کا اہم حصہ رہی ہے، اور نئی فلم میں بھی یہ تنازع مزید شدت اختیار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ ٹریلر کے مطابق میرا اور اس کے شوہر مہیش دیشکھ اب صرف انصاف کے حصول تک محدود نہیں رہنا چاہتے بلکہ اپنے بیٹے کی موت کا بدلہ لینے کے لیے بھی پرعزم دکھائی دیتے ہیں۔ اس صورتحال سے وجے اور اس کے خاندان پر دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے۔ رجت کپور ایک بار پھر مہیش دیشکھ کے کردار میں واپس آئے ہیں۔ پرکاش راج بھی ”دِرِشیم“ کی اس آخری کڑی کا حصہ ہیں اور ٹریلر میں ان کی موجودگی کہانی میں ایک نئی پرت شامل کرتی دکھائی دیتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق وہ ایک وکیل کا کردار ادا کر رہے ہیں، جو وجے کے لیے حالات کو مزید پیچیدہ بنا سکتا ہے۔ فلم میں شریا سرن، ایشیتا دتا، مرنال جادھو اور کملیش ساونت بھی اپنے کرداروں میں نظر آئیں گے۔ شریا سرن ایک بار پھر نندنی ساگاؤنکر کے کردار میں دکھائی دیں گی۔

پریتی زنٹا نے کہا: اداکار صرف اپنی محنت اور کارکردگی کو کنٹرول کر سکتے ہیں

بالی ووڈ اداکارہ پریتی زِنٹا نے فلم ”بٹوارہ ۱۹۴۷ء“ کی باکس آفس پر مایوس کن کارکردگی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اداکار صرف اپنی محنت اور کارکردگی کو کنٹرول کر سکتے ہیں، فلم کی قسمت کو نہیں۔

بالی ووڈ اداکارہ پریتی زِنٹا نے فلم ”بٹوارہ ۱۹۴۷ء“ کی باکس آفس پر مایوس کن کارکردگی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اداکار صرف اپنی محنت اور کارکردگی کو کنٹرول کر سکتے ہیں، فلم کی قسمت کو نہیں۔ ”بٹوارہ ۱۹۴۷ء“ نے آٹھ سال بعد پریتی زِنٹا کی بڑے پردے پر واپسی کی نشاندہی کی، تاہم فلم باکس آفس پر توقعات کے مطابق کامیابی حاصل نہ کر سکی۔ اس کے باوجود اداکارہ نے فلم پر فخر کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ ہر فلم میں اپنی سو فیصد محنت کرتی ہیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے پریتی زِنٹا نے کہا کہ وہ فلم کی ریلیز کے بعد اس کے نتائج کے بارے میں فکر کرنے کے بجائے فلم کی شوٹنگ کے دوران اپنی بہترین کارکردگی دینے پر توجہ دیتی ہیں۔ ان کے مطابق وہ اپنے کام کو پوری دیانتداری سے کرتی ہیں اور اس کے بعد نتیجہ خدا پر چھوڑ دیتی ہیں۔ پریتی زِنٹا نے کہا، ”میں فلم پر بہت فخر محسوس کرتی ہوں اور یہ میرے لیے ایک بہت جذباتی تجربہ ہے۔ ایک اداکارہ کے طور پر میں ہمیشہ توقعات کو سنبھالتی ہوں۔ جب میں کسی فلم پر کام کرتی ہوں تو اپنی سو فیصد محنت کرتی ہوں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ وہ کرما پر یقین رکھتی ہیں؛ انسان کو اپنا فرض اور کام پوری محنت سے کرنا چاہیے اور اس کے بعد نتائج خدا پر چھوڑ دینے چاہئیں۔ راج کمار سنتوشی کی ہدایتکاری میں بننے والی ”بٹوارہ ۱۹۴۷ء“ کو عامر خان نے اپنے پروڈکشن ہاؤس عامر خان پروڈکشنز کے تحت پروڈیوس کیا ہے۔ فلم میں سنی دیول، پریتی زنٹا، شبانہ اعظمی، کرن دیول، علی فضل، ابھیمانیو سنگھ، خوشی ہجاری، کنیکا کپور اور ایشا سندھیر سمیت کئی فنکار اہم کرداروں میں شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق فلم تقریباً ۱۵۰ کروڑ روپے کے بجٹ میں بنائی گئی تھی، لیکن اسے ملے جلے سے منفی ردعمل کا سامنا کرنا پڑا۔ فلم نے ہندوستان میں تقریباً ۸۰٫۳۸ کروڑ روپے نیٹ کا بزنس کیا۔ پریتی زنٹا اب کنال کیمو کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم ”وائب“ میں نظر آئیں گی، جس میں وہ ایک خفیہ ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اداکارہ کے مطابق یہ کردار ان کے لیے بالکل نیا تجربہ ہے اور اس میں ناظرین کو ان کا ایک ایسا روپ دیکھنے کو ملے گا جو اس سے پہلے پردے پر نظر نہیں آیا۔ پریتی نے بتایا کہ ”وائب“ میں ان کا کردار انتہائی سنجیدہ، مضبوط اور جارحانہ نوعیت کا ہے، جبکہ فلم میں مزاح کا عنصر بھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس کردار کے لیے سخت جسمانی تربیت کی اور اپنے جسم میں مسلز بھی بنائے تاکہ وہ ایک مضبوط اور خطرناک خفیہ ایجنٹ کے طور پر نظر آ سکیں۔ کنال کیمو اور چراغ نہلانی کے پروڈکشن ہاؤس ”ڈرونگو فلمز“ کے بینر تلے بننے والی ”وائب“ میں کنال کیمو کے ساتھ پریتی زنٹا اور اسپرش شریواستو بھی اہم کرداروں میں ہیں۔ فلم میں ونشیکا دھیر، یشپال شرما اور دنیش لال یادو بھی شامل ہیں۔ ”وائب“ ۱۸ ستمبر ۲۰۲۶ء کو سنیما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

روینہ ٹنڈن، اکشے کمار کی منگنی اور ریکھا کی انٹری

ممبئی: (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکار اکشے کمار اور ریکھا ماضی میں فلمی پردے کی مقبول جوڑی رہے ہیں، دونوں کی فلم ’کھلاڑیوں کا کھلاڑی‘ میں کیمسٹری کو شائقین نے پسند کیا، تاہم اسی دوران ان کے درمیان مبینہ قریبی تعلقات کی خبریں بھی سامنے آئی تھیں۔ رپورٹس کے مطابق ریکھا نے اس وقت اکشے کمار سے قربت بڑھانے کی کوشش کی جب وہ روینہ ٹنڈن سے منگنی کر چکے تھے، روینہ ٹنڈن بھی ریکھا کی جانب سے اکشے میں دلچسپی سے واقف تھیں اور انہوں نے اس معاملے پر برہمی کا اظہار کیا تھا۔ ایک انٹرویو میں روینہ ٹنڈن سے اکشے کمار اور ریکھا کے مبینہ تعلق کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے افواہوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اکشے نے صرف فلم کی خاطر ریکھا کو برداشت کیا اور ان کی جانب سے کوئی رومانوی دلچسپی نہیں تھی۔ روینہ کے مطابق میں اس معاملے میں اس وقت تک مداخلت نہیں کرتی تھی جب تک صورتِ حال قابو میں تھی، تاہم جب ریکھا نے اکشے کے لیے گھر سے بنا کھانا لانے کی کوشش کی تو مجھے لگا کہ بات حد سے آگے بڑھ رہی ہے۔ روینہ ٹنڈن نے کہا ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ اکشے کا ریکھا کے ساتھ کبھی کوئی تعلق رہا، بلکہ وہ ریکھا سے دور بھاگتے تھے، اکشے نے فلم کی خاطر ریکھا کو برداشت کیا، لیکن جب ریکھا نے ان کے لیے گھر سے کھانے کے ڈبے لانے چاہے تو میں نے مداخلت کی۔ ایک اور انٹرویو میں روینہ نے کہا ہے کہ مجھے اکشے پر اعتماد تھا اور وہ ایسی صورتِ حال سے نمٹنا جانتے تھے۔ واضح رہے کہ روینہ اور اکشے کی منگنی کے باوجود دونوں کا رشتہ شادی تک نہ پہنچ سکا، بعد ازاں اکشے کمار پر روینہ ٹنڈن اور شلپا شیٹی کو ایک ساتھ ڈیٹ کرنے کے الزامات بھی لگے، جس کے بعد تینوں اپنی اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئے۔ روینہ ٹنڈن اور اکشے کمار کی خفیہ منگنی کے دوران اداکارہ ریکھا کی انٹری اور ان کے مبینہ افیئر کی افواہوں نے اس دور میں بالی ووڈ میں ایک بڑا طوفان کھڑا کر دیا تھا۔ 90 کی دہائی میں فلم کھلاڑیوں کا کھلاڑی کی شوٹنگ کے دوران جب اکشے اور ریکھا کے قریبی تعلقات کی خبریں سامنے آئیں، تو اس سے روینہ اور اکشے کے رشتے میں شدید دراڑیں پیدا ہوئیں، جو بالآخر ان کے بریک اپ کی ایک بڑی وجہ بنی۔ رپورٹس اور پرانے انٹرویوز کے مطابق، ریکھا نے اس وقت اکشے کمار سے قربت بڑھانے کی کوشش کی جب وہ پہلے ہی روینہ ٹنڈن سے خفیہ منگنی کر چکے تھے۔ روینہ ٹنڈن اس صورتحال سے بخوبی واقف تھیں اور انہوں نے اس پر شدید برہمی کا اظہار بھی کیا تھا۔ ایک انٹرویو میں روینہ نے انکشاف کیا تھا کہ وہ اس معاملے میں اس وقت تک خاموش رہیں جب تک حالات قابو میں تھے۔ تاہم، جب ریکھا نے اکشے کمار کے لیے اپنے گھر سے بنا ہوا کھانا لانا شروع کیا، تو روینہ کو محسوس ہوا کہ اب بات حد سے آگے بڑھ رہی ہے۔